SENATE OF PAKISTAN

SENATE DEBATES

Wednesday, May 22, 1991

The Senate of Pakistan met in the Senate Hall, Parliament House, Islamabad, at ten of the clock in the morning, with Mr. Chairman (Mr. Wasim Sajjad) in the Chair.

Recitation from the Holy Quran

بِسمِ اللّٰهِ الرَّحمٰنِ الرَّحِيم

هُوَالَّذِیٓ اَنزَلَ عَلَیکَ الکِتٰبَ مِنهُ اٰیٰتٌ مُّحکَمٰتٌ هُنَّ اُمُّ الکِتٰبِ وَ اُخَرُ
مُتَشٰبِهٰتٌ فَاَمَّا الَّذِینَ فِی قُلُوبِهِم زَیغٌ فَیَتَّبِعُونَ مَاتَشَابَهَ مِنهُ ابتِغَاءَ الفِتنَةِ
وَابتِغَآءَ تَاوِیلِهٖ وَمَا یَعلَمُ تَاوِیلَهٗٓ اِلَّا اللّٰهُ وَالرّٰسِخُونَ فِی العِلمِ یَقُولُونَ اٰمَنَّا بِهٖ
کُلٌّ مِّن عِندِ رَبِّنَا وَمَا یَذَّکَّرُ اِلَّآاُولُوا الاَلبَابِ ٥

ترجمہ: وہی تو ہے جس نے تم پر کتاب نازل کی جس کی بعض آیتیں محکم ہیں (اور) وہی اصل کتاب ہیں اور بعض متشابہ ہیں ، تو جن لوگوں کے دلوں میں کجی ہے وہ متشابہات کا اتباع کرتے ہیں تا کہ فتنہ برپا کریں اور مراد اصلی کا پتہ لگائیں حالانکہ مراد اصلی خدا کے سوا کوئی نہیں جانتا اور جو لوگ علم میں دستگاہ کامل رکھتے ہیں وہ یہ کہتے ہیں کہ ہم ان پر

SENATE OF PAKISTAN

SENATE DEBATES

Wednesday, May 22, 1991

The Senate of Pakistan met in the Senate Hall, Parliament House, Islamabad, at ten of the clock in the morning, with Mr. Chairman (Mr. Wasim Sajjad) in the Chair.

Recitation from the Holy Quran

بِسمِ اللّٰهِ الرَّحمٰنِ الرَّحِيم

هُوَالَّذِیٓ اَنزَلَ عَلَيكَ الكِتٰبَ مِنهُ اٰيٰتٌ مُّحكَمٰتٌ هُنَّ اُمُّ الكِتٰبِ وَ اُخَرُ
مُتَشٰبِهٰتٌ فَاَمَّا الَّذِينَ فِی قُلُوبِهِم زَيغٌ فَيَتَّبِعُونَ مَاتَشَابَهَ مِنهُ ابتِغَاءَ الفِتنَةِ
وَابتِغَآءَ تَاوِيلِه وَمَا يَعلَمُ تَاوِيلَهٗٓ اِلَّا اللّٰهُ وَالرّٰسِخُونَ فِی العِلمِ يَقُولُونَ اٰمَنَّابِهٖ
كُلٌّ مِّن عِندِ رَبِّنَا وَمَا يَذَّكَّرُ اِلَّآاُولُوالاَلبَابِ o

ترجمہ: وہی تو ہے جس نے تم پر کتاب نازل کی جس کی بعض آیتیں محکم ہیں (اور) وہی اصل کتاب ہیں اور بعض متشابہ ہیں ، تو جن لوگوں کے دلوں میں کجی ہے وہ متشابہات کا اتباع کرتے ہیں تا کہ فتنہ برپا کریں اور مراد اصلی کا پتہ لگائیں حالانکہ مراد اصلی خدا کے سوا کوئی نہیں جانتا اور جو لوگ علم میں دستگاہ کامل رکھتے ہیں وہ یہ کہتے ہیں کہ ہم ان پر

ایمان لائے ، یہ سب ہمارے پروردگار کی طرف سے ہیں اور نصیحت تو عقلمند ہی قبول کرتے ہیں۔

(سورہ آل عمران)

OBITUARY

Mr. Chairman: Yes, Mr. Muhammad Ali Khan, on a point of order.

Mr. Muhammad Ali Khan: Mr. Chairman, Sir, this House expresses its deep sense of shock and grief at the untimely and tragic death of Mr. Rajiv Gandhi, the former Prime Minister of India. Mr. Rajiv Gandhi was a distinguished politician who belonged to a very eminent political family. The death of Mr. Rajiv Gandhi would definitely create a great void in the political life of India. We, Sir, share this grief with his entire family and the people of India, I thank you Sir.

Mr. Chairman: Does this House give approval to this resolution?

ایک فاضل رکن: کیا کوئی تقریر نہیں ہو گی -

Mr. Chairman: Sorry! the whole House is joining in this resolution. All are supporting it.

Syed Abdullah Shah: We expect that you will kindly communicate these views of the House to the family of Mr. Rajiv Gandhi and also to the people of India and the Government of India as well.

Mr. Chairman: Now, we come to item No. 2.

MOTION UNDER RULE 236

Mr. Muhammad Ali Khan: Sir, I beg to move that under Rule 236 of the Rules of Procedure and Conduct of Business in the Senate, 1988, the requirement of Rule 38 of the said Rules regarding 'question hour' be dispensed with. It is just a formal request.

Mr. Chairman: Syed Abdullah Shah, on a point of order.

Syed Abdullah Shah: Sir, when I came to the House I saw that there was no list of questions on the table and I was informed that because this is unscheduled sitting, so there will be no questions. I have not been able to find out any rule which says that there will be no 'question hour' if there is any unscheduled sitting. Now, the Leader of the House has requested for suspension of the rules.

Mr. Chairman: That is why he is asking for suspension of this rule. You are quite right that in the absence of this there should be a 'question hour'. But what has happened is that today was not fixed as a sitting of the House under the programme which was already given to you, i.e. today was not scheduled to be a sitting, therefore, no question hour was planned for today and, thus, there are no questions for today. So, that is the technical difficulty. The House decided to hold a session today but we have no questions today. So, therefore, the Leader of the House has moved that this requirement be dispensed with.

Syed Abdullah Shah: Sir, my submission would be that normally the questions have to be there and for a particular reason either the Leader of the House or any honourable Minister can request for suspension of this Rule 38.

جناب چیئرمین: وہی کر رہے ہیں -

Syed Abdullah Shah: But there were no questions at all.

Mr. Chairman: Supposing you decide to hold a sitting on Friday.

تو کیا کریں گے سوال تو نہیں ہوں گے -

Syed Abdullah Shah: But Sir, there is no rule that there will be no questions if there is an unscheduled sitting. There should be a rule to that effect or there have to be a 'question hour'.

جناب چیئرمین: فرض کریں آپ ایک پروگرام بناتے ہیں کہ ہم نے اتوار کو اجلاس نہیں کرنا ہے بلکہ سوموار کو کرنا ہے مگر اتوار کو کر لیتے ہیں - اس لئے اس دن تو سوالات نہیں ہوں گے - آپ کو سوالات کے لئے باقاعدہ نوٹس دینا پڑتا ہے پھر وہ پرنٹ کرانے ہوتے ہیں - اتوار کے لئے تو کچھ نہیں کیا ہو گا اگر اچانک آپ فیصلہ کر لیتے ہیں کہ اتوار کو اجلاس کرنا ہے تو پھر سوالات کہاں سے لائیں گے ، راتوں رات سوالات کہاں سے بنا لیں گے -

Syed Abdullah Shah: Sir, I think I am not able to convey my contention.

جناب چیئرمین: جی جی فرمایئے - میں پہلے ان کی بات سن لوں ، میں ان کی بات نہیں سمجھا یا غالباً وہ میری نہیں سمجھے - میں communication gap ٹھیک کر لوں -

سید عبداللہ شاہ: جناب میرا کہنا یہ ہے کہ یہاں پر رولز میں کوئی بھی ایسی sitting provided نہیں ہے -

جناب چیئرمین: نہیں ہے؟ کون کہتا ہے -

سید عبداللہ شاہ: نہیں ہے - پروویژن نہیں ہے لیکن سٹنگ ہوتی ہے -
Normally there has to be a question hour. There is a contradiction. If there was not supposed to be any question hour because of unscheduled sitting then there was no necessity for the Leader of the House to make a motion for suspending the rule.

Mr. Chairman: I will give you straight situation.
آپ نے جو پروگرام بنایا ہے - اس میں آپ نے کہا ہے کہ اتوار کو سٹنگ نہیں ہو گی آپ ہفتے کو فیصلہ کرتے ہیں کہ اتوار کو بھی کرنی ہے تو پھر کیا کیا جائے - اگر اچانک آپ فیصلہ کر لیتے ہیں کہ کل سٹنگ کر لیتے ہیں ، کوئی خاص کام ہے یا کوئی وجہ ہے تو پھر ہم کیا کریں؟

Syed Abdullah Shah: Then there is no need for making the request by the Leader of the House that this Question Hour should be suspended. This is a contradiction somehow and somewhere.

Mr. Chairman: There is no contradiction. The Rule expects that whenever you have a sitting except on Sunday you will have a question hour. That is the requirement of the Rule.
رولز یہ envisages نہیں کرتے کہ آپ ہفتے کو ایک دم فیصلہ کر لیں گے اس طرح ایک فنی مشکل پیدا ہو جاتی ہے اس لئے وہ موو کر رہے ہیں - آپ کا کیا خیال ہے کہ قواعد کو معطل کرنے کی تحریک نہیں کرنی چاہیئے -

Syed Abdullah Shah: As you say if there is an

unscheduled sitting there could be no questions. So there is no need for suspension of Rules.

Mr. Chairman: No, I do not think you are right. Prof. Khurshid Ahmed.

پروفیسر خورشیداحمد: میرا خیال یہ ہے کہ آپ کی یہ تعبیر تو بالکل درست ہے کہ اتوار کے علاوہ یا جبکہ صدر کا خطاب ہو رہا ہو ان رولز کے مطابق وقفہ سوالات ہر روز ضرور ہونا چاہیئے - اب آپ ایک مشکل پیش کر رہے ہیں اور وہ یہ ہے کہ کبھی unsheduled sitting طے ہو جائے تو کیا کریں گے - میں یہ عرض کروں گا کہ آپ کے پاس ایک شیڈول ہے اور اس کے مطابق ہمیں کل ملنا تھا یعنی جمعرات کو ، اور جمعرات کے لئے سوالات بھی تھے ، وہ سوالات سرکولیٹ بھی ہو چکے ہیں۔ کبھی ایسا ہوتا ہے کہ ہمیں اس نوعیت کی تبدیلی کرنی پڑتی ہے کہ جمعرات کی بجائے ہم بدھ کو مل رہے ہیں تو جو جمعرات کے سوالات تھے ان کو بدھ کو آ جانا چاہیئے -

جناب چیئرمین: ایسی کوئی دقت نہیں ہے ، ہمارے پاس کوئی ایسے سوالات نہیں تھے جو رہ گئے تھے تو آج لے آئیں -

پروفیسر خورشید احمد: رہ گئے نہیں -

جناب چیئرمین: کون سے سوالات؟

پروفیسر خورشید احمد: کل (آئندہ) جو سوالات آنے تھے انہیں آ جانا چاہیئے -

جناب چیئرمین: آج بدھ ہے ، کل بھی آپ سٹنگ کر رہے ہیں -

پروفیسر خورشید احمد: کل نہیں کر رہے ہیں - یہی تبدیلی ہوئی ہے - چونکہ کل سٹنگ نہیں ہو رہی ہے اس لئے کل جو سوالات آنے والے تھے انہیں ایک دن پہلے آج لے آنا چاہیئے تھا۔

جناب چیئرمین: اس کو میں دیکھ لیتا ہوں ، کوئی فنی مشکل نہ ہو ۔

پروفیسر خورشیداحمد: جب بھی کوئی ایسا معاملہ ہو تو آپ ایسا کر سکتے ہیں ۔

Mr. Chairman: We will look into this. The proposal is good one. If we can practically do this.

مثلاً جب ہم وقت دیتے ہیں ۔

then we inform the Ministries and everybody

کہ آپ کے سوالات کا جواب فلاں فلاں تاریخ کو ہو گا ۔

so that they get prepared for that day.

اگر ہم advance sitting کریں تو ایک دن میں سارا کچھ نہیں ہو سکے گا ۔ یہ ٹیکنیکل پرابلمز ہیں ، ہم ان کو دیکھ لیں گے ۔ سیکرٹری صاحب نے مجھے بتایا ہے کہ جمعرات کو جو سوالات آنے تھے وہ ہفتے کو رکھ دیئے ہیں یعنی آگے کر دیئے ہیں ۔ وہ ضائع نہیں جائیں گے کیونکہ ہفتے کو بھی سٹنگ شیڈول نہیں تھی ، اب یہ کیا ہے کہ جمعرات کے سوالات ہفتے کو آ جائیں گے ۔ ٹھیک ہوگیا معاملہ ۔

پروفیسر خورشید احمد: آج کے لئے ہمارے ایجنڈے پر تحریکات التوا بھی نہیں ہیں ۔

جناب چیئرمین: وہ under process ہیں ۔

پروفیسر خورشید احمد: نہیں نہیں یہ بات تو صحیح نہیں ہے ، تحریکات التوا آپ کو برابر ایک مہینے سے مل رہی ہیں ، آپ ان کو قبول بھی کر چکے ہیں ۔

جناب چیئرمین: وہ لے لیتے ہیں وہ لے آئیں ابھی ۔

پروفیسر خورشید احمد: ہماری ٹیبل پر آج lay ہوئی ہیں ۔

جناب چیئرمین: جو بھی ہیں وہ لے آئیں ۔ دو چار لے آئیں ۔ جی جناب اقبال حیدر صاحب ۔

Syed Iqbal Haider: Sir, my motion is to be discussed today.

جناب چیئرمین: وہ آخری آئٹم ہے -

that we will take up in any case at the end of the day.

سید فصیح اقبال: پوائنٹ آف آرڈر ، جناب چیئرمین! پرسوں میری ایک تحریک استحقاق تھی -

Mr. Chairman: Sorry, that has been ruled out.

دفتر میں بات کریں - دفتر والی بات دفتر میں کریں -

Syed Faseih Iqbal: Ruled out?

Mr. Chairman: Yes, that was ruled out.

سید فصیح اقبال: جناب چیئرمین ! بعض چیزیں ایسی ہیں -------

Mr. Chairman: I will not allow a violation of the Rules. I have taken a decision that anything I decide in my Chamber, please contact me there for that. We must follow the Rules.

سید فصیح اقبال : چیئرمین صاحب آپ کمال کرتے ہیں - یہ unilateral تھا -

جناب چیئرمین : اگر کوئی ایسی چیز ہوئی ہے جس کا دفتر میں فیصلہ ہوا ہے تو آپ وہاں بات کریں - اب تحریک التوا لے لیتے ہیں -

سید فصیح اقبال : اگر آپ کسٹوڈین ہوتے ہوئے ایسی بات ---

جناب چیئرمین : یہ کسٹوڈین ہوتے ہوئے سب کے مفاد میں فیصلہ کیا گیا ہے اس میں آپ کو اعتراض ہے تو آپ دفتر میں آ جائیں ۔

But please don't raise issues on the floor of the House which I have decided in the Chamber. Because it is not done in any House of the world. I am not talking of Pakistan. Now, there is an adjournment motion No. 49. Syed Abdullah Shah. This is regarding the killing of 7 innocent Kashmiries by Indian armed forces.

ADJOURNMENT MOTION
RE: KILLING OF INNOCENT KASHMIRIES BY THE INDIAN ARMED FORCES

Syed Abdullah Shah: Sir, with your permission I beg to move:

> "that the routine business of the House be adjourned to discuss a matter of great public importance and of recent occurrence and urgent nature namely discuss the killing of 7 innocent Kashmiries by the Indian armed forces when they had collected to offer 'Fateha' as reported in the daily 'Jang' Rawalpindi, dated 20-5-1991."

Mr. Chairman: Would you oppose it?

چوہدری امیر حسین : میں اس کو اپوز نہیں کروں گا یہ بڑا سنگین معاملہ ہے ۔

جناب چیئرمین : ان کو بیان دے لینے دیں ۔

چوہدری امیر حسین : وہ بیان دے لیں اس کے بعد میں بھی بیان دوں گا ۔

پروفیسر خورشید احمد : ایک سرحدی قصبہ پر ہندوستانی فوج کا حملہ ہوا تھا اسی بارے میں میری بھی ایک تحریک ہے -

جناب چیئرمین : ایک آپ کی 51 ہے میں دیکھ لیتا ہوں -

پروفیسر خورشید احمد : یہ 28 تاریخ کی میری تحریک التوا ہے -

جناب چیئرمین : نہیں یہ اور ہے آپ کی؟

(مداخلت)

جناب چیئرمین: پہلے وہ بیان دے لیں - جی جناب فرمائیے - عبداللہ شاہ صاحب-

سید عبداللہ شاہ : جناب والا! یہ موشن recent ہے ، اس سے کوئی انکار نہیں کر سکتا - یہ specific بھی ہے -
that 7 innocent lives of Kashmiries have been lost
اور یہ public importance کا بھی حامل ہے - کیونکہ کشمیر ہمارے ملک کے لئے اور کشمیریوں کی struggle ہمارے لئے جتنی اہمیت کی حامل ہے اس سے بھی کوئی انکار نہیں کر سکتا اور یہ ایسا معاملہ ہے کہ جس میں مرکزی سرکار can take proper action if they desire to do so میری گزارش یہ ہے کہ یہ موشن جو ہے رولز کے تحت بالکل صحیح ہے، اور اس کو ہمیں زیر بحث لانے کی اجازت ملنی چاہیئے -

جیسے ابھی پروفیسر خورشید صاحب نے کہا ہے کہ پہلے بھی ہم نے اسی قسم کی تحریکات کشمیر کے بارے میں پیش کی ہیں ، تو ہونا یہ چاہیئے کہ اس کے لئے ایک دن مقرر کیا جائے جس میں ہم کشمیر کے مسئلہ پر پوری تفصیل کے ساتھ بحث کر سکیں - مجھے یہ اعتراض نہیں ہوگا کہ اگر میری یہ موشن بھی ان کے ساتھ ملا لی جائے اور اس وقت generally کشمیر میں human rights کی خلاف ورزی ہو رہی ہے ، قتل و غارت گری ہو رہی ہے جس کے خلاف ہمارے بھائیوں کی جدوجہد جاری ہے ، اس پر بحث کے مقصد کے لئے میری تحریک التوا کو بھی اس کے ساتھ ملا لیا جائے - اگر اس کو الگ زیر بحث آپ

لانا چاہتے ہیں تو میں اس کے لئے بھی تیار ہوں -

جناب چیئرمین : آپ اس میں مجھے یہ بتائیں

Have we fixed some time for discussion of this situation.

چوہدری امیر حسین : وقت مقرر نہیں ہوا۔

جناب چیئرمین : لیکن کیا یہ تحریک ایڈمٹ ہو چکی ہے -

چوہدری امیر حسین : جی ہاں ایڈمٹ ہو چکی ہے -

Mr. Chairman: Was it an adjournment motion?

چوہدری امیر حسین : جی ہاں یہ ایڈجرنمنٹ موشن ہے -

Syed Abdullah Shah: Sir, they were adjourment motions moved by me and by Prof. Khurshid.

جی ہماری دو ایڈجرنمنٹ موشنز تھیں ، اب تیسری یہ بھی آگئی ہے - سب کی ایک ہی جیسی نوعیت ہے اگر آپ مہربانی کرکے وزیر قانون کے مشورہ سے ان پر بحث کے لئے کوئی دن مقرر کر دیں -

جناب چیئرمین : وزیر قانون صاحب -

چوہدری امیر حسین : جناب والا! مجھے کوئی اعتراض نہیں ہے ، وقت مقرر کیا جائے لیکن اس پر مجھے ایک مختصر بیان دینے کی اجازت دی جائے -

جناب چیئرمین : جی فرما دیں -

پروفیسر خورشید احمد : پوائنٹ آف آرڈر -

جناب چیئرمین : جی فرمائیے ۔

پروفیسر خورشید احمد : جناب والا! اسی مسئلہ کے متعلق میری ایک اور بھی تحریک التوا ہے ۔ اسے آپ ساتھ لے لیں ۔

جناب چیئرمین : جی ، وہ بھی پڑھ دیں ۔

Prof. Khurshid Ahmed: I seek the leave of the House to move the following adjournment motion:-

> Daily 'Jang' Rawalpindi of 26th April, 1991, and other national newspapers have reported a brutal Indian attack on eight border towns, villages in district Muzafarabad, Azad Kashmir, resulting in the death of 4 persons and injuring a large number. This is not only a serious violation of the ceasefire line but in the context of the present uprising in the occupied Jamu and Kashmir, represents a serious threat to Pakistan's security. There is also a serious human dimension because not only innocent citizens lost their lives in this attack even a Primary School has not been spared whose students have been injured seriously. This being a matter of urgent national importance, I beg to move that the normal business of the House be suspended to discuss this Indian violation of Pakistan's sovereignty.

جناب چیئرمین : وزیر قانون صاحب ۔

چوہدری امیر حسین : جناب والا ! یہ واقعی بڑا سنگین معاملہ ہے اور اس کے بارے میں عوام میں بڑی تشویش پائی جاتی ہے ۔ ہم کسی کے اندرونی معاملات میں مداخلت نہیں کرنا چاہتے لیکن ہم یہ سمجھتے ہیں کہ ہندوستان نے مقبوضہ کشمیر پر غاصبانہ قبضہ کیا ہوا

ہے اور اقوام متحدہ سے ہندوستان نے خود متفقہ طور پر ایک قرار داد پاس کروائی کہ کشمیر کے لوگوں کو یہ حق دیا جائے گا کہ وہ اپنی قسمت کا خود فیصلہ کریں - اب چونکہ کشمیری اپنا یہ حق مانگتے ہیں تاکہ وہ خود رائے شماری کے ذریعہ اپنی قسمت کا فیصلہ کریں کہ وہ کس ملک کے ساتھ رہنا چاہتے ہیں - ان کو جبراً گولی کے ذریعہ سے ، فوج کے ذریعہ سے دبایا جا رہا ہے اور اس سلسلے میں تمام انسانی حقوق اور اخلاقیات کی خلاف ورزی کی جا رہی ہے جو کہ کسی بھی سوسائٹی کو زیب نہیں دیتا - جناب والا ! خاص طور پر آرمڈ فورسز کا کشمیر میں داخل ہونا ، نہتے کشمیریوں پر گولیاں چلانا ، گھروں میں داخل ہو کر نوجوان بیٹیوں کی بے حرمتی کرنا ، مساجد کی بے حرمتی کرنا ، جمعہ کے اجتماعات پر گولیاں چلانا ، جنازے کی نماز پڑھنے والے لوگوں پر گولیاں چلانا ، غلط بات ہے - اس کے علاوہ انہوں نے پاکستانی حدود کی بھی خلاف ورزیاں کی ہیں ، گولیاں چلائی ہیں ، سیز فائر کے علاوہ انہوں نے انٹرنیشنل بارڈر کی بھی خلاف ورزی کی ہے - ہم اس کو بڑی تشویش کی نگاہ سے دیکھتے ہیں اور تمام پاکستان کے شہریوں کو بلکہ تمام دنیا کو اس بات پرتشویش ہے کہ ہندوستان جو اپنے آپ کو جمہوریت کا بڑا داعی کلیم کرتا ہے ، وہ وہاں عوام کو تنگ کر رہا ہے - ہم آپ کی وساطت سے یہ بات ان تک پہنچانا چاہتے ہیں کہ پاکستان کے عوام ، پاکستان کی پارلیمنٹ کے ممبران، ایک جمہوری طریقے سے ہندوستان سے کہتے ہیں کہ وہ اقوام متحدہ کی پاس شدہ قراردادوں پر عمل کرے جس میں یہ طے ہوا تھا کہ کشمیریوں کو اپنی قسمت کا خود فیصلہ کرنے کا اختیار حاصل ہوگا - اس کے علاوہ میں چاہتا ہوں کہ آپ اس پر ہاؤس میں بحث بھی کرا ئیں -

Mr. Chairman: I just want to know the factual position.
کہ اس پر برائے بحث کوئی تحریک پہلے ہی ایڈمٹ ہوچکی ہے یا نہیں -

(قدرے توقف سے) مجھے سیکرٹری صاحب نے بتایا ہے کہ میں نے ہی اس کے بارے میں کہا تھا کہ اس موشن کو قاعدہ 194 میں convert کرکے اس پر بحث کی جائے -

پروفیسر خورشید احمد : کشمیر کی صورت حال اتنی اہم ہے کہ ہم چاہیں گے کہ ہمیں اسی سیشن میں اس پر بحث کا وقت ملنا چاہیئے -

جناب چیئرمین: suggest کریں کہ کب ؟

اخونزادہ بہرہ ور سعید : جناب چیئرمین! اس مسئلہ پر قاعدہ 194 کے تحت

میری موشن بھی ہے -

جناب چیئرمین : ٹھیک ہے ، یہ موشن آپ کی تھی - پروفیسر صاحب تجویز کریں کہ کب اس پر بحث ہو -

پروفیسر خورشید احمد : میری تجویز ہے کہ ہفتہ کو شریعت بل پر بحث ہو رہی ہے اس لئے اس کے فوراً بعد اس پر بحث کے لئے وقت مقرر کر لیا جائے - اس کے لئے ایک پورا دن رکھ لیا جائے -

جناب چیئرمین : یعنی شریعت بل کے پاس ہونے کے بعد اس کو بحث کے لئے رکھ لیا جائے -

پروفیسر خورشید احمد : جناب چیئرمین! بل کے پاس ہونے کے اگلے دن اس پر بحث رکھی جائے تا کہ ہمیں پورا وقت مل سکے -

جناب چیئرمین : ٹھیک ہے جی ، جی سید عبداللہ شاہ صاحب -

سید عبداللہ شاہ : جناب والا! یہ مسئلہ اتنا حساس اور نازک ہے کہ اس سلسلے میں آپ کی وساطت سے وزیر قانون سے میری گزارش ہے کہ ایک sitting in camera کی جائے تاکہ ہم اس میں کھل کر وہ باتیں کرسکیں جو ہمارے ذہنوں میں ہیں تاکہ وہ ان کو حکومت تک پہنچائیں - اگر مناسب سمجھیں تو ایسا کرلیں -

جناب چیئرمین : اس مسئلہ پر آپس میں آپ بات چیت کر لیں -

پروفیسر خورشید احمد : جناب چیئرمین! میں اس تجویز کی مخالفت کروں گا کہ ---

جناب چیئرمین : میں یہ نہیں کہہ رہا ہوں کہ آپ مخالفت کریں یا نہ کریں ----

پروفیسر خورشید احمد : میں یہ چاہتا ہوں کہ ہمارا موقف جو ہے یہ کھل کر

عوام کے سامنے آنا چاہئیے اگر کچھ ایسی باتیں ہیں جو in-camera sitting میں ہونی چاہئیں تو اس کے لئے متعلقہ سٹینڈنگ کمیٹی کی میٹنگ بلا لیتے ہیں ---

جناب چیئرمین : میں یہ کہہ رہا ہوں کہ اس مسئلہ پر آپ ، آپس میں ڈسکس کرلیں جو آپ کا اتفاق رائے ہوگا ، اس کے مطابق کارروائی کی جائے گی - میں اس وقت یہ نہیں کہہ رہا ہوں کہ اس وقت اس کی کون مخالفت کرتا ہے یا حمایت کرتا ہے - جو آپ فیصلہ کریں گے وہ ہمیں بتا دیجئیے گا - آپ آپس میں ڈسکس کر لیں اگر آپ کہیں گے کہ اوپن ڈیبیٹ کی جائے تو اوپن ڈیبیٹ ہوگی اگر آپ کہیں گے کہ in-camera بحث کی جائے تو in-camera کی جائے گی -

اخونزادہ بہرہ ور سعید : جناب والا! اس میں in-camera sitting کرنے کی ضرورت نہیں ہے ، ہم تو دنیا کو بتانا چاہتے ہیں کہ ہمارے جذبات کیا ہیں - وہاں کیا کچھ ہو رہا ہے اور ہمارا کیا حق ہے -

جناب چیئرمین : میں یہ کہہ رہا ہوں کہ آپ ، آپس میں جو جو consensus بنالیں ، whatever you decide that is upto you (وقفہ) ٹھیک ہے جی ، فیصلہ ہوگیا - عبداللہ شاہ صاحب آپ کی موشن بھی اس کا حصہ بن جائے گی -

پروفیسر خورشید احمد : میری موشن بھی اس کے ساتھ آجائے گی تاکہ چاروں اکٹھی آجائیں -

جناب چیئرمین : آپ کی موشن بھی اس کے ساتھ آجائے گی -
All will be discussed together.

Syed Iqbal Haider: Point of order. Sir, one clarification about the motion which was moved last week regarding kidnapping of Chinese. Your goodself had reserved the ruling. I would only request that if it could be expedited because this is an urgent matter.

Mr. Chairman: Iqbal Haider Sahib, I would request you that

such requests are not made on the floor of the House. Once it is reserved, it is reserved. If you want to expedite it, come to me in my Chamber and I will try to accommodate you.

پروفیسر خورشید احمد : پوائنٹ آف آرڈر -

جناب چیئرمین : جی فرمائیے -

پروفیسر خورشید احمد : جناب والا! میں ایک مدت سے ایوان میں ٹی وی کی خبروں کے بارے میں نوٹس لینے کے بارے میں کہہ رہا ہوں - مجھے بھی کل 9 بجے کی خبریں سننے کا موقع ملا - یہ سن کر مجھے بہت تعجب ہوا کہ قائداعظم رحمۃ اللہ علیہ کے مقبرے کے سلسلے میں یہاں جو قرار داد پیش ہوئی ، اسے اس ہاؤس نے منظور کیا تھا - اس کواتنا سمجھا گیا کہ وزیر متعلقہ کو کہا گیا کہ اسی وقت وہ صوبائی حکومتوں سے رابطہ قائم کریں اور آج اس پر بحث کے لئے وقت مقرر کیا لیکن اس پرائم نیوز میں اس قرارداد کا ، اس کے پیش کئے جانے کا ، اس کے قبول کئے جانے کا ، بالکل ذکر نہیں کیا گیا - یہ بڑا سنگین معاملہ ہے ، اور میں چاہوں گا کہ اس کا آپ فوری نوٹس لیں -

سید فصیح اقبال : پوائنٹ آف آرڈر -

جناب چئیرمین : جی فرمائیے -

سید فصیح اقبال : میں نے پی ٹی وی کی رپورٹنگ کے بارے میں ایک تحریک استحقاق دی ہے -

جناب چیئرمین : آپ وہ میرے پاس لائیں -

سید فصیح اقبال : میں نے اپنے طریقے کے مطابق سیکرٹری صاحب کے پاس بھیج دی تھی - یہ پی ٹی وی کی incorrect reporting کے بارے میں تھی اور مجھے افسوس ہے کہ آپ ایوان کے جذبات کا لحاظ نہیں کر رہے ہیں -

جناب چیئرمین : آپ ماشاء اللہ کافی تجربہ کار سینیٹر ہیں -

سید فصیح اقبال : میں جناب ایک ادنیٰ پارلیمنٹیرین ہوں لیکن جناب عرض یہ ہے کہ ٹی وی کی incorrect reporting کے بارے میں میری ایک تحریک استحقاق تھی ----

جناب چیئرمین : میں نے کہا ہے کہ آپ کی تحریک استحقاق ----

سید فصیح اقبال : آپ نے اسے رول آؤٹ ہی کر دیا ، یہ اچھا ہوا پروفیسر خورشید صاحب نے دوسرے انداز میں اسے پیش کیا ہے -

جناب چیئرمین : دیکھیں آپ کی ایک تحریک میرے پاس آئی تھی ، میں نے چیمبر میں اسے رول آؤٹ کر دیا ہے - اگر آپ کا خیال ہے کہ غلط ہوا ہے تو آپ چیمبر میں مجھ سے مل لیں -

سید فصیح اقبال : میں آپ کے ہر فیصلے کو ماننے کے لئے تیار ہوں اگر آپ سب ہی kill کرتے جائیں گے تو ----

جناب چیئرمین : از راہ کرم یہ فیصلہ بھی مانیں کہ چیمبر میں جو کام ہوا ہو اس پر اعتراض بھی چیمبر میں ہی کیا جا سکتا ہے -
So, let us follow some rules, please. I expect you as a senior parliamentarian to respect the rules of the House and follow the precedence of the House.

Now, we take up item No. II, Ch. Amir Hussain.

THE ENFORCEMENT OF SHARIAH BILL - 1991

Ch. Amir Hussain: Mr. Chairman, Sir, I beg to move:

"that the Bill for the Enforcement of Shariah [The Enforcement of Shariah Bill, 1991], as passed by the National

Assembly, be taken into consideration."

Mr. Chairman: Anybody opposing this?

Ch. Amir Hussain: No, Sir.
مجھے اس پر یہ گزارش کرنی ہے کہ آپ نے یہ موشن move کرنے سے پہلے sense of the House لی ہے - رولز کے مطابق آج اس پر بحث شروع ہو سکتی ہے لیکن فاضل ممبران کا خیال تھا کہ دو دن مزید مل جائیں تو اس لئے میری درخواست ہے کہ پہلی خواندگی پر بحث ہفتہ سے شروع کی جائے -

Mr. Chairman: Is that agreeable?

(pause)

Mr. Chairman: So, the motion stands moved and the discussion will begin on Saturday.

چوہدری امیر حسین : ویسے تو بحث آج سے ہی شروع ہو سکتی تھی لیکن آپ کی عزت افزائی کے لئے یہ کیا ہے -

(مداخلت)

جناب اعجاز علی خان جتوئی : ہمیں کوئی اعتراض نہیں ہے ہمارے اوپر آپ احسان نہ فرمائیں --------

(مداخلت)

چوہدری امیر حسین : جیسے میں نے گزارش کی کہ رولز میں یہ مذکور ہے کہ دو دن کا نوٹس دیا جائے ، وہ دے دیا گیا - موشن جب move ہوئی تو اسی وقت بحث شروع ہو سکتی تھی -

جناب اعجاز علی خان جتوئی : پوائنٹ آف آرڈر - جناب میں یہ عرض کرنا چاہتا ہوں کہ اس میں کوئی جلدی نہیں اگر lay کر رہے ہیں تو کم از کم ہمیں چار پانچ دن دیں -----

جناب چیئرمین : رولز کے حوالے سے بات کریں کہ کون سے رول کے تحت آپ فرما رہے ہیں ----

جناب اعجاز علی خان جتوئی : جناب اس کے لئے دو دن کم از کم مدت مقرر نہیں ہے - فنی وجوہ سے ہٹ کر ہم بات کرتے ہیں کہ تین چار دن کا وقت اگر وہ دے سکیں تو بہتر ہے اگر اس طرح بلڈوز کرنا چاہتے ہیں اور اس پر دوسروں کے خیالات نہیں سننا چاہتے تو پھر ٹھیک ہے -

جناب چیئرمین : جناب رحیم خان صاحب -

جناب عبدالرحیم خان : جناب والا! رولز کی حد تک تو یہ بات صحیح ہے کہ دو دن کا نوٹس دیا جانا چاہیئے اور پھر اس کو move کیا جانا چاہیئے - لیکن وہاں الفاظ کچھ یوں ہیں not less than two اس کے معنی ہیں کہ حالات و ضرورت کے مطابق دن دیئے جا سکتے ہیں -not less than two اس سے وہ نیچے نہیں آ سکتے - میری عرض یہ ہے کہ بہت اہم بل ہے - اس میں ہمارے نقطہ نگاہ سے بہت آئینی مسائل درپیش ہیں - اس میں بنیادی حقوق ، صوبائی خود مختاری وغیرہ کے مسئلے ہیں ، ان کے لئے ہمیں کافی تیاری کرنی ہے اور ترامیم دینی ہوں گی - لہٰذا ہمیں وقت دیا جائے تاکہ اس کے لئے تیاری کر سکیں -

Mr. Chairman: Thank you. Syed Iqbal Haider Sahib.

Syed Iqbal Haider: Mr. Chairman, as pointed out by my learned friend the requirement of the rule is -- not less than two days - Sir.

جناب چیئرمین : جی کونسا رول ہے؟

Syed Iqbal Haider: This is Rule 110.

جناب چیئرمین : جی وہ تو اور ہے وہ تو یہ کہتا ہے -

That reads:

"On the day on which the motion for consideration is set down in the Orders of the Day it shall, unless the Chairman otherwise directs, be not less than two days from the date of receipt of the notice."

ہمیں دو تین دن پہلے نوٹس مل چکا ہے اور آج تو تحریک پر بحث کرنے کا وقت آ گیا ہے - وزیر قانون صحیح فرما رہے ہیں کہ

technically discussion can start today.

کیونکہ نوٹس دو تین دن پہلے آپ کو مل چکا ہے- صحیح ہے کہ

technically it can start today. So, under the rules the position is as such.

جی اقبال حیدر صاحب -

سید اقبال حیدر : جی یہ بڑی اچھی بات ہے کہ انہوں نے دو دن دے دیئے اللہ کا شکر ہے لیکن میں ان سے یہ گزارش کروں گا کہ یہ بڑا سنجیدہ بل ہے اور اس کے اتنے اہم محرکات ہیں اور اس میں ہم اپوزیشن کے لوگوں پر بوجھ ہے - ہمارے پاس وسائل اور سٹاف بھی نہیں کہ ایک دو دن میں اتنی ترامیم تیار کر سکیں -----

جناب چیئرمین : نہیں ترامیم جو ہیں وہ ہفتہ کو آپ بے شک نہ دیں - ترامیم آپ دوسری خواندگی سے پہلے دیں گے- ہفتہ کو بحث شروع ہو گی ، اس میں دو تین دن لگیں گے - اس کے بعد میں آپ کو موقع دوں گا کہ دوسری خواندگی شروع ہونے سے قبل آپ ترامیم دے دیں - محمد علی خان صاحب - پوائنٹ آف آرڈر پر -

Mr. Muhammad Ali Khan: Mr. Chairman, Sir, we have been given an ample opportunity to study this Bill because when this was presented in the National Assembly, the next day it came out in

the newspapers and everybody thought that it would be coming to the Senate. So, we went through it. Then later on, the Minister-in-Charge gave a notice that he is intending to move this Bill here in the Senate and copies of the Bill were given to all the members about three days earlier. Today, of course, here again it is being laid down on the table of the House that means that we had about 5 or 6 clear days to study and go through the entire Bill. So, as such, Sir, if it is introduced today we are of the opinion that we should be given at least two days. Tomorrow is going to be an off day, the next day is Friday and so we intend to start discussion on it on Saturday which should go on for at least 3 days i.e. Saturday, Sunday and Monday. Monday is off but we would be requesting the members that we have a session on that day and Sunday is the Private Members Day. So, we could have a Private Members Day the next day on the other day. So, within 3 days we will do the first reading **and** *Insha* ***Allah,*** on Tuesday, we will start the second reading.

جناب چیئرمین : شکریہ جی جناب گچکی صاحب -

جناب منظور خان گچکی : جناب والا! میں یہ عرض کروں گا کہ جس طرح ہوتی صاحب نے کہا کہ پریس میں آ چکا ہے - سوال یہ پیدا ہوتا ہے کہ جب تک بل ہمارے سامنے نہیں آئے گا ---- (مداخلت)

جناب چیئرمین : آ گیا تھا ناں بل آپ کے پاس ------

جناب منظور خان گچکی : وہ آ گیا تھا ، میں دوسری بات کر رہا ہوں - سوال یہ ہے کہ ضروری نہیں کہ جو اخبارات میں آیا ہے وہی پیش کریں - دوسری بات یہ ہے کہ کل ایوان کی میز پر اس کو دیکھا تھا لیکن اس کے لئے ہمیں زیادہ وقت چاہیئے - یہ ایک سنجیدہ اور بہت ہی متنازعہ بل ہے جس طرح حکومت اس بل کو رکھنا چاہتی ہے شاید ہم اسکی مخالفت کریں - اس کے لئے ہمیں تیاری کی ضرورت ہے اور اتنی جلدی بھی کیا ہے

کہ یہ ایک دن میں وہاں سے پاس ہوا اور جو یہاں سے بل وہاں گئے وہ چھ چھ آٹھ آٹھ مہینے پاس نہ ہوسکے لیکن اس بل کو دو دن کا گیپ دے کر یہاں لانا ، میں سمجھتا ہوں کہ اس کے لئے مزید وقت چاہئیے اور اگر سوموار کو رکھیں تو بہتر ہوگا ۔

جناب چیئرمین : جی مزمل شاہ صاحب ۔ دیکھیں جی میری مجبوری ہے کہ مجھے تو رولز کے مطابق چلنا ہے اگر ایک چیز رول کے مطابق جائز ہے ۔

I will go by that, unless the House decides otherwise.

اگر آپ مجھے کوئی رول کی provision پوائنٹ آوٹ کردیں کہ جی آپ کل نہ لیں منگل کو لیں ، بدھ یا جمعرات کو لیں

I will follow the rule.

جناب منظور خان گچکی : یہ آپ کے اختیار میں ہے ۔

جناب چیئرمین : مجھے بتائیں کہاں پر ہے ؟ میں اسے استعمال کروں گا ۔ اگر ہے تومیں استعمال کروں گا ۔ جی جناب مزمل شاہ صاحب ۔

سید مزمل شاہ : جناب چیئرمین! میں تجویز کے طور پر یہ عرض کروں گا کہ یہ بل گذشتہ ۴۳ سال کے انتظار کے بعد اس پارلیمنٹ میں آیا ہے جس کوایوانِ زیریں نے پاس کر دیا ہے اور ایوان بالا میں پیش ہے ۔ میں یہ سمجھتا ہوں کہ پاکستان کی سالمیت کا بل یہاں پہلی دفعہ پیش ہوا ہے ۔ اس سلسلے میں اگر ہمارے کچھ دوست یہ چاہتے ہیں کہ ایک آدھ دن کا وقت انہیں دے دیا جائے تو میں یہ عرض کروں گا کہ جناب انہیں ایک دو دن کا وقت دے دیا جائے اور اس بل کے لئے اگر وہ مزید بھی کوئی تیاری کرنا چاہتے ہیں تو میرا خیال ہے کہ سارا ایوان اس پر متفق ہے کہ اس میں کوئی حرج نہیں ہے ۔ کوئی ہمیں جلدی نہیں ہے اور پاکستان میں یہ پہلا اچھا قدم اٹھایا گیا ہے ۔ کسی اچھے کام میں جلدی کی جائے تو یہ کوئی بری بات نہیں ہے ۔ اگر یہ چاہتے ہیں تو انہیں ایک آدھ دن دے دیا جائے ، یہ اچھا رہے گا ۔ شکریہ !

جناب چیئرمین : شکریہ جی ۔ جناب قاضی حسین احمد صاحب ۔

قاضی حسین احمد : جناب چیئرمین! میں اس سے اتفاق کرتا ہوں کہ یہ ایک

بہت سنجیدہ بل ہے اور اس سے بھی میں اتفاق کرتا ہوں کہ اس کے دوررس نتائج انشاء اللہ مرتب ہوں گے اور اس سے بھی اتفاق کرتا ہوں کہ اس پر بہت سنجیدگی سے غور کرنے کی ضرورت ہے - سب لوگوں کو موقع ملنا چاہیئے - لیکن جناب والا! میں اپنے معزز ممبران کو اس طرف متوجہ کرتا ہوں کہ تقریباً سوا چھ سال سے یہ بل پوری قوم کے سامنے ہے - یہ صرف سینیٹ ہی میں زیر غور نہیں رہا - صرف کمیٹیوں میں زیر غور نہیں رہا بلکہ یہ پوری قوم کی توجہ کا مرکز رہا ہے - اخبارات میں ، اس کی مخالفت میں اور اس کی حمایت میں بھی بحث چلتی رہی ہے اور ساری قوم کے سامنے یہ بل ایک دفعہ مشتہر بھی کیا جا چکا ہے یعنی اس سے ملتا جلتا بل جس پر پوری قوم اپنی رائے بھی دے چکی ہے - یہ بل نظریاتی کونسل میں بھی گیا ہے - چھ ، ساڑھے چھ سال سے ساری قوم کی توجہ کامرکز رہا ہے- مجھے معلوم ہے کہ ہمارے بعض معزز ممبران ایسے ہیں جو ان چھ سالوں میں ہمارے ساتھ نہیں تھے - وہ اس ادارے (سینٹ) میں ابھی آئے ہیں لیکن پوری قوم کا حصہ ہونے کی وجہ سے اور سیاست میں اہم مقام رکھنے کی وجہ سے ہمارے سیاسی لوگ جو باہر بھی تھے وہ سیاسی پارٹیوں کے بہت ممتاز رہنما ہیں ، ان کو بھی معلوم تھا کہ پوری قوم کس طریقے سے اس پر agitate کر رہی ہے - اس لئے میں یہ سمجھنے سے قاصر ہوں کہ کس طرح کسی کو اس بل کے تمام پہلوؤں پرغور کرنے کا موقع نہیں ملا - اس بل کے جتنے بھی پہلو ہیں وہ سب قوم کے سامنے رہے ہیں ، اخبارات میں ان پر عام بحث ہوتی رہی ہے - اس لئے اس پہ غور کا تو بہت موقع ملا ہے - تمام لوگ اس کے تمام pros and ans سے واقف ہیں - میرا خیال ہے کہ جو پرانے لوگ یہاں پر ہیں وہ تو اسے متفقہ طور پر پاس بھی کرچکے ہیں - ایک دوسری فارم میں اسے پاس کرچکے ہیں جو میرے خیال میں زیادہ متنازعہ تھا - زیادہ کنٹروورشل تھا ، اس فارم میں اسے پاس کر چکے ہیں - اب تو اس میں اقلیتوں کے نقطہ نظر کو بھی سمو دیا گیا ہے - خواتین کے نقطہ نظر کو اس میں سموتے ہوئے انہیں protection دے دی گئی ہے وہ لوگ جو یہ سمجھتے تھے کہ اس سے سارا پولیٹکل ڈھانچہ بالکل ڈھیر ہو جائے گا ان کے نقطہ نظر کو اس میں سمو دیا گیا ہے - اب تواس میں کوئی اختلاف باقی نہیں رہا - کچھ لوگوں کو جو چند شکایات اور خدشات درپیش تھے ان کا بھی مداوا کر دیا گیا - اس لئے میرا خیال یہ ہے کہ سینیٹ اسے جتنی جلدی پاس کر دے قوم کے لئے اتنا ہی زیادہ بہتر ہے - میں سمجھتا ہوں کہ ہمارے معزز ممبران کی خواہش ہے کہ انہیں موقع ملنا چاہیئے - اگرچہ رولز کے مطابق اس پر بحث آج بھی شروع ہو سکتی ہے - لیکن اگر اس پر غور کے لئے مزید دو دن دینے کا ذہن بنا لیا گیا ہے اور حکومت نے بھی مان لیا ہے تو میرا خیال ہے کہ یہ مناسب رہے گا اور اسے غیر ضروری التوا میں رکھنے کا ارادہ نہیں ہونا چاہیئے -اس پر ہمیں بات کرنی چاہیئے تاکہ تمام پہلو عام لوگوں اور سینٹ کے

ممبران کے سامنے واضح ہو جائیں - لیکن اس کے بعد اسے پاس کر دینا زیادہ مناسب ہو گا - ساری قوم اس کے انتظار میں ہے ، شکریہ -

جناب چیئرمین : بہرہ ور سعید صاحب -

اخونزادہ بہرہ ور سعید : جناب چیئرمین صاحب! جیسے ایک صاحب نے فرمایا کہ گذشتہ چالیس اکتالیس سال میں اگر کوئی اچھا بل پارلیمنٹ میں آیا ہے تو وہ یہی شریعت بل ہے - اس کی ہمیں بڑی تمنا تھی، بڑا انتظار تھا، اس کے لئے ملک حاصل کیا گیا تھا - ویسے بھی نیک کام میں عجلت سے کام لینا بہتر ہوتا ہے - حالات کا تقاضا تو یہی ہے کہ اس بل پر بحث بھی نہ ہوتی بلکہ آج ہی پیش ہو کر آج ہی پاس کر دیا جاتا - معاملہ ختم ہو جاتا۔ عوام خوش ہو جاتے - لیکن اگر دوست چاہتے ہیں کہ اس میں مزید وقت ملے - جیسا کہ قاضی صاحب نے صحیح فرمایا کوئی بھی پارلیمنٹیرین یا کوئی بھی جو اس سے تعلق رکھتا ہو اس نے اس بل کا خوب اچھی طرح سے مطالعہ کیا ہوگا - گذشتہ بلوں کا مطالعہ کیا ہو گا - اس کے آرٹیکلز کا مطالعہ کیا ہوگا - ایسی کوئی چیز نہیں ہے جو ان کی نظر سے نہ گزری ہو - بہرکیف اگر وہ بحث کرنا چاہتے ہیں تو میری تجویز یہ ہوگی جناب کہ پہلے دو دن آپ اپوزیشن کو دے دیجئے - یہ خوب کھل کر بول لیں - اس کے بعد اگر کوئی وقت بچے تو انشاء اللہ ہم بھی بولیں گے - ورنہ میری درخواست یہ ہے کہ یہ اچھا اقدام ہے - اس حکومت نے بہت ہی اچھا قدم اٹھایا ہے - آئیے سب مل کر بغیر کسی چوں چرا کے اس بل کو پاس کر دیتے ہیں - اس میں ترمیم کے لئے بہت وقت ملے گا - آگے وقت آئے گا اس میں ترمیم کی جا سکے گی - مزید وقت لینے کی کوئی ضرورت نہیں ہے -

جناب چیئرمین : شکریہ ! حسن اے شیخ صاحب -

(مداخلت)

جناب چیئرمین : مزمل شاہ صاحب! جب تک آپ کو اٹھایا نہ جائے آپ نہیں اٹھیں گے ، حسن اے شیخ صاحب -

Mr. Hasan A. Shaikh: Sir, some members have pleaded that this Bill is before the House for the last six years, I join with

them. This Bill in this form has never been placed before this House except yesterday. For instance this question of mass media to promote Islamic values which was not a part of any previous Bill, it was being talked of by certain people, certain bodies but that was not a part of the previous Bill; then protection of life liberty and property was not a part of the previous Bill, this is an innovation in this Bill.

Elimination of bribery and corruption - I do not know who started it but the present Government want to eliminate it. They probably have the experience to eliminate it. So they have come now. This was not a part of the previous Bill. Then, Sir, eradication of obscenity, vulgarity etc. this was not a part of the previous Bill. Then eradication of social evils. What are those social evils which have been envisaged? How are they to be eliminated? How they are to be eradicated, that will require some time for studying. It is not something which can easily be placed before this House.

Nizam-e-Adl - there was already a system of judiciary in this country; there is a Supreme Court, there are High Courts, there are District Courts, there are other Courts, Magisterial Courts, Criminal Courts. Now what is this new system? This has to be explained before we can speak on it. Therefore, all these things were not a part of the previous Bill. Then, *Baitul-mal*, welfare fund is already functioning in the Government of Pakistan but not as *Baitul-mal*. There was a section of Zakat. It may be a part of the *Baitul-mal* or it may not be. But this is not something peculiar, we all know without studying it.

Then, safeguards against false imputation. I do not know what it means although I am a Lawyer. I still do not know what is the safeguard against false imputation.

Lt. Gen. (Retd.) Saeed Qadir: Are we discussing the Bill at this stage?

Mr. Chairman: I think we are just discussing....

Lt. Gen. (Retd.) Saeed Qadir: Mr. Chairman, we are not supposed to be going para by para on this issue.

Mr. Chairman: I agree with you. Shaikh Sahib at this time the Bill is not under discussion.

Mr. Hasan A. Shaikh: I know.

جناب چیئرمین : اس وقت مجھے صرف یہ بتائیں کہ یہ جو آج انہوں نے کہا ہے کہ آج ڈسکشن نہ کی جائے - دو دن بعد کی جائے - کیا یہ رولز کے مطابق صحیح ہے - اگر صحیح ہے تو ٹھیک ہے مگر غلط ہے تو مجھے بتائیں کہ غلط ہے -

جناب حسن اے شیخ : آج تو صحیح نہیں ہے -

جناب چیئرمین : کیوں ؟ یہ بتائیں !

Mr. Hasan A. Shaikh: Not less than two days; the Bill has come for the first time in this House.

جناب چیئرمین : آپ رول دیکھیں ، رول 110 میں یہ لکھا ہوا ہے -
not less than two days

لکھا ہے :

On the day on which the motion for consideration is set down. Now today the motion for consideration has been set down. On the day on

which the motion for consideration is set down in the Orders of the Day which shall...

یعنی آج کی جو موشن ہے ۔

.....which shall unless the Chairman directs be not less than two days from the date of receipt of the notice.

اب receipt of notice ہمیں تین چار دن پہلے ہو چکی ہے آج ہم نے موشن آرڈرز آف دی ڈے میں درج کی ہے ۔

Mr. Hasan A. Shaikh: No Sir, I tend to learn from you. How do you say that you get the notice four days before?

Mr. Chairman: Because I read it in the House.

Mr. Hasan A. Shaikh: Read it in the House?

Mr. Chairman: Yes, I read it in the House.

Mr. Hasan A. Shaikh: This is to say that because you read a motion or you read a statement that a Bill had been received from the National Assembly, that we consider as notice to the members, I can't understand. This Bill in its form had been placed, I think, yesterday.

Mr. Chairman: This notice was received in the Secretariat earlier, I informed the members by a proper formal statement. I made the statement to the members on 19-5-1991.

یعنی آفس میں نوٹس موصول ہو چکا تھا پھر ایوان کو باقاعدہ مطلع کیا گیا

through a formal statement from the Chair that the notice has been received and then the motion for consideration has been set down in the Orders of the Day.

Mr. Hasan A. Shaikh: Sir, may I read 108.

"When a Bill originating in the Assembly has been passed by it and is transmitted to the Senate, the Secretary shall, as soon as may be, cause it to be circulated among the members."

When was it circulated?

Mr. Chairman: On the 19th.

Mr. Hasan A. Shaikh: No Sir, I got it yesterday.

Mr. Chairman: O.K. yesterday which is 21st, it was circulated.

Mr. Hasan A. Shaikh: Then at any time after a Bill has been so circulated.....

Mr. Chairman: At any time after that, it could be even the next day.

Mr. Hasan A. Shaikh: But it is circulated today.

جناب چیئرمین : کل سرکو لیٹ ہوگیا
at any time after that you can bring it to the House.

Mr. Hasan A. Shaikh: At any time after the Bill has been so circulated, any Minister, in the case of a Government Bill, and in any other case, any member, may give notice of his intention to move

that the Bill be taken into consideration. That is being done today.

Mr. Chairman: Yes, it is being done today. Correct.

Mr. Hasan A. Shaikh: Now, on the day on which the motion for consideration is set down in the Orders of the Day which shall, unless the Chairman otherwise directs, be not less than two days from the receipt of the notice, the Minister or, as the case be, the member giving notice may move that the Bill be taken into consideration. That is also being done today.

جناب چیئرمین : ٹھیک ہے نوٹس کی موصولی کی تاریخ اور ہے سرکولیشن کی اور ہے اور موشن آج کے آرڈرز آف دی ڈے میں رکھی گئی ہے - مجھے بتائیں غلطی کہاں ہوئی ہے -

(interruption)

Mr. Hasan A. Shaikh: May I explain my point of view. The next rule have permitted me to make a reference that the Bill may be referred to the Standing Committee. How could I do it yesterday?

Mr. Chairman: Why not? You could have moved the motion yesterday. We have set it down on the Orders of the Day today.

Mr. Hasan A. Shaikh: Rule 111 says; any member may move as an amendment that the Bill be referred to a Standing Committee.

جناب چیئرمین : یہ موشن اگر آپ آج بھی بھیجیں گے تو

it will be taken up on Saturday.

Mr. Hasan A. Shaikh: Therefore, what I am saying is that it is not probably charitable enough to expect that the members as soon as they get a notice, that the Bill has been circulated, the Bill has been received from the National Assembly, they know the contents of the Bill and I was going through the contents of the Bill to show that new matters have been introduced in this Bill which were not there before in any Shariat Bill.

جناب چیئرمین: ہفتے کو بحث شروع ہوگی آپ اس میں تفصیل سے بحث کریں۔

Mr. Hasan A. Shaikh: It is possible, it depends on your discretion. What I suggest is that you should give time to a member.

Mr. Chairman: Under what Rule. I can expand this.
آپ مجھے رول بتا دیں کہ فلاں رول کے تحت مجھے اختیار ہے، دو دن نہیں آپ دس دن لے لیں مگر وہ رول کہاں ہے ؟

Mr. Hasan A. Shaikh: Rule 110 says; unless the Chairman otherwise directs. So, therefore, you can direct, if you think it is in the interest of the members that they should study the Bill, they should know the contents of the Bill. They should be in a position to assess you and the House in respect of the disposal of the Bill.

Mr. Chairman: No, the Chairman can reduce the time
یہ لکھا ہوا ہے

'On the day on which the motion for consideration is set down in the Orders of the Day which shall, unless the Chairman otherwise directs, be not less than two days', which

means I can reduce it to one day.

Mr. Hasan A. Shaikh: No, not less than two days means more than two days.

Mr. Chairman: One minute, Ejaz Jatoi Sahib.

جناب اعجاز علی خان جتوئی : 21 تاریخ کو یہ سرکولیٹ ہو گیا تو آپ نے کیسے ایوان میں دو دن پہلے پٹ کر دیا ، کس رول کے تحت ، 19 کو تو transmit ہو کر آپ کے سیکرٹریٹ میں آیا تو آپ نے اسی دن یہاں ہاؤس میں دے دیا -

جناب چیئرمین : میں نے اعلان کر دیا کہ یہ بل ہمارے پاس آ گیا ہے -

جناب اعجاز علی خان جتوئی : 21 مئی کو ممبرز کو سرکولیٹ ہوا ہے تو آپ نے کس رول کے تحت یہ اعلان کیا تھا -

جناب چیئرمین : ہمارے پاس transmit ہوتا ہے تو ہمیں آپ کو بتانا ہوتا ہے کہ یہ transmit ہوگیا ہے -

جناب اعجاز علی خان جتوئی : میری عرض صرف یہ ہے کہ بطور چیئرمین آپ نے کون سے رول کے تحت ہمیں یہ بتایا ہے -

جناب چیئرمین: آپ مجھے بتائیں کہ کیا مجھے آپ کو اندھیرے میں رکھنا چاہیئے -

جناب اعجاز علی خان جتوئی : جناب آپ کل کر دیتے تو ہم آپ کی بات مانتے -

جناب چیئرمین : آپ مجھے بتائیں کہ جب بل میرے پاس آ گیا ہے تو کیا میں آپ سے چھپا کر رکھوں -

جناب اعجاز علی خان جتوئی : چھپا کر نہیں یہ transmit ہو کر آیا ہے اس کے بعد جب یہ ممبرز کو سرکولیٹ ہو گا تو اس کے بعد ------

جناب چیئرمین: جب transmit ہو کر آتا ہے تو سیکرٹریٹ کو نوٹس موصول ہو جاتا ہے اور جب نوٹس موصول ہو جائے تو Should I keep it in dark کہ جی ممبرز کو نہیں بتاتے چھپا کر رکھتے ہیں اس میں کوئی خاص بات ہے ۔

so, what we did? We did the obvious thing and we informed you.

کہ بل ہمارے پاس پہنچ گیا ہے اس کے بعد ہم نے رول 109 کے تحت اس کو سرکولیٹ بھی کر دیا پھر رول 110 کہتا ہے کہ جس دن آپ کو نوٹس موصول ہو یعنی سیکرٹریٹ کو موصول ہو تو اس کے دو دن کے بعد آپ اس کو آرڈرز آف دی ڈے پر لا سکتے ہیں ، وہ ہم لے آئے ہیں ۔

جناب اعجاز علی خان جتوئی : میری درخواست صرف یہ ہے کہ کس رول کے تحت آپ نے ایوان میں پیش کیا ۔

Mr. Chairman: O.K. I take your valid point.

ہم نے 19 تاریخ کو ممبرز کو بھی بتا دیا تھا کہ بل یہاں پہنچ گیا ہے ۔

جناب اعجاز علی خان جتوئی : جناب چیئرمین! میری عرض سنیں کہ یہ بل 19 تاریخ کو آپ کو ٹرانسمٹ ہوا پھر کون سے رول کے تحت اسی دن آ کر یہاں پیش کر دیا گیا ۔

Mr. Chairman: You tell me which rule prohibits me.

جناب اعجاز علی خان جتوئی : آپ بتائیں کون سے رول کے تحت آپ نے کیا ہے 108 ، 109 کسی میں بھی نہیں لکھا ہے کہ چیئرمین کے اوپر یہ obligatory ہے------

جناب چیئرمین : میرے پاس تو اختیارات ہیں اگر ایک چیز میرے پاس آتی ہے تو میرا فرض ہے کہ آپ کو بتاؤں ۔

جناب اعجاز علی خان جتوئی : آپ کے اوپر یہ لازمی نہیں ہے کسی رول کے تحت کہ آپ اسی دن آ کر ہاؤس میں بتائیں -

جناب چیئرمین : کوئی رول ہے کہ جو کہے کہ اس دن نہ بتائیں -

جناب اعجاز علی خان جتوئی : جناب وہی تو میں کہہ رہا ہوں کہ آپ بتائیں کہ آپ نے یہ کس رول کے تحت کیا ہے -

چوہدری امیر حسین : جناب والا! ایک ہاؤس سے دوسرے ہاؤس میں جب بل transmit ہو جاتا ہے تو کس رول کے تحت وہ message پڑھ کر سنایا جاتا ہے کہ یہ transmit ہو گیا ہے - میں کہتا ہوں کہ اگر خاص طور پر کہیں بھی نہ لکھا ہو پھر جب خاص طور پر ایک چیز رول میں نہیں ملتی تو پھر جناب والا! مثالوں سے رہنمائی لی جاتی ہے -

جناب چیئرمین : مثالوں کے علاوہ چیئرمین کو اختیارات حاصل ہوتے ہیں -

چوہدری امیر حسین : کوئی چیز مانع نہیں ہے اگر کوئی خاص رول نہ بھی ہو کہ message پڑھ کر سنایا جائے گا -----

جناب چیئرمین : جتوئی صاحب رول 237 پڑھ لیں کہ اگر کوئی express provision نہ ہو تو وہ کس طرح act کرے گا -

Rule 237 says:

"All matters not specifically provided for in these Rules and all questions relating to the detailed working of these Rules shall be regulated in such manner as the Chairman may from time to time, direct."

رول نمبر 177 بھی دیکھ لیں لیکن وہ تو کمیٹیوں کے بارے میں ہے -

(interruption)

Mr. Chairman: One person on a point of time at one time. Law Minister Sahib.

چوہدری امیر حسین : جناب والا! پروسیجر بڑا صاف ہے رول 108 کے تحت جب بل transmit ہوتا ہے تو اس میں لکھا ہے -

"Rule 108 - When a Bill originating in the Assembly has been passed by it and is transmitted to the Senate, the Secretary shall, as soon as may be, cause it to be circulated among the members."

'as soon as possible.' Next 109.

"109 - At any time after the Bill has been so circulated, any Minister, in the case of a Government Bill and, in any other case, any member, may give notice of his intention to move that the Bill be taken into consideration."

29 تاریخ کو جناب والا! میں نے نوٹس دے دیا اور اس نوٹس کے ساتھ اس بل کی کاپیاں (جو اسمبلی نے پاس کیا تھا) سرکولیٹ ہو گئیں - اب جناب والا! جو تحریک میں نے پیش کی ہے

On the day on which the motion for consideration is set down in the Orders of the Day which shall, unless the Chairman otherwise directs, be not less than two days from the receipt of the notice, the Minister or, as the case be, the member giving notice may move that the Bill be taken into consideration.

جناب والا! less than two days والی بات کا اختیار آپ کے پاس ہے کہ دو

دن کی بجائے وقت کو مزید کم کر دیں لیکن یہ نہیں کہ دو دن سے زیادہ بھی آپ کر دیں اب چونکہ مجھ سے تکنیکی غلطی ہوئی - ہماری پارلیمانی پارٹی میں فیصلہ ہوا کہ اگرچہ اس دن یہ تحریک پیش ہو گی اس پر رول 110 کے تحت اسی وقت بحث شروع ہو سکتی ہے اور ہو جانی چاہیئے تھی - لیکن ہمارے فاضل ممبران نے یہ کہا کہ انہیں مزید دو دن دے دیں اگر میں یہ کہتا کہ آج اس پر بحث شروع کریں تو پھر یہ مطالبہ ہونا تھا کہ دو دن یا ایک دن ہمیں دیں ، اب اپنے فاضل ممبران کی رائے کو مدنظر رکھتے ہوئے میں نے کہہ دیا کہ دو دن دیتے ہیں تو یہ کہتے ہیں کہ اور زیادہ وقت دو - اگر میں کہتا کہ آج کرو تو انہوں نے کہنا تھا کہ مزید وقت دو - اس لئے جناب میں گزارش کرتا ہوں کہ 19 سے 22 تک چار دن اور دو مزید دن یعنی چھ دن کے بعد جنرل ڈسکشن شروع ہوگی - اس کے بعد سیکنڈ ریڈنگ پر ترامیم دیں گے اس پر ایک دن بھی لگ سکتا ہے دودن بھی لگ سکتے ہیں چنانچہ ان کو 8 دن یا سات دن ضرور مل جائیں گے - ایک ہفتہ ترامیم دینے کے لئے کافی ہوتا ہے چنانچہ رولز کے تحت آج بحث شروع ہو سکتی ہے - ہم تمام فاضل ممبران بشمول اپوزیشن کو یہ موقع دینا چاہتے ہیں اور اپنے فاضل ممبران کی رائے کا احترام کرتے ہوئے کہ دو دن کا وقفہ دیا جائے، ہفتے والے دن بحث شروع کی جائے اگر اپوزیشن کے ممبران کو یہ قبول نہیں تو ہمارے فاضل ممبران اپنی رائے کو بدل کر کہیں تو پھر آج ہی بحث شروع کر دی جائے - جناب والا! مجھے یہ گزارش کرنی تھی -

جناب چیئرمین : جی عبداللہ شاہ صاحب پوائنٹ آف آرڈر پر -

Syed Abdullah Shah: Sir, as we say in courts that the court can interpret law, that they have jurisdiction, rather than they don't have jurisdiction. So, firstly I will request you Sir, that you have the power under Rule 110.

Mr. Chairman: I will be very glad to read a rule which gives me power.

Syed Abdullah Shah: Sir, you are the custodian of the House and we want that you have more power and more discretion. I read out Rule 110:-

"On the day on which the motion for consideration is set down in the Orders of the Day which shall, unless the Chairman otherwise directs,...."

Sir, you are interpreting that you can reduce the time. I say 'no' you can increase the time also.

Mr. Chairman: No.

Syed Abdullah Shah: Yes.

Mr. Chairman: It is as:-

".....which shall, unless the Chairman otherwise directs, be not less than two days...."

Normally it can be more than two days or two days but I can reduce it. I can say -

آج ہی کر دیں -

I can do that.

Syed Abdullah Shah: No, Sir, this is my humble view that you have the power to give us more time rather than according to your intrepretation. You can reduce the time, that is not correct. You can **reduce** also but you can also give us more time. This is the first thing.

Secondly, Sir, that the Bill was to be circulated by the Secretary under Rule 108 and not by the Chair. So, the circulation has

to be done by the Secretary and not by the Chair.

Mr. Chairman: I did not distribute it. I informed the members; I did not circulate.

Syed Abdullah Shah: Sir, I am not objecting what the Chair did. I think the Bill was to be circulated under Rule 108 by the Secretary of the Senate and then we come to Rule 109:

"At any time after the Bill has been so circulated, any Minister..."

Mr. Chairman: Please see the first word:-

"At any time after the Bill has been so circulated...."

اس کا مطلب یہ ہے کہ جب بل سرکولیٹ ہوگیا تو اس کے ایک گھنٹے کے بعد رول 109 کے تحت the Minister could move ٹھیک ہے لیکن پھر رول 110 آ جاتا ہے - 110 کہتا ہے نہیں جی دو دن کم از کم -

"....unless the Chairman otherwise directs...."

Syed Abdullah Shah: Now, the Chair can direct more than two days time.

جناب چیئرمین : دو دن کم از کم -

Syed Abdullah Shah: Lastly I suggest one word. I draw your attention to the arguments of Mr. Hasan A. Shaikh. It is wrong to suggest or say that this Bill has been before the nation, before the Parliament and before everybody for the last six years. No, Sir, this Bill in the present form has come to us after the National Assembly of Pakistan has passed it and that is why this requires more consideration by each member of the Parliament - not only by the

members of the Parliament but also by the public.

Now, everybody says that this is a very important Bill. It is even said that this is a controversial Bill. All the more necessary that we have to apply our minds with more cool head consider it, ponder over it and then make our suggestions. The difficulty for us is Sir, let me say it very plainly that we are opposing this Bill but then we want to be on the record that we did register our objection but we were over-ruled because we were in minority. This is my submission.

جناب چیئرمین : شکریہ جی جناب عبدالرحیم صاحب -

جناب عبدالرحیم خان : جناب والا! اصل میں رول 108 میں جو الفاظ آئے ہیں وہ یہ ہیں کہ جب بل transmit ہو کر سینٹ میں پہنچ جائے تو وہ سرکولیٹ کرایا جائے گا اس کے بعد رول 109 میں تو consideration کے لئے نوٹس ہوگا تو آپ کی سٹیٹمنٹ گویا سرکولیٹ ہوگئی ہے -

Mr. Chairman: No, no, it is not. that is only a notice.

سرکولیشن وہ ہوتی ہے جب آپ کو بل تقسیم کیا جائے -

جناب عبدالرحیم خان : تو سرکولیشن ہمیں کل ہوئی -

جناب چیئرمین : آپ کو سرکولیشن کل ہوئی -

جناب عبدالرحیم خان : کم از کم مجھے کل بھی نہیں ہوئی -

جناب چیئرمین : آپ کو نہیں ہوئی -

جناب عبدالرحیم خان : نہیں ابھی صبح آکر بنچ پر مجھے ملی ہے - آپ پوچھ

سکتے ہیں - کل تک سرکولیشن نہیں ہوئی تھی Notice after circulation.

جناب چیئرمین : نہیں اس طرح کرتے ہیں آج آپ کو دوبارہ کر دیتے ہیں، آج سے دو دن لگا لیتے ہیں - آج بحث شروع نہیں کرتے - دو تین بعد کر لیتے ہیں اور کسی کو نہیں ملا وہ بھی بتا دے -

Anybodyelse who has not received a copy.

ممبرز کو کاپی دے دیں جن جن کو نہیں ملی ہے - آپ کو آج مل گئی ہے - سب کو مل گئی - یہ خلیق الزمان صاحب کو دے دیں -

جناب عبدالرحیم خان : جناب ایک اور نکتہ وہ یہ ہے کہ آپ رول 92 ذرا دیکھیں -

جناب چیئرمین : 92 پڑھ دیں -

Mr. Abdur Rahim Khan: Rule 92: "The day on which as a result of any of the motions contemplated in Rule 88 the Bill comes up for consideration or on any subsequent day to which discussion thereof is postponed,...."

جناب چیئرمین : آگے پڑھیں -

جناب عبدالرحیم خان : وہ تو مزید ڈسکشن کے بارے میں ہے کہ اس میں کیا ڈسکشن ہو رہی ہے یعنی

principles are to be discussed.

آپ کو ملتوی کرنے کے اختیارات ہیں یہاں جو ایشو ہے -----

جناب چیئرمین : رول 92 کے تحت جب ڈسکشن شروع ہوگی تو اسی کے مطابق کریں گے یعنی principles discuss کریں گے -

جناب عبدالرحیم خان : میری عرض یہ ہے کہ اس کی notice of

consideration ہمارے سامنے ہے اس حوالے سے سرکولیشن کل ہوئی ہے اس لئے اس کے بعد تمام ٹائم لیا جائے - سرکولیشن ---

جناب چیئرمین : پھر میں آپ کو پڑھ دیتا ہوں - دیکھیں رول 108 یہ کہتا ہے جب بھی بل موصول ہو جائے اس کو سرکولیٹ کیا جائے گا وہ سرکولیشن ہوگئی ہے formally ہوگئی ہے اگر کسی کو نہیں ملا تو اس کا یہ مطلب نہیں کہ ہر ایک کو individually سرکولیٹ ہوگا - ہاؤس میں سرکولیشن ہوگئی ہے اگر کوئی موجود نہیں ہے یا کوئی آیا نہیں ہے یا کوئی لیٹ آیا ہے تو وہ اور بات ہے مگر سرکولیشن ہوگئی ہے اگر آپ کے پاس کاپی نہیں تو آپ کومزید آج کاپی دے دینگے اس کے بعد رول 109 میں لکھا ہے سرکولیشن کے بعد کسی وقت بھی

"At any time after the Bill has been so circulated, and Minister, in the case of a Government Bill and, in any other case, any member, may give notice of his intention to move that the Bill be taken into consideration."

یعنی جس وقت سرکولیشن ہوجائے اس کے بعد کسی وقت وزیر کہہ سکتا ہے کہ

I want to give notice, I want to move.

پھر ایک رول 110 آتا ہے - رول 110 کہتا ہے کہ ان کی جانب سے نوٹس آئیگا -

"On the day on which the motion for consideration is set down in the Orders of the Day....."

وہ کب ہوگا وہ کہتے ہیں کہ دو دن سے کم وقت میں نہیں ہوگا - "unless the chairman otherwise disrects,..." اس کا مطلب یہ ہے کہ کم از کم جس وقت وہ نوٹس دیں دو دن کا وقفہ ہونا چاہئے ٹھیک ہے جی -

unless the Chairman directs.

چیئرمین کہہ سکتا ہے کہ ایک دن کا ہو لیکن

The Chairman has not directed.

اب وہ کہہ رہے ہیں کہ میں آج بھی نہیں لیتا ہوں اس کی وجہ یہ ہے کہ ممبرز نے فیصلہ کیا ہے

which has nothing to do with me. I will go by the rules.

اگر رولز کہتے ہیں کہ چار دن ہوں تو میں چار دن دونگا اگر کہتے ہیں کہ دو دن ہوں تو دو دن دونگا - آپ جو فیصلہ کریں آپ کی اپنی مرضی ہے - جناب گلزار خان صاحب -

جناب گلزار احمد خان : جناب چیئرمین ! ہم لمبی چوڑی بحث میں چلے گئے ہیں جبکہ تمام معزز ارکان نے یہ تسلیم کر لیا ہے کہ یہ بل انتہائی حساس اور انتہائی اہمیت کا حامل اور انتہائی اچھا بل ہے اس لئے اس پر غور و خوض اور اس بل کے متعلق اپنی رائے اور اس کی ترمیم بھی انتہائی احتیاط سے دینی چاہیئے تو discretionary معاملے کے لئے عبداللہ شاہ صاحب نے کچھ نہ کچھ آپ سے عرض کیا ہے - میرے خیال میں آپکی discretions ہیں -

جناب چیئرمین : مجھے بتائیں -

جناب گلزار احمد خان : میں یہ عرض کرونگا کہ ایک دن یا دو دن دینے سے کوئی فرق نہیں پڑتا لیکن احتیاط سے ہونا چاہیئے -

جناب چیئرمین : مجھے کوئی فرق نہیں پڑتا مجھے اختیار بتائیں کہ فلاں قانون کے تحت یہ اختیار مجھے ہے بتائیں -

give me that rule.

جناب گلزار احمد خان : رول 109 میں انہوں نے ---

جناب چیئرمین : میں رول 109 پھر پڑھ دیتا ہوں -

"At any time after the Bill has been so circulated.."

یعنی کسی وقت بھی سرکولیشن کے بعد

"....any Minister, in the case of a Government Bill and, in any other case, any member, may give notice of his intention to move that the Bill be taken into consideration."

کسی وقت بھی کر سکتا ہے -

جناب گلزار احمد خان : ٹھیک ہے ، آپ نے کہا ہے کہ ہفتہ کو بحث

شروع ہو

I think, there is no problem.

جناب چیئرمین : شکریہ ، جی جناب ، لالیکا صاحب ۔

جناب عالم علی لالیکا : جناب والا! میں نہ تو کوئی قانون دان ہوں اور نہ ہی رولز کا ماہر ہوں اور نہ ہی اس پر بحث کرنا چاہوں گا - جس چیز پر انسان کو کامل دسترس اور عبور حاصل نہ ہو اس بحث میں پڑنا ، میں غلط سمجھتا ہوں البتہ ایک بات ہے کہ میں حقیقت پسند ہوں - دوسری بات یہ ہے کہ بطور مسلمان کے ، دوسروں کو اپنے سے بہت بہتر مسلمان سمجھتا ہوں - جناب والا ! سیاسی اختلافات اپنی جگہ پر ، لیکن میرا یقین کامل ہے ، جتنے بھی دوست ہیں چاہے پیپلز پارٹی میں ہوں ، نیپ میں ہوں ، آئی جے آئی میں ہوں ، یا جہاں بھی ہوں ، مجھ سے بہتر مسلمان ہیں -

جناب والا ! اب میں حقیقت کے نقطہ نظر سے کچھ معروضات عرض کروں گا کہ جو کچھ بھی حالات و واقعات ہیں ، اب بات یہ ہے کہ آج 22 تاریخ ہے جناب والا ! 23 اور 24 کو جمعرات اور جمعہ ہوگا - 25 کے لئے تجویز کی جا رہی ہے کہ شریعت بل کو کنسڈر کیا جائے - جناب والا! 29 تاریخ کو قومی اسمبلی کا بجٹ اجلاس شروع ہونے والا ہے- ہم اس میں جتنی تاخیر کریں گے اتنا ہی ہمیں اس پر اظہار خیال کا کم موقع ملے گا - اتنا ہی وقت کم ملے گا - اتنی ہی حکومت کی مصروفیات زیادہ ہو جائیں گی - اولاً تو بجٹ سیشن میں مصروف ہو جائیں گے - ثانیاً یہ کہ ممکن ہے حکومت نے اس بل کی روشنی میں بجٹ میں کچھ provisions رکھنی ہوں -

جناب والا ! میں مانتا ہوں کہ شریعت بل کے جو کاغذات آج ہمارے سامنے آئے ہیں ، ان کو پڑھنے کے لئے ہمیں وقت نہیں ملا لیکن شریعت بل جب سے قومی اسمبلی سے پاس ہوا ہے اس کے بعد اس ہاؤس کا کوئی ممبر یا اس ملک کا کوئی ایسا شخص نہیں ہے جس نے اس کو بڑی تفصیل کے ساتھ ، بڑی باریکی کے ساتھ ، بڑی عقلمندی اور دانش کے ساتھ نہ پڑھا ہو - اب جناب والا ! علم حاصل کرنے کے دو ہی ذرائع ہیں ، ایک تو پڑھنا اور ایک سننا --- اب انگریزی کا ایک محاورہ ہے

"When an old cock crows, the young one learns."

اب کچھ تو ہمیں کاغذوں سے ، اور کچھ اخبارات سے ، علم حاصل ہو چکا ہے اور کچھ علم

جب ہمارے یہاں فاضل ممبران بولنا شروع کرینگے اور اپنا اظہار خیال کریں گے تو اس سے بھی علم حاصل ہوگا اور ہمیں اپنے نظریات قائم کرنے میں مدد ملے گی - اب اگر 25 مئی سے اس پر بحث شروع ہوتی ہے تو ہمارے پاس صرف مشکل سے چار ہی روز رہ جاتے ہیں - بجٹ سیشن شروع ہونے سے پہلے ، اس میں ہم جتنی تاخیر کریں گے ، اتنا ہی بحث کے لئے وقت کم ملے گا اور اتنی ہی حکومت کے وزیر قانون صاحب کی مصروفیات بڑھتی چلی جائیں گی اور اتنی ہی ہماری معروضات اور ہماری گورنمنٹ کی جو سوچ ہے وہ - جو تجاویز ہیں ، وہ مؤخر ہوتی چلی جائیں گی - اس لئے میں اپنے پیپلز پارٹی کے بھائیوں سے عرض کروں گا کہ اس معاملے کو بلاوجہ ایک متنازعہ معاملہ نہ بنائیں اگر وزیر قانون صاحب نے یہ تجویز دے ہی دی ہے کہ 25 تاریخ کو اس پر بحث شروع کر لی جائے تو اس مسئلہ کو خواہ مخواہ الجھن اور جھنجٹ میں نہ ڈالا جائے - شکریہ!

جناب چیئرمین : حافظ حسین احمد صاحب -

حافظ حسین احمد : جناب چیئرمین ! میں یہ عرض کروں گا کہ متروکہ املاک کا بھی ذرا خیال رکھا جائے -

جناب چیئرمین : متروکہ املاک ؟

حافظ حسین احمد : جناب ! سینٹ نے ایک بل پاس کیا تھا جو بحثیت محرک کے اس کی ملکیت ہے - ہم نے دوبارہ اسے ایوان میں پیش کیا ہے - میرا خیال ہے کہ اس سلسلے میں سینٹ کی سٹیڈنگ کمیٹی میں بھی اس پر بحث ہوئی ہے - اور لوگوں نے اس پر اپنی آرا بھی دی ہیں ---

جناب چیئرمین : آپ تشریف رکھیں - اس پر کافی بحث ہوچکی ہوئی ہے - ابھی مجھے ایک notice موصول ہوا ہے ، اس کے بارے میں ، میں آپ کو بتا دوں کہ اسی دوران آپ اس پر بھی غور کرلیں - یہ نوٹس مجھے گلزار احمد خان صاحب ، عبداللہ شاہ صاحب اور اقبال حیدر صاحب کی طرف سے موصول ہوا ہے جس کے مطابق یہ تحریک کرنا چاہتے ہیں کہ

The Enforcement of Shariah Bill be referred to the concerned Standing Committee

تو اس پر بھی عبداللہ شاہ آپ particularly بتائیں

I want to be guided by you as a Speaker also, whether I can receive this notice now?

یہ میں آپ سے بعد میں پوچھوں گا، in the meantime, you study کر لیں - جی حافظ صاحب -

حافظ حسین احمد : جناب والا! میں گزارش یہ کر رہا تھا کہ میں نے بحثیت محرک اس شریعت بل کو دوبارہ سینٹ میں پیش کیا ، شاید اس بل کا واحد وارث ہوں - اس لئے میری گزارش ہے کہ آپ ہمیں یہ بتائیں کہ آپ اس بل کو کب لانا چاہتے ہیں-

جناب چیئرمین : کس بل کو؟

حافظ حسین احمد : جو بل سینٹ نے پاس کیا ہوا ہے -

جناب چیئرمین : وہ میں نے نہیں لانا ہے ، آپ نے لانا ہے -

حافظ حسین احمد : وہ تو ٹھیک ہے ، لیکن اس میں اتنی جلدی اور اس میں اتنی تاخیر کی وجوہات کیا ہیں -

جناب چیئرمین : وہ پرائیویٹ بل ہے ، وہ آپ نے لانا ہے -

حافظ حسین احمد : وہ آپ آرڈر آف دی ڈے میں کب لائیں گے -

جناب چیئرمین : اس کے لئے باقاعدہ ایک طریقہ کار ہے ، اسی طریقہ کار کے مطابق ہی لائیں گے - جی ، جناب مولانا سمیع الحق صاحب -

مولانا سمیع الحق : جناب والا! میں اس وقت تفصیلات میں نہیں جانا چاہتا لیکن اب جو بل سامنے آیا ہے ، اس پر نیشنل اسمبلی میں کافی بحث وتمحیص ہو چکی ہے یہ الگ بات ہے اس میں ہمیں وہ تمام چیزیں مل سکتی ہیں یا نہیں ، جو کہ سینٹ سے پاس شدہ شریعت بل میں تھیں - بہرحال ہمیں بھی اس بل کے بارے میں تحفظات ہیں لیکن ہم پھر

بھی اس کو ایک مثبت پیش رفت سمجھتے ہیں کہ گویا کہ ایک سمت میں کچھ اقدامات ہو رہے ہیں - میں بھی اس بات کی تائید کروں گا کہ اس معاملے میں مزید تاخیر نہ کی جائے - اور جو رولز کی بات ہے اس سے ہم آگے پیچھے نہ ہوں ، اور اس بل کو زیادہ سے زیادہ جتنی بھی جلدی ہو پاس کرایا جائے - باقی جیسے کہ حافظ حسین احمد نے فرمایا ہے ، میں بھی عرض کرتا ہوں کہ آپ چونکہ اس ایوان کے چیئرمین ہیں اگر ہمارے ذہن میں کوئی ابہام ہے یا confusion ہے تو آپ کا فرض ہے کہ اس کو دور کریں اور اس بارے میں رہنمائی فرمائیں کہ ایک بل جو پہلے یہاں موجود تھا اس کے ہوتے ہوئے اسی قسم کا ایک بل کیسے آسکتا ہے - آیا یہ آ بھی سکتا ہے یا نہیں - اس بل پر اس ایوان نے بڑی محنت کی تھی اور یہ یہاں سے متفقہ طور پر پاس ہوا تھا - جب پارلیمنٹ کے ایک حصہ نے متفقہ طور پرایک چیز پاس کر دی تو اس کو آپ اچانک کیسے ختم کر سکتے ہیں - اس بارے میں ہم معلومات آپ سے حاصل کرنا چاہتے ہیں - آیا یہ بل اپنی موت آپ مر گیا ہے یا اس کو گولی مارنی پڑے گی - ابھی تک تو یہ بل موجود ہے ، ایوان نے اس کو کمیٹی کے حوالے کیا تھا اور اس کو پاس کرنے کے لئے کمیٹی نے ایوان میں بھیجا تھا - اس بل میں کافی اہم چیزیں تھیں اور یہ بہت جامع اور مؤثر تھیں اور پھر یہ ایک اعزاز تھا جو سینٹ کو حاصل ہوا تھا - سینٹ کی تاریخ میں یہ بہت بڑا اعزاز تھا - اگر یہ اعزاز سینٹ سے چھین لیا گیا ہے تو اس کی وجوہات کیا ہیں - یا پھر یہ بل دوبارہ آئے گا تو ذرا ہمیں اس کے بارے میں بتا دیں کہ اس بل کے ہوتے ہوئے نیا بل ، اسی قسم کا بل کیسے آسکتا ہے یا نہیں آ سکتا ہے -

جناب چیئرمین : اچھا جناب ، میں وضاحت کی خاطر عرض کر دوں کہ ہندوستان میں کیا پروسیجر فالو کیا جاتا ہے ، میں پڑھ رہا ہوں صفحہ 31 ، باب 4 ، کول اور شکدھ کی کتاب سے ، یہاں پر عنوان ہے

"COMMUNICATION BETWEEN HOUSES"

لکھا ہوا ہے کہ

Communication by means of written message is resorted to not only for transmitting Bills from one House to the other but also for the transmission of motions and resolutions passed by one House and which have to be sent to the other House for information and concurrence. However, the principal object of messages to transmit

Bills from one House to the other since it is mostly in connection with Bills that the need for communication between the two Houses arises. A message sent by either House is conveyed by the Secretary General of one House to the Secretary General of the other. The Secretary General of the House to which the message is sent reports a message to the House when it is in session at the first convenient opportunity and in urgent cases immediately, if the House is not in session members are informed of the messages through a paragraph in the Bulletin of that House.

تو یہ پروسیجر وہاں پر بھی ہے کہ جب message آتا ہے تو ہمارا وہاں سیکرٹری جو ہے ، وہاں سیکرٹری جنرل ہے -

He shall immediately inform the House.

اگر سیشن میں ہے تو فوری طور پر ، اگر سیشن مین نہیں ہے ، تو پھر بذریعہ normal channels جو پوسٹ کے ہوتے ہیں ، ان کے ذریعے اطلاع کر دیتا ہے۔ جی جناب ڈاکٹربشارت الٰہی صاحب ، جی مولانا سمیع الحق صاحب -

مولانا سمیع الحق : جناب چیئرمین صاحب ! آپ اس معاملے میں الجھے ہوئے تھے جو پچھلا چل رہا تھا آپ ذرا یہ وضاحت کر دیں کہ ایک بل جو اس موضوع پر موجود تھا اور متفقہ طور پر پاس ہوا تھا اس کا کیا ہوا اسکے بارے میں ہم سمجھنا چاہتے ہیں کیونکہ ہم آئین اور طریقہ کار سے اتنی واقفیت نہیں رکھتے ، آپ ہمیں سمجھائیں کہ کیا دوسرا بل پہلے کو ختم کرنے کے لئے آسکتا ہے - کیا وہ ختم ہو گیا ہے مرگیا ہے یا اسے مارنا پڑے گا یا اسے قتل کرنا پڑے گا-

جناب چیئرمین : قانون سازی یا بل پاس کرنا آپ کا حق ہے، ممبران کا حق ہے اگر ایک بل پینڈنگ ہو اور دوسرا آجائے تو آپ اسکو بھی پاس کر سکتے ہیں - پھر آپ نے پہلے بل کا کیا کرنا ہے وہ بھی آپ کے ہاتھوں میں ہے یہ ایوان فیصلہ کرتا ہے۔ چیئرمین صرف پروسیجر کے مطابق اس کو conduct کرتا ہے۔ یہ بالکل آپ کے ہاتھ میں ہے جو بل بھی پاس کریں گے وہی پاس ہوگا - یعنی چیئرمین از خود کوئی بل پاس نہیں کرسکتا -

مولانا سمیع الحق : وہ تو پاس ہو چکا تھا - کیا وہ ختم ہو گیا -

جناب چیئرمین : اس کی میں وضاحت کر دوں کہ وہ پاس ہو کر نیشنل اسمبلی میں چلا گیا تھا وہ جو پہلا تھا ---------

مولانا سمیع الحق : میں سمجھ گیا - لیکن دوبارہ آ گیا --------

جناب چیئرمین : جب وہ نیشنل اسمبلی میں چلا گیا تو نیشنل اسمبلی کا فرض ہے کہ وہ 90 دن کے اندر یا اسے پاس کرے ، یا اس میں ترمیم کرے یا مسترد کرے یا کچھ بھی نہ کرے - اب اگر کچھ بھی نہیں کرے گی تو ختم ہو گئی بات ---------

مولانا سمیع الحق : تو دوبارہ یہاں زندہ ہو گیا ---------

جناب چیئرمین : دوسرا نکتہ یہ ہے کہ اگر قومی اسمبلی میں کوئی پنڈنگ بزنس ہو اور قومی اسمبلی کو تحلیل کر دیا جائے تو وہ بزنس ختم ہو جاتا ہے - وہ بل lapse کر جاتا ہے -------

مولانا سمیع الحق : دوبارہ والے کا آپ کے چیمبر میں نوٹس دے دیا -

جناب چیئرمین : جب دوبارہ آپ نے نوٹس دیا تو وہ دوبارہ والا بھی ہمارے پاس پنڈنگ ہے -

مولانا سمیع الحق : اب اس کا کیا ہو گا -------

جناب چیئرمین : اس کا جو آپ فیصلہ کریں گے - ممبران فیصلہ کریں گے -

مولانا سمیع الحق : کچھ تواس کا پروسیجر ہو گا؟

جناب چیئرمین : پروسیجر یہی ہے کہ وہ پرائیویٹ ممبرز بل ہے اس بل کو لانے کا طریقہ رولز میں موجود ہے تو جو ممبران فیصلہ کریں گے وہی فیصلہ ہو گا -

مولانا سمیع الحق : اب پھر خدا را یہ کریں کہ اس کو ہمارے ہاتھوں سے قتل نہ کرائیں جو کرنا ہے وہ آپ اوپر ہی اوپر کر دیں - اس کو قتل کرانے کے لئے ایوان میں نہ لائیں -

جناب چیئرمین : چیئرمین کو اوپر اوپر کا کوئی اختیار نہیں ------- جی بہرہ ور سعید صاحب -

اخونزادہ بہرہ ور سعید : جناب مولانا سمیع الحق صاحب کو اچھی طرح یاد ہو گا کہ جو پہلا بل یہاں سے پاس ہوا وہ قومی اسمبلی میں گیا اور وہاں lapseہوگیا - دوسرا بل یہاں پیش ہوا وہ کمیٹی میں گیا اور اس نے پاس کرکے یہاں بھیجا ہوا ہے اور وہ یہاں سے ابھی تک پاس نہیں ہوا- اس واسطے یہ سوال ہی پیدا نہیں ہوتا کیونکہ وہ بل ابھی تک پینڈنگ ہے .that is to come up

جناب چیئرمین : ٹھیک ہے ، جی جناب حافظ صاحب -

حافظ حسین احمد : جناب مولانا سمیع الحق نے فرمایا کہ آپ اسے ایوان میں نہ لائیں - میں چونکہ اس بل کا محرک ہوں اور واحد وارث ہوں اور اس وقت وہ فرما رہے ہیں کہ اسکو بالا بالا ختم کریں ، اس سے میرا استحقاق مجروح ہوا ہے -

جناب چیئرمین : استحاق تو تب ہوگا جب میں بالا بالا ختم کردوں میں نے کہا کہ میں نہیں کروں گا -

مولانا سمیع الحق : حافظ صاحب اسے یہاں لا کر خود اپنے ہاتھوں سے ذبح کرنا چاہتے ہیں --- میں کہتا ہوں کہ اس جرم میں ہمیں شریک نہ کیا جائے - اس گناہ عظیم میں پھر ہمیں کیوں شریک کراتے ہیں جب آپ نے عملاً اسے ختم ہی کر دیا ہے ----

حافظ حسین احمد : اب دونوں میں سے کون اس بل کو لے گا اور کون اس بل کو لے گا یہ فیصلہ تو کریں -

جناب چیئرمین : یہ فیصلہ آپ نے کرنا ہے - جناب اقبال حیدر صاحب -

Syed Iqbal Haider: Mr. Chairman, we have moved that the motion i.e. notice for amendment for reference of the Bill to the Standing Committee under Rule III be made.

جناب چیئرمین : نہیں میں صرف یہ پوچھنا چاہتا ہوں کہ آپ کا اور سید عبداللہ شاہ صاحب کا بھی تجربہ ہے - آپ کی بات صحیح ہے کہ رول 111 کے تحت یہ نوٹس آسکتا ہے - صرف میں یہ پوچھنا چاہتا تھا کیا اسکا کوئی نوٹس ضروری نہیں ہوتا -
Because you see if you just give it to me the members are not prepared for it. They do not even know
کہ آپ نے پھر ووٹنگ کرانی ہے کیا ہونا ہے ویسے آج میں کردیتا ہوں
I will put it to the House but let it not be a precedent, I want to be guided on this for future.
مجھے guide کر دیں - کہ آئندہ اگر کوئی ایسا نوٹس آئے
should it not come on the Order of the Day.

Syed Iqbal Haider: You are absolutely right in principle what your obsevvations are but reading Rule III with 110 I was under the clear impression that when an action is taken under 110 only then I would be entitled to move the motion.

Mr. Chairman: No, no, I will tell you what should happen is
کہ جب بل کا نوٹس آجاتا ہے یعنی وہ سرکولیٹ بھی ہوگیا، میں نے پیغام پڑھ بھی دیا لیکن
the Bill was transmitted to this House and the moment received we informed the members
کہ جی یہ آگیا ہے نہ صرف یہ کہ یہاں پڑھ دیا گیا بلکہ اخبارات میں بھی آجاتا ہے کیونکہ it is a public proceedings اسکے بعد آپ کو چاہئے کہ اگر آپ نے یہ نوٹس دینا ہے

it can be contingent notice also

کہ جی جب فلاں موشن move ہو تو میری یہ motion consider کرلی جائے - contingent notice کی گنجائش ہوتی ہے - آپ مہربانی کرکے مستقبل میں ایسا کیا کریں -

I think it will be a more regular proceeding.

کیونکہ ممبران کو پتہ ہونا چاہیئے کہ کل فلاں چیز میں شاید ووٹنگ ہوجائے - وہ میں کیوں کہہ رہا ہوں اگر انکو پتہ ہوگا تو وہ تیاری سے آئیں گے - یہ نہ ہو کہ کوئی ممبر کہے کہ آج تو کچھ نہیں ہوگا اس لئے میں نہیں آتا - تو وہ چیز پھر by default چلی جائے -

because all the parties in the House should be given a fair opportunity to present their point of view

لہٰذا یہ سب کو پتہ ہو کہ یہ پبلک کارروائی ہے

I will read your notice. Let it be put for voting to the House. Yes, Prof. Khurshid Sahib.

پروفیسر خورشید احمد : جناب اگر آپ رول 94 دیکھ لیں تو اس میں گنجائش موجود ہے - اسکی حیثیت دراصل ایک امنڈمنٹ کی ہے اور ترمیم کے لئے دو دن کا نوٹس ہوتا ہے لیکن اگر آپ چاہیں -----

جناب چیئرمین : نہیں نہیں یہ سپیشل پروسیجر ہے -

It starts with 108.

پروفیسر خورشید احمد : جی میں نے پڑھا ہے اسکو -------

جناب چیئرمین : اور یہ وہاں پر apply ہوتا ہے جب آپ ترمیم دیتے ہیں -

You should normally give notice it should come on the Order of the Day.

پروفیسر خورشید احمد : ذرا آپ 111 کو پڑھ لیں -

Any member may move as an amendment to that Bill.

Mr. Chairman: Quite right, that amendment....

پروفیسر خورشید احمد : امنڈمنٹ کے رولز جہاں ہیں کہ نارملی دو دن کا نوٹس ہوگا ----

جناب چیئرمین : نہیں نہیں میں دو دن کے نوٹس کی بات نہیں کر رہا - میں یہ کہہ رہا ہوں کہ جب آپ ایسی ترمیم دیں تو آرڈر آف دی ڈے پر تو آجائے ناں -

پروفیسر خورشید احمد : وہ بات ٹھیک ہے آپ کی --- لیکن آپ کو یہ اختیار ہے کہ نارملی یہی ہونا چاہیئے کہ نوٹس پہلے آئے اور آرڈر آف دی ڈے پر آجائے لیکن اگر ایسا نہ ہو تو ترمیم کی حد تک آپ کو یہ اختیار ہے کہ آپ اسکو wave کرسکتے ہیں - 94 کو آپ پورا پڑھ لیں - بات واضح ہو جائیگی -

جناب چیئرمین : دیکھیں ناں 183 General Rules of Procedure پڑھ کر every notice required by the Rules یعنی کوئی بھی نوٹس دیں کسی چیز کا ، using my powers as in 237 I can do this

لیکن میں آئندہ کے لئے بھی رہنمائی کرنا چاہتا ہوں اور آپ سے لینا بھی چاہتا ہوں -

Every notice required by these rules or the Constitution shall be given in writing addressed to the Secretary or the Chairman and signed by the members giving notice indicating his full name in capital letters and shall be delivered at the notice office which shall be kept open for this purpose on every working day between such hours as may be notified from time to time. A notice delivered when the notice office is closed shall be treated on so and so.

جب آپ کا نوٹس ہمیں موصول ہو جاتا ہے تحریری طور پر ، جو بھی نوٹس آپ دیں گے نوٹس آفس میں دیں گے وہ پھر آرڈر آف دی ڈے پر لے آتے ہیں پھر ممبران کو پتہ ہوگا کہ آج فلاں نوٹس آیا ہے - کس پر بحث اور کس پر ووٹنگ ہونی ہوتی ہے اسکے مطابق ہوگا لیکن

as you say in extraordinary circumstances one can always waive these things but I would not like to do it normally.

اس لئے جو انکا نوٹس آیا ہے 111 کے مطابق ہے

I will put it to the vote of the House and let the House decide. Yes, Shahzad Gul Sahib.

جناب شہزاد گل : میری گزارش ہے کہ اس سے قبل آپ اس موشن کو ہاؤس کے سامنے لائیں اور اگر یہ مسترد ہوجائے تو اس سے تلخی پیدا ہوگی چونکہ یہ بہت اہم بل ہے اس پر بات تو آج بھی ہوسکتی ہے کیونکہ جب موشن پیش ہوئی تھی اس کی مخالفت نہیں ہوئی تھی اور فیصلہ یہ ہوا تھا کہ دو دن بعد اس پر بحث شروع ہوگی - اب اپوزیشن والے چاہتے ہیں کہ انہیں زیادہ وقت ملے تو آپ دو دن کے بجائے تین دن دے دیں اور اتوار سے شروع کرا دیں اور آپکے پاس اختیار ہے کہ ---

جناب چیئرمین : نہیں ، اختیار نہیں ہے جی -

جناب شہزاد گل : آپ دو سٹنگ کرسکتے ہیں - صبح بھی اور شام بھی کر سکتے ہیں -

جناب چیئرمین : یہ اختیار جو ہوتا ہے بزنس کیسی لانی ہے کن دنوں لانی ہے یہ سرکاری کام کے ایام پر گورنمنٹ کرتی ہے - میرا اختیار ہوتا ہے کہ رولز میں جو بھی گنجائش ہو ----

جناب شہزاد گل : میرا مشورہ ہے کہ کوئی تلخی پیدا نہ ہو ------

جناب چیئرمین : نہیں انشاء اللہ کوئی تلخی پیدا نہیں ہوگی - یہ جو بحث مباحثہ یا مخالفت ہوتی ہے یہ بالکل پارلیمانی روایت کا حصہ ہے کوئی تلخی نہیں ہوگی - آپ فکر نہ کریں یہ سب معاملے دوستانہ ماحول میں ہو رہے ہیں -

ایک معزز رکن : جی میں نے oppose کیا تھا -

جناب چیئرمین : آپ نے صحیح کہا آپ نے oppose کیا تھا - جی سعید قادر صاحب -

Lt. Gen. (Retd.) Saeed Qadir: Mr. Chairman, as far as this issue of timing and all this is concerned I am not for any extension and whatever the House has decided that is acceptable. But regarding your ruling I would like to draw your attention to Rule 110.

جناب چیئرمین : جی میں نے رولنگ ابھی کوئی دی ہی نہیں -

Lt. Gen. (Retd.) Saeed Qadir: You have said that you cannot give an extension beyond two days. This is the interpretation from the Chair. My submission is that if this rule would be read like this :

> On the day on which the motion for consideration is set down in the Orders of the Day which shall be not less then two days from the receipt of the notice unless the Chairman otherwise directs.

Mr. Chairman: We will take a decision on it after looking at other parliamentary practices also. I do not want to give any ruling at this stage on this point

اگر میں دو سے زیادہ کرتا ہوں - میں تو انٹرپریٹ کر رہا تھا

but I think if you want to give a ruling then please come out with all the relevant parliamentary procedures so that we know what we are doing.

Lt. Gen. (Retd.) Saeed Qadir: Mr. Chairman, that is what I want to highlight.

Mr. Chairman: But at this stage I do not think that this issue is relevant.

کیونکہ اس وقت یہ بات ہو رہی ہے -

Lt. Gen. (Retd.) Saeed Qadir: It is relevant because what you have said is, and I may have understood or I may have misunderstood, what you have said is that you have no power to extend beyond two days.

Mr. Chairman: *Prima facie.*

Lt. Gen. (Retd.) Saeed Qadir: And you can reduce it. My submission is that this will go on record and this is what your ruling is.

Mr. Chairman: No, I am not giving any formal ruling. If you want a formal ruling then I would at some appropriate stage want you to please quote all those relevant practices of other parliaments so that we can take a proper decision.

Lt. Gen. (Retd.) Saeed Qadir: Fair enough.

پروفیسر خورشید احمد : میرا ارادہ بھی وہی ہے جو سعید قادر صاحب کا ہے -

Mr. Chairman: In fact now that you have raised this issue, what I will do is that I will then reserve my ruling on this question. In the meantime

آپ بھی کوٹ کرکے میرے چیمبر میں پہنچا دیں -

so that we take an appropriate decision on it. I do not want to give any hasty decision on it.

تو اس میں ، میں خود بھی دیکھ لوں گا کہ باقی پارلیمنٹس میں کیا ہوتا ہے - وزیر قانون صاحب بھی مجھے پہنچا دیں گے - آپ کے پاس کوئی مواد ہے تو مجھے دے دیں

and we will take a decision on it.

جناب حسن اے شیخ : ہم دوستانہ ماحول میں سننا چاہتے ہیں - کوئی فرق نہیں پڑے گا - کیونکہ اکثریت اس موشن کے حق میں نہیں ہے - آپ اسے اراکین میں سرکولیٹ تو کریں -

جناب چیئرمین : یہ فیصلے اکثریت نے کئے ہیں میں اسے نہیں بدل سکتا -

Now, I will put this motion to the House. The motion has been moved under Rule 111 by Gulzar Ahmed Khan, Syed Abdullah Shah and Syed Iqbal Haider:

> that the Enforcement of Shariah Bill, 1991, be referred to the concerned standing committee.

Ch. Amir Hussain: I oppose it.

Mr. Chairman: I will put it to the vote of the House again. 'That the Enforcement of Shariah Bill, 1991, be referred to the concerned Standing Committee.'

(The motion was rejected)

Mr. Chairman: It is rejected. Now, no Ruling on 110.
وہ بعد میں سوچ کر اور آپکی باتیں سن کر کرینگے۔

Let us for the time being go with the procedure which has been decided by the majority of the members of the House. So, we take up consideration of this Bill on Saturday and I will give you ample time for moving amendments. In the meantime you make up your mind what amendments you want to move.

Syed Abdullah Shah: Sir, in the National Assembly, the honourable Speaker has fixed ten minutes time for general discussion. I

hope there will be no such bar here.

Mr. Chairman: We will go according to the rules. When I will find that the debate is getting prolonged we may cut it short. You have been the Speaker and I will be looking to you for guidance in all these matters. So, you will have a special responsibility in the House.

Mr. Hasan A. Shaikh: And rejected after hearing him.

Mr. Chairman: Now, we move to the next item on the agenda which is Item **No. 4** اس میں غالباً ڈسکشن ہو رہی تھی - حافظ صاحب غالباً آپ تقریر فرما رہے تھے، فرمائیے -

THE NATIONAL HIGHWAY AUTHORITY BILL, 1991

حافظ حسین احمد : شکریہ جناب چیئرمین ! میں یہ گزارش کر رہا تھا کہ اس میں ترمیم آئی جے آئی کی حکومت کے جو اصل مقاصد ہیں وہ آشکارا ہو رہے ہیں اور آئی جے آئی کی حکومت نظام حکومت کو ون پارٹی گورنمنٹ کی طرف لے جانا چاہتی ہے یا غالباً نیو ورلڈ آرڈر کے تحت وہ امریکی طرز پر صدارتی طرز حکومت کی طرف پیش قدمی کرنا چاہتی ہے - جناب چیئرمین ! یہ حکومت بننے سے پہلے جس وقت صرف صوبہ پنجاب میں آئی جے آئی کی حکومت تھی - اس وقت آئی جے آئی صوبائی خودمختاری کے مسئلے پر سب سے آگے تھی اور وہ صوبائی خودمختاری کا چیمپئین بنے بیٹھے تھے -اس سلسلے میں صوبہ بلوچستان نے ہر مرحلے پر صوبہ پنجاب کا ساتھ دیا اور پچھلے دور کی جو 20 ماہ کی حکومت تھی اس کا ریکارڈ آپ اٹھا کر دیکھیں تو صوبہ بلوچستان کو یہی کہا گیا کہ آپ کا جو 1947ء کے بعد سے احساس محرومی ہے - اب بڑا بھائی پنجاب آپ کے شانہ بشانہ ہے اور آپ کے تمام حقوق اور ----

(مداخلت)

Mr. Chairman: Please let the honourable member make his

speech.

disturbance نہ کریں - شکریہ !

حافظ حسین احمد : اس وقت صوبہ بلوچستان کو یہ تاثر دیا گیا کہ ہم صوبائی خود مختاری کے لئے بھر پور انداز میں آپکا ساتھ دیں گے - جناب چیئرمین ! اگر حقائق کو دیکھا جائے تو صوبہ پنجاب میں آئی جے آئی کی حکومت تھی اور اس وقت جناب محترم نواز شریف صاحب ، صوبہ پنجاب کے وزیراعلی تھے - انہوں نے اپنے لئے بینک کے قیام کی بات کی - اپنے لئے ٹیلیویژن سٹیشن کے قیام کی بات کی - اپنے لئے ٹرین کی بات کی - اپنے لئے پٹری کی بات کی اور اپنے لئے ہر چیز طلب کی حتی کہ یہ بات ہوئی کہ ہر سطح پر چار موضوعات کے علاوہ ہر چیز صوبوں کے حوالے کر دیں گے -

جناب چیئرمین ! میں ریکارڈ پر لانا چاہتا ہوں کہ اس وقت آئی جے آئی کی پنجاب میں حکومت تھی اور بلوچستان میں جمہوری وطن پارٹی اور اسلامی جمہوری اتحاد کی مخلوط حکومت تھی اور ہمارے ساتھ باقاعدہ طور پر ایک معاہدہ کیا گیا تھا کہ اس طریقے سے جب ہماری حکومت آئے گی اس میں ہم آپ کو صوبائی خودمختاری دیں گے اور ان تمام چیزوں پر انہوں نے ہم سے اتفاق کیا تھا - لیکن جناب جو پارٹی اپنے صوبے کے لئے تو اپنے ٹیلی ویژن سٹیشن اور بینک اور دوسری چیزیں فراہم کرنے کے لئے جدوجہد کرتی رہی وہ جب خود برسراقتدار آئی تو جناب ! بلوچستان اور دوسرے صوبوں کے وہ حقوق جو آئینی طور پر انہیں دستیاب ہیں ان پر بھی انہوں نے شب خون مارنے کی کوشش کی اور اس وقت ہم نہیں سمجھتے کہ اگر آپ اپنے صوبہ پنجاب کے لئے اپنا بنک چاہتے ہیں - اپنا ٹی وی سٹیشن چاہتے ہیں تو بلوچستان کو یہ حق بھی حاصل نہ ہو - سندھ کو ، صوبہ سرحد کو یہ حق بھی حاصل نہ ہو کہ وہ اپنے علاقے میں کہاں سڑک بنائے - کس طرح بنائے ، کس معیار پر بنائے اور کس طرح اپنے فنڈز خرچ کرے - اس پربھی اگر آپ قدغن لگاتے ہیں تو جناب یہ روز روشن کی طرح عیاں ہے کہ اس وقت جو آپ کے عزائم تھے جو آپ کے وعدے تھے وہ کچھ اور تھے اور اقتدار میں آنے کے بعد کچھ اور ہیں -

جناب چیئرمین! 1973ء کے آئین میں جو کنکرنٹ لسٹ تھی اور اس کے بارے میں واضح طور پر کہا گیا ہے کہ دس سال کے بعد اسے ختم کیا جائے گا - ٹھیک ہے آئین معطل ہوا - جس طریقے سے ہوا - جن کا ہاتھ تھا - اس بحث میں نہیں پڑنا چاہتا - لیکن اخلاقی طور پر آج اس کا کیا جواز رہتا ہے کہ آپ ان معمولی معمولی چیزوں کے لئے بھی

ان صوبوں پر قدغن لگائیں - نیشنل ہائی وے اتھارٹی ہے کیا چیز - یہ ہائی وے اتھارٹی رشوت کی ایک اور ہائی وے اتھارٹی قائم کرنا ہے - جناب چیئرمین ! میں آپ کے علم میں لانا چاہوں گا کہ یہ اتھارٹی باقاعدہ طور پر صرف ایک ڈائریکٹر بلوچستان میں بھیج کر اپنے من چاہے ٹھیکیداروں کے ساتھ معاہدے کرتی ہے اور جب میں قومی اسمبلی کا ممبر تھا، مجھے خود معلوم ہے کہ لسبیلہ روڈ پر انہوں نے جس انداز میں ٹھیکے دیئے بلکہ بلوچستان کے تمام اراکین سینٹ اس کے گواہ ہیں - میں جب خود وہاں پر پہنچا تو یہاں کے ڈی جی نے مجھے کہا کہ ایم این اے صاحب آپ ہماری سیکرٹری سے بات کریں - آپ کا حصہ آپ تک پہنچ جائے گا اور میں اس ایوان میں ذمہ داری کے ساتھ یہ بات کہتا ہوں کہ ہائی وے اتھارٹی کا ڈی جی ایک رکن پارلیمنٹ کو کہتا ہے کہ جناب آپ نے خواہ مخواہ زحمت کی ، آپ کا حصہ آپ کو پہنچ جائے گا جناب والا ! اس وقت سراب اور خضدار کے درمیان پل کی تعمیر کے لئے فیصل آباد کی کسی فرم کو ٹھیکہ دیا گیا تھا - اس کے ٹھیکیدار نے خود ہمارے پاس آکر یہ کہا کہ 35 لاکھ روپے ہم سے ہائی ویز اتھارٹی والوں نے لئے ہیں -

جناب چیئرمین صاحب ! اس وقت جب ہم صوبائی خودمختاری کی بات کرتے ہیں ، اقتصادی کونسل کی بات کرتے ہیں ، صوبوں کیلئے دیگر مراعات کی بات کرتے ہیں، تو اس ہائی ویز اتھارٹی کی اول تو تشکیل کی ضرورت ہی نہیں رہتی اور دوسری بات یہ ہے کہ ہم نے اس میں تین ترامیم آپ کے سامنے تحریری طور پر پیش کی ہیں اگر کوئی ایسی بات ہو تو اس کے لئے ضروری ہے کہ اگر بلوچستان کا مسئلہ ہو تو وہاں کے وزیر اعلیٰ صاحب اس کی صدارت کریں - اگر پنجاب کا مسئلہ ہو تو وہاں پر وائیں صاحب صدارت کریں - اس طرح کم از کم اپنے صوبوں کی روڈز اور ان کی صورتحال کے مطابق وہ فیصلہ کر سکیں گے - ایک تجویز یہ بھی ہے اگرچہ وہ ہم تحریری طور پر نہیں دے سکیں گے کہ ہم یہ چاہتے ہیں صوبائی سطح پر اگر اس کی تشکیل کی جائے تو جو آپ کونسل بنا رہے ہیں یہ مرکزی سطح پر اس کی نگرانی کرے - ان الفاظ کے ساتھ میں آپ کا شکریہ ادا کرتا ہوں -

جناب چیئرمین : جن معزز اراکین نے تقریر کرنی ہے وہ اپنے اپنے نام لکھوا دیں۔ اب عبدالرحیم صاحب -

جناب عبدالرحیم خان : جناب چیئرمین! میں آپ کا شکر گزار ہوں کہ آپ نے مجھے اس بل پر بات کرنے کا موقع دیا - جناب والا! اس معزز ایوان کے معزز اراکین

نے بہت اچھے نکات کی طرف توجہ دلائی ، اس بل میں خامیاں ہیں - میں بھی چند نکات کی طرف توجہ دلاؤں گا- ایک تو صوبائی خودمختاری کے حوالے سے اس میں کمزوریاں بتاؤں گا- شق 5 اور شق 7 کے حوالے سے صوبائی خود مختاری کے ضمن میں جیسا کہ یہاں معزز اراکین نے فرمایا ایک اتھارٹی جس کے پاس بنیادی طور پر communications کے بارے میں ، roads کے بارے میں اور خاص طور پر بڑے اہم راستوں کے بارے میں اختیارات ہوں گے یہ ان کی پلاننگ اور ان کی construction ان کی maintenance کے حوالے سے ان صوبوں کے اختیارات میں بھی مداخلت ہے - جناب حافظ صاحب نے فرمایا کہ صوبائی خود مختاری کے بارے میں ایک پارٹی نے وعدہ کیا تھا اور ہمیں امید تھی کہ وہ پارٹی برسراقتدار آ کر صوبائی خود مختاری کی protection کرے گی - میں ان کو اتنا یاد دلاؤں گا کہ حدیث شریف میں ہے کہ مومن کو بچھو دو بار ایک جگہ سے نہیں کاٹتا - وہ ایک تجربہ ہے کیونکہ ہمارا اپنا تجربہ ہے کہ اس پارٹی نے مسلسل صوبائی خود مختاری کے خلاف کام کیا ہے - دس بارہ سال سے مارشل لاء کی حمایت کرنا اور آٹھویں ترمیم کی حمایت کرنا ، یہ تمام ایسی چیزیں ہیں جو کہ صوبائی خود مختاری کے خلاف تھیں لیکن ہمارے دوستوں نے پتہ نہیں سادہ لوحی میں ، کیسے ان پراعتبار کیا کہ وہ پھر صوبائی خود مختاری لائیں گے - ان لوگوں نے تو بارہ سال صوبائی خود مختاری کے خلاف کام کیا تو میں اتنا عرض کروں گا کہ

ع اے باد صبا این همہ آوردہ تست

آپ لائے ہیں ، آپ اس پارٹی کو برسراقتدار لائے ہیں جس سے اب آپ گلہ کر رہے ہیں بہرصورت صوبائی خودمختاری کے حوالے سے اس بل میں کمزوریاں ہیں اور ہم پھر اس میں ترامیم پیش کریں گے اور دوسرا پہلو بنیادی حقوق کے حوالے سے ہے، اس میں پروفیسر خورشید احمد صاحب نے بہت اچھا نکتہ پوائنٹ آؤٹ کیا ہے - شق 13 کے مطابق اتھارٹی کے جو لوگ ہیں اتھارٹی کے جو high ups ہیں ان کو اختیار ہے کہ کسی شخص کو جو سروس میں ہو کوئی وجہ بیان کئے بغیر صرف دو ماہ کی پیشگی تنخواہ دے کر نکال سکتے ہیں - یہ بنیادی حقوق کے بھی خلاف ہے اور مجموعی طور پر انسانی حقوق کے بھی خلاف ہے اور پھر شق 17 کے تحت ان کو یونین سازی کا حق نہیں دیا جا رہا - جو لوگ اتھارٹی میں کام کریں گے ان کو یونین سازی کا حق نہیں ہے بلکہ ان کا یہ حق ختم کر دیا گیا ہے - میں مزید دلائل اور تفصیلات پیش نہیں کروں گا البتہ اتنا کہوں گا کہ خواہ کوئی اتھارٹی کتنی ہی sensitive ہو وہاں یونین سازی کا حق آج بھی انسانی حق کے طور پر تسلیم کیا گیا ہے اور ہمارے بنیادی حقوق میں بھی ہے کہ ہم اپنے حقوق کی حفاظت کے لئے ایسوسی ایشن کی تشکیل کر

سکتے ہیں - لہٰذا اس حوالے سے یہ دو بنیادی پہلو ہیں اور اس حوالے سے ہم حکومت سے اگرچہ یہاں حکومت کا کوئی نمائندہ نہیں بیٹھا ہے ، کوئی وزیر صاحب نہیں بیٹھے ہیں ، استدعا کریں گے کہ آپ اس پہلو سے اس کی اصلاح کریں اور ہم نے جو ترامیم پیش کی ہیں ان کو منظور کیا جائے اور اس میں وہ شامل کر دی جائیں تا کہ ہم ایک ایسا بل بنا سکیں جو بنیادی حقوق اور صوبائی خودمختاری کی حفاظت کر سکے اور مجموعی طور پر بہتر ہو سکے -

جناب والا! یہاں جو سڑکیں دی گئی ہیں ان کے بارے میں شیڈول پارٹ I سیکشن 2 (جی) میں Highways یا Strategic roads کے حوالے سے چترال سے گلگت تک ایک سڑک اور ژوب سے براستہ کھجوری کچھ تا ٹانک سڑک کو بھی اس میں شامل کیا جائے ، بڑی مہربانی -

جناب چیئرمین : شکریہ! حسن اے شیخ صاحب -

Mr. Hasan A. Shaikh: I was almost shocked to see this Bill. I never thought that the Government which is talking of عدل judiciary, powers of judiciary, will try to avoid judiciary in respect of this Bill and this is exactly what the Government seems to have done. If you see Sir, Section 30, it says :-

> "Nothing in this Act shall be construed as imposing upon the Authority either directly or indirectly any duty enforceable by proceedings before any court."

Therefore, they have avoided the jurisdiction of the court in respect of the working of this Authority. A most disgraceful, almost a shameful attitude being taken in respect of public duties. This is a public duty. Why should the people not go to the courts and get the law enforced through the court of law? This is really surprising. I was surprised to read this. I never thought people who talk of justice would do this . The Law Minister fortunately is now present. He

should see this section 30 again and say whether this section 30 goes with his pronouncements and declarations made from time to time about the authority of judiciary in this country.

Then Sir, "no suit or prosecution or other legal proceedings shall lie against the Authority, Chairman, or any member, officer, servant, expert or consultant of the Authority in respect of any damage caused or likely to be caused or anything done, or intended to be done in good faith under this Act or the rules and regulations." Now, all this exemption to the Chairman, to the members, to the servants, to the people working in the Authority seems that they do not want the people to go to a court and get justice.

Now, they are talking of this highway which is an apology for highway, Sir. If you go to any of these places; I have gone to one or two places and it is just an apology for a highway. If they want the highway they should really work for it. They are taking money from outside, they have taken loans. I do not know, I cannot contradict Hafiz Sahib. He made certain statement. I am not aware of the statement but if that is correct, they should hold an inquiry to find out who did it and if they find out the correct man, then they should punish him.

Again Sir, section 17 which has already been referred to by other colleagues of mine, nothing contained in the Industrial Relations Ordinance 1969, shall apply to or in relation to the Authority. True, Sir, this is an Authority which has got many officers where there is only a Chairman working as almost a dictator. Is there any justification for Chairman being invested with all the authority and not allowing the collective bargaining agent to function, not allowing the employees

to form a union or allowing the employees to get their own rights. I think this is something which the Government should look into it and if they, of course, want to streamline the rules then it is for them to decide. I think I will not support such a measure with these two provisions.

Mr. Chairman: Thank you. Syed Iqbal Haider.

Syed Iqbal Haider: Thank you, Mr. Chairman. I will not take much of your time because much has been said on this Bill previously. I would only draw attention of this august House to two points that are of grave concern for us. Absolute discretion in the hands of the Authority in dealing with its employees is not desirable. That discretion should be subject to rules to be framed by the Federal Government. This is my earnest appeal. Though we are in minority but I appeal to the Law Minister that even for the functioning of the Authority it would be imperative that no absolute discretion is conferred in the hands of any person.

Mr. Chairman, the second point is that rights of the workers and the labour must be protected and ensured and discrimination sought under this Bill by seeking that IRO shall not be applicable to the Authority is most undesirable and condemnable. I would say because this is the law of the land and the law of the land should be applicable and available to all citizens. To seek that it should not apply to the workmen employed by the Authority is openly an indication that the workers rights will be suppressed and they will be dictated by the employer. I think, in all fairness the workers are entitled to the rights of a union, to the labour rights, to the benefit and privileges guaranteed under the IRO and the other Labour Laws

and the application of any Labour Law should not be excluded in the Authority. These are the two major points that I wanted to make, Sir.

Mr. Chairman: Thank you very much, Iqbal Sahib. Next Pir Barkat Sahib.

سید برکات احمد شاہ : شکریہ جناب والا! میری جو observations ہیں وہ کسی حد تک general nature کی ہیں - میں آپ کی توجہ رولز آف بزنس کے قاعدہ 85(2) کی طرف مبذول کرانا چاہوں گا -

It reads like this:

"....The President may order the publication of any Bill together with the statement of objects and reasons accompanying it before its introduction...."

اس میں ، میں یہ عرض کرنا چاہوں گا کہ سینٹ میں یہ جو بل پیش کیا گیا ہے اس کے ساتھ کوئی objects and reasons جو ہیں وہ نہیں دیئے گئے ہو سکتا ہے جس وقت یہ بل اسمبلی میں پاس کیا گیا تھا اس وقت اس قسم کی کوئی سٹیٹ منٹ آئی ہو -----

جناب چیئرمین : نہیں ساتھ لگی ہو گی یہ بل جو آپ کے پاس ہے اس کا صفحہ 6 دیکھیں -

سید برکات احمد شاہ : ٹھیک ہے میں نے اس پر غور نہیں کیا لیکن میرا کہنے کا اصل مقصد یہ تھا ہمیں اس چیز کا علم نہیں ہے اس بل کے پیش کرنے کے کیا فوائد ہو سکتے ہیں ، کس لئے پیش کیا گیا ہے کیونکہ اس سے پہلے بھی ان کی ایک اتھارٹی موجود تھی ، ایک بورڈ موجود تھا تو کیا ضرورت پیش آئی کہ اس بورڈ کو ختم کرکے یہ اتھارٹی قائم کی جا رہی ہے - کیا کام زیادہ ہو گیا ہے یا بورڈ کا جو کام تھا وہ تسلی بخش نہیں تھا۔ اس کے متعلق ہمیں کچھ علم نہیں ہے یا یہ ہے اس کے کیا فوائد ہوں گے - میں سمجھتا ہوں یہ بہتر ہو گا کہ جب بھی کوئی نیا بل پیش کیا جائے اس کے ساتھ ایک سٹیٹ منٹ ہونی چاہیئے۔ اس کی باقاعدہ presentation ہونی چاہیئے - یہ بتانا چاہیئے کہ اس بل کو پیش کرنے کی کیا ضرورت پیش آئی تھی - میں اس پر صرف یہی عرض کرنا چاہوں گا یعنی

بورڈ کی جو کارکردگی اب تک رہی ہے جس کا ہمیں تھوڑا بہت علم ہے وہ بالکل غیر تسلی بخش رہی ہے - ہماری جو دو تین بڑی سڑکیں ہیں گرینڈ ٹرنک روڈ یا جو ہماری سلک روڈ ہے اس کی حالت کوئی بھی دیکھے ، اخباروں میں بھی نکلتا رہتا ہے کہ اس کی حالت اتنی ناگفتہ بہ ہے کہ شاید ہی کسی اور ملک کی main roads کی یہ حالت ہوگی - ایک چیز جو غالباً آپ نے بھی نوٹ کی ہوگی، جی ٹی روڈ پر میں نے جہلم سے پنڈی تک بہت دفعہ سفر کیا ہے - میں سمجھتا ہوں کہ یہ دنیا کی شاید ایک ہی میجر روڈ ہوگی جس پر پچھلے چالیس سال سے کوئی سنگ میل نہیں ہے - ان حالات میں اگر بورڈ کی کارکردگی صحیح ہے اور اب انہی لوگوں کو پروموٹ کر کے اس کی اتھارٹی بنانا چاہتے ہیں تو اس سے کیا فائدہ حاصل ہوگا، کم از کم ہمیں ان چیزوں کا علم ہونا چاہیئے اس سے پہلے کہ ہم اس بل کے اوپر بحث کر سکیں -

جناب والا! دوسری چیز جو میں عرض کرنا چاہونگا، پہلے سپیکرز نے بھی اس چیز کی طرف آپ کی توجہ مبذول کرائی ہے کہ ان کے جو ریکروٹمنٹ رولز ہیں وہ کافی تبدیل ہوچکے ہیں میں اس بل کا سیکشن 15 جو ہے اس میں لکھا ہوا ہے -

"Chairman etc. to be deemed to be public servants"

اگر یہ سارے آدمی پبلک سرونٹس ہوجائیں گے تو جو رولز عموماً پبلک سرونٹس پر لاگو ہوتے ہیں اس میں right to be heard بھی ایک رول ہے جو اس وقت گورنمنٹ سرونٹ کے پرولجز ہیں اس میں یہ بھی پرولج ہے، آپ بغیر کسی کو سنے سروس سے نہیں نکال سکتے - میں سمجھتا ہوں کہ یہ جو کلاز ہے اس کے ماتحت کسی کو بھی بغیر hearing کے نکال سکتے ہیں وہ آپس میں ایک جیسی کلاز نہیں بنتیں اگر ہم کلاز 15 پر depend کریں اس سے بھی ہر ایک کو پرولج مل جاتا ہے جو بھی ان کی ملازمت پر ہو گا اس کو حق ہو گا کہ He can be heard.

تیسری بات جو میں مختصراً یہ عرض کرنا چاہتا تھا کہ یہ تجویز پیش کی گئی ہے کہ صوبائی حکومتوں کو ان کا برابر کا حصہ نہیں مل رہا - میں سمجھتا ہوں کہ یہ کہنا درست ہے صوبائی حکومتوں کو اسکے ساتھ associate ضرور ہونا چاہیئے لیکن ایک نیشنل ہائی وے جو ہے وہ ہر ایک صوبے کے لئے علیحدہ علیحدہ کردی جائے تو غالباً اس پر کافی confusion ہوگی - ہر ایک صوبہ اپنی اپنی definition بنائے گا کہ اس کی چوڑائی 20 فٹ ہونی چاہیئے یا 40 فٹ ہونی چاہیئے - آپ کو ایک جگہ سے دوسری جگہ سفر کرتے ہوئے یہ مشکل پیش آئے گی- یہ بھی ہو سکتا ہے کہ جب کہیں ٹول ٹیکس لگانا پڑے تو ایک صوبہ ایک فیصلہ کرے اور دوسرا

صوبہ کچھ اور فیصلہ کرے اس لحاظ سے یہ desirable ہوگا کہ صوبوں کو associate کیا جائے لیکن نیشنل ہائی وے پر وفاقی حکومت کے ماتحت ہی کام ہونا چاہیئے - شکریہ !

جناب چیئرمین : ظریف مندوخیل صاحب -

جناب اعجاز علی خان جتوئی : پوائنٹ آف آرڈر -

جناب چیئرمین : جی فرمایئے -

جناب اعجاز علی خان جتوئی : جناب والا! ابھی جو ہمیں revised allotment of days ملا ہے اسے دیکھ کر ہمیں خوشی ہوئی ہے ، اور میں سمجھتا ہوں کہ پارلیمانی روایات بھی یہی ہیں کہ روزانہ sittings ہونی چاہئیں کیونکہ اس ملک کے دس گیارہ کروڑ عوام اگر روز کام کرتے ہیں تو ہمیں بھی روز کام کرنا چاہیئے لیکن جب آپ اس سے پہلے کا شیڈول دیکھیں تو یہ دیکھ کر دکھ ہوتا ہے کہ ہفتے میں دو تین دن سٹنگ نہیں ہوتی - میں آپ کی وساطت سے حکومت سے مودبانہ گزارش کرنا چاہتا ہوں کہ یہ آرڈر آف دی ڈے جو شریعت بل کے متعلق ہونے کے بعد آج ہی جلدی جلدی بن گیا ہے ، اسی طرح آئندہ کے لئے اہتمام کیا کریں کہ سینٹ کی سٹنگ روزانہ جب نیشنل اسمبلی کا اجلاس ہو رہا ہوتا ہے تو پھر ہم کسی شمار میں ہی نہیں ہوتے ہیں ، ساری اہمیت اسی کو دی جاتی ہے - یہ جو آج انہیں نے شریعت بل کی وجہ سے آرڈر آف دی ڈے مرتب کیا ہے ، میں آئندہ امید کروں گا کہ اسی طرح سے ہماری سینٹ کی روز میٹنگ ہوا کرے گی - اس میں پرائیویٹ ممبرز ڈے کو بھی ختم کر دیا گیا ہے -

جناب چیئرمین : جب یہ سٹنگ ترتیب دی جاتی ہیں تو میرا خیال ہے کہ دو تین چیزوں کا خیال رکھنا چاہیئے - ایک تو بات یہ ہے کہ ضرورت کتنی ہے - دوسرا ممبروں کو convenience ہو ، تیسرا یہ ہے کہ جو بھی وقت ہو ، اس کو اچھی طرح سے utilize کیا جائے - اگر آپ کے پاس بزنس ہے تو ہمیں وقت ملنا چاہیئے کہ ہم اس پر بحث کریں - مجھے یقین ہے کہ وزیر صاحب ، انہی چیزوں کو مد نظر رکھتے ہوئے اس قسم کا ایجنڈا بنایا کریں گے -

جناب اعجاز علی خان جتوئی: جناب والا! میں عرض کروں گا کہ بہت ہی اہم

بزنس اس ہاؤس میں پنڈنگ ہے جو پہلے آجانا چاہیئے تھا ، اس پر ہم ابھی بحث نہیں کر پائے ہیں - کافی رپورٹیں ہیں جو یہاں ہاؤس میں properly lay ہوئی ہیں ان پر بحث کرنا ہے - لیکن ادھر صورت حال یہ ہے کہ جو اتوار کا پرائیویٹ ممبرز ڈے تھا ، اسے بھی ختم کر دیا گیا ہے اور یہ اس لئے ختم کیا گیا ہے کہ شریعت بل پر بحث کرنی ہے - میں جناب والا! شریعت بل کی اہمیت کو چیلنج نہیں کرتا یہ اہم بل ہے -

جناب چیئرمین : پرائیویٹ ممبرز ڈے ختم کرنے کے لئے غالباً کوئی موشن بھی موو ہوگا یا کہ نہیں -

جناب اعجاز علی خان جتوئی : جناب ، کس کے بارے میں ،

جناب چیئرمین : یہ جو آپ کہہ رہے ہیں کہ پرائیویٹ ممبرز ڈے ختم کیا گیا ہے اس کے لئے باقاعدہ موشن آئے گی جسے ہاؤس منظور کرے گا تو تب ہی اسے ختم کیا جا سکتا ہے -

جناب اعجاز علی خان جتوئی : میں آپ کے سیکرٹریٹ کو مبارک دیتا ہوں کہ ان میں اچھی خاصی پراگریس آگئی ہے - ابھی پانچ دن پہلے فیصلہ ہوا ہے اور یہاں آرڈرز آف دی ڈے بن کر آبھی گیا ہے ، سارا آرڈرز آف دی ڈے ریوائز ہوگیا ہے کہ اتوار کو سٹنگ ہوگی - آپ نے اسکے بارے میں ابھی فیصلہ کیا تھا -

جناب چیئرمین : یہ جو اتوار والی بات ہے اس کے بارے میں جب تک باقاعدہ موشن موو نہیں ہوگی اسے بطور پرائیویٹ ممبرز ڈے ختم نہیں کیا جا سکتا -

جناب اعجاز علی خان جتوئی : جناب والا! میں عرض کرتا ہوں کہ آپ آرڈرز آف دی ڈے کی کاپی ذرا دیکھ لیں - اس میں پرائیویٹ ممبرز ڈے کے اوپر گورنمنٹ بزنس لکھا ہوا ہے -

جناب چیئرمین : میرا خیال ہے کہ انہوں نے اپنی طرف سے تجویز کیا ہے لیکن جب تک ہاؤس اسے منظور نہیں کرے گا ، یہ نہیں ہوسکتا ہے -

جناب اعجاز علی خان جتوئی : جناب آرٹیکل 6 کی زد میں آ گیا ہوگا۔

جناب چیئرمین : نہیں ، کوئی ایسی بات نہیں - آپ اسے رہنے دیں -

چوہدری امیر حسین : جناب چیئرمین ، گورنمنٹ کی طرف سے تجویز ہے کہ اس کے بدلنے میں کوئی اور دن پرائیویٹ ممبرز ڈے کے لئے رکھا جائے -

Mr. Chairman: Sunday cannot be changed unless the House approves.

چوہدری امیر حسین : پوائنٹ آف آرڈر - جناب والا! جب تک حسب ضابطہ موشن منظور کرکے ہاؤس اس کے بدلنے کی اجازت نہیں دیتا ، یہی پرائیویٹ ممبرز ڈے رہے گا -

جناب چیئرمین : انہوں نے ایک تجویز آپ کو بھیجی ہے -
that if the House approves this is going to be......

چوہدری امیر حسین : چنانچہ ہم اسی سیشن میں پرائیویٹ ممبرز ڈے اس کے بدلے میں کوئی اور دن شریعت بل کے پاس ہونے کے بعد ہی دیں گے -

Mr. Chairman: On Saturday we will take up this matter.
جی ، ظریف مندوخیل صاحب ،

شیخ ظریف خان مندوخیل : جناب چیئرمین ! میں آپ کا شکریہ ادا کرتا ہوں کہ آپ نے مجھے موقع دیا - صاحب ! یہاں مجھے کاغذوں میں ہائی وے کانام نظر آیا ہے لیکن میں آپ کی خدمت میں گزارش کروں گا اور اس ہاؤس کی خدمت میں گزارش کروں گا کہ ہماری طرف صرف بورڈ ہیں لیکن ہائی وے نہیں ہے - کوئٹہ سے ژوب تک 205 میل لمبی سڑک ہے - اس پر آپ سفر کریں تو آپ کو معلوم ہوگا کہ سڑک کی کیا حالت ہے - میں گورنمنٹ سے کہتا ہوں کہ اس نے جو یہ چمن روڈ بنایا ہے ، اس کو ٹریکٹر سے سنگل روڈ میں تبدیل کرے -کیونکہ سنگل روڈ جو ہے وہ ہم اپنے ہاتھ سے یا مزدوروں سے ٹھیک

کروا لیتے ہیں - اب جو سڑک ہے اس پر ڈبائی تین گھنٹے کا سفر 9 گھنٹے میں ہوتا ہے - اس لئے ہم اس ہاؤس سے درخواست کرتے ہیں کہ یہ حکومت سے کہے کہ اگر ہائی وے والے اس سڑک کو بنا سکتے ہیں تو بنائیں ورنہ رہنے دیں - پہلے ہائی وے والوں نے ہمیں سڑکیں نہیں دیں اور اب صوبائی خودمختاری کہ کرصوبے والے ہمیں یہ 45 سال تک سڑک نہیں دیں گے ، اس طرح سے ایک دو صدیاں گذر جائیں گی -

2 - ژوب ، مرالی خیل ، مغل کوٹ ، کھجوری کش ، سٹانگ تک ہائی وے دیا جائے اس کے بارے میں 1985ء سے کہا جا رہا ہے کہ یہ منظور ہو گئی ہے- اگر یہ بن جاتی ہے تو ہمارا سفر آدھا رہ جائے گا -

3 - ژوب سے لورالائی تک 114 میل سڑک ہے اگر یہ (پکی) میٹلڈ بن جائے تو اس پر بہت کم وقت میں سفر کیا جا سکتا ہے - ہماری طرف سڑکوں پر جن لوگوں کو ملازم رکھا گیا ہے ، ان کو لاکھوں روپے ادا کئے جاتے ہیں ، یہ پتہ نہیں ان کو ہائی وے والے دیتے ہیں یا صوبہ والے دیتے ہیں - لیکن ان لاکھوں روپے کے ادا کرنے کے باوجود بھی ہمیں سڑکوں پر مزدور نظر نہیں آتے ہیں - اگر ہم اس ملک کے رہنے والے ہیں تو ہمیں بھی اچھی سڑکیں دی جائیں - ہم یہ نہیں کہتے کہ ہمیں حیدر آباد سے کراچی والی سپر ہائی وے دی جائے اور نہ پنجاب کی سپر ہائی وے چاہیئے - ہم چاہتے ہیں ہماری جو سڑکیں بارہ فٹ کی ہیں ان کو بیس یا پچیس فٹ تک چوڑا کرایا جائے تاکہ سرحد اور بلوچستان کے درمیان آمدورفت میں آسانی ہوسکے - سڑکوں کے لئے صرف روپہ آتا ہے اور وہ خراب ہوتا ہے - وہ آفیسروں کی اور کلرکوں کی تنخواہ کی نذر ہوجاتا ہے - اس لئے اس مسئلہ پر توجہ دیں اور 43 سال کے بعد ہماری حالت پر رحم کریں ، شکریہ!

جناب چیئرمین : شکریہ - میر عبدالجبار صاحب -

میر عبدالجبار : جناب چیئرمین! میں آپ کا از حد ممنون ہوں کہ آپ نے مجھے وقت عنایت فرمایا - اس زیر بحث بل کی ترامیم کے بارے میں مجھ سے قبل اس ایوان کے فاضل ممبران نے جن عالمانہ خیالات اور آراء کا اظہار فرمایا ہے ، اس کے بعد میرے عرض کرنے کے لئے کچھ باقی نہیں رہ جاتا تاہم میں بلوچستان کے حوالے سے ، ان چھ ترامیم میں سے جو اس بل میں کی گئی ہیں ، یا کی جانی ہیں ، صرف ایک ترمیم کے متعلق یعنی دفعہ 5 کی ذیلی شق 1 (9) کے متعلق عرض کروں گا -

جناب والا! یہ ملک خداداد اپنی چار اکائیوں کی وجہ سے ہی ملک پاکستان کہلاتا ہے اس پر ہمیں فخر ہے کہ ہم پاکستانی ہیں - رقبہ کے لحاظ سے اس خدا داد مملکت کا سب سے بڑا صوبہ یا اکائی بلوچستان ہے - جس کا حدود اربعہ کچھ یوں ہے کہ شمال میں افغانستان ہے، مغرب میں ایران ہے - جنوب میں بحیرہ عرب ، شمال مشرق میں پنجاب اور جنوب مشرق میں سندھ ہے - بلوچستان کا بحیرہ عرب کی طرف سے جو سمندری راستہ ہے ، وہ گیٹ وے کے مترادف ہے ، کہنے کا مقصد یہ ہے کہ بلوچستان کی تمام شاہراہوں کی تجارتی افادیت اپنی جگہ پر مسلمہ ہے مگر سیاسی اور دفاعی ضروریات کو ہر گز نظرانداز نہیں کیا جاسکتا ہے اور اس سے کسی پاکستانی کو انکار نہیں۔ان دفاعی ضروریات کے لئے اس وسیع و عریض صوبہ کی ایک ہزار سات سو میل لمبی شاہراہوں کو موٹر وے بنانا از بس ضروری ہے۔ ان شاہراہوں کی حالت جناب والا ناگفتہ بہ ہے - سالہا سال سے ان پر کام نہیں ہوا - ان کی مرمت تک نہیں ہوئی ، ان شاہراہوں پر جگہ جگہ ٹوٹی پھوٹی موٹریں اور بسیں کھڑی ہیں - کسی کا کچھ اور کسی کا کچھ ٹوٹا ہوا ہے وہ صرف اسلئے کہ روڈ ہی خستہ اور ہرگز گاڑیوں کے چلنے کے لئے موزوں نہیں ہے - اس سے قبل اس بورڈ میں بلوچستان کی مکمل نمائندگی نہیں تھی اب دفعہ 5 (5) میں ذکر ہے کہ قومی اسمبلی اور سینٹ سے اس بورڈ میں نمائندے لئے جائیں گے - یہ نہایت ہی احسن اقدام ہے اور میں سمجھتا ہوں اسے یقیناً ہونا چاہیئے اور اگر ممکن ہو تو ممبران پارلیمنٹ کی اس سے بھی زیادہ نمائندگی ہو تو بہتر ہوگا - شکریہ -

جناب چیئرمین : شکریہ سید حامد رضا گیلانی صاحب -

مخدوم سید حامد رضا گیلانی : جناب چیئرمین! میں مختصر ایک دو نکات پیش کرتا ہوں - اول تو یہ کہ جو ہائی وے اتھارٹی بن رہی ہے یہ اس لئے ضروری ہے کہ اس وقت ہمارے ملک میں دیگر چیزوں کے علاوہ ہائی ویز کا ہونا اور صحیح ہونا بہت لازم ہے - یہ ہماری ترقی اور تجارت کے لئے ، مختلف مقاصد کے لئے ، آمدورفت کے لئے یہ بہت ضروری ہے اور اس بات پر میں حکومت کو مبارک دیتا ہوں کہ انہوں نے یہ بڑا اچھا اور پروگریسو اقدام لیا ہے -

جناب والا! اس بل کے اندر چند خامیاں بھی ہیں جو میں چاہتا ہوں کہ آپ کی وساطت سے ایوان کے سامنے لاؤں - آج کل جبکہ اس ملک کے اندر اور دنیا کے دیگر ممالک کے اندر حقوق کی باتیں ہو رہی ہیں - جب اس ملک کے اندراسلامی شریعت کی باتیں

ہو رہی ہیں اور بل کیا ہے ، حقوق کے سوا تو کچھ بھی نہیں - ان حالات کو مد نظر رکھتے ہوئے اس وقت ایک ایسا بل پیش کرنا جس کے اندر کارکنوں یا اہلکاروں کے حقوق نہ ہوں ، ان کی یونین نہ بن سکے ، انہیں سماعت کاحق دیئے بغیر برخاست کر دیا جائے اور پھر ان کو اپیل کا حق نہ دیا جائے تو میں سمجھتا ہوں کہ یہ کالا قانون گنا جائے گا -

دوسری بات یہ ہے کہ اس کام کو زیادہ آسان کرنے کے لئے سینٹ اور قومی اسمبلی کے علاوہ ہر صوبے سے وزیر متعلقہ یعنی منصوبہ بندی ، ہائی ویز یا پی ڈبلیو ڈی کے وزیر کو بھی اس میں شامل کر لیں تو یہ کام آسان ہو جائے گا - ہر صوبے کا اپنا مزاج ہے اگر صوبے کی مناسب نمائندگی ہوگی تو میں سمجھتا ہوں کہ ان کی بہت ساری تکالیف رفع ہو سکتی ہیں -

تیسری بات یہ ہے کہ بورڈ کی اہمیت سے پتہ چلتا ہے کہ وزیر اعظم صاحب خود کو اس کا چیئرمین تصور کرتے ہیں - مجھے خدشہ یہ ہے کہ وزیراعظم صاحب کی مصروفیات زیادہ ہیں- میں سمجھتا ہوں کہ وزیر اعظم ہونے یا رہنے کے لئے 24 گھنٹوں میں سے کم ازکم 28 گھنٹے اس کے لئے چاہئیں - ایک اتھارٹی کا چیئرمین ہونے سے اتھارٹی کی اہمیت کا تو پتہ چل گیا لیکن پورا وقت نہ دے سکیں گے - میں سمجھتا ہوں کہ سرپرست بے شک خود بن جائیں لیکن اس کا چیئرمین وہ ہونا چاہئیے جو 24 گھنٹے کام کرسکے چاہے کسی وزیر کو بنا دیں یا کوئی منتخب چیئرمین بنا دیں یا سول سروس سے بنا دیں یا وہاں سے بھی بنا دیں - خود سرپرست بن جائیں اور چیئرمین جو ہے وہ کسی ایسے آدمی کو بنائیں جو 24 گھنٹے اس طرف توجہ دے سکے - یہ دو تین نکات تھے جو آپکی خدمت میں پیش کرنے ضروری تھے - شکریہ !

Mr. Chairman: Now, we conclude the discussion in this matter. Fakhar Imam Sahib, would you like to say something before I put the motion before the House.

Syed Fakhar Imam: Thank you Mr. Chairman. Mr. Chairman, I have benefited a great deal from the learned honourable Senators regarding this Bill for the creation of National Highways Authority and four or five major points have been raised. The basic issue has been that why the creation of such an Authority instead of

Board is necessary. There is a depth in the question and rightly too that what was the need of creating an Authority when a Board has been in existence for 12 years. Sir, it has come out in the debate that alongwith energy, education, means of communications are one of the most important aspects of development in any modern country or modernizing country or developing country such as Pakistan and we have seen that our road network needs much to be desired. Now, we have two aspects of this matter, one aspect which has been gone into and which I will deal later on that why even the Federal Government is handling the National Highways, that question I will take up later. But that was settled in the Constitution itself and now when the Federal Government has this particular responsibility and duty upon it, it should do it in an effective and in an efficient way. Therefore, the need for setting up this Authority, the bottlenecks though primary too, which the Board was not able to overcome, one bottleneck was that of financing. Because most of the projects of the National Highways Board used to go to the DDWA (the Departmental Development Working Authority) which would sanction loans of upto Rs. 20 million and then to the CDWP after 60 million and beyond that to the ACNEC. In this particular Authority the sanction inherently empowers the Authority upto Rs. 60 million. So, this is one of the major difference; the second is the procedural and organizational aspect which the Authority would have within it and this is perhaps the second such institution or Authority in which the Prime Minister himself will be heading the Authority. In most of the other Boards it is either the Minister or somebody else who had such authorities or institutions. So, the importance can be seen whereby the council is headed by the Chief Executive of the country himself alongwith three other key Ministers i.e. the Minister for Communications, the Minister for Finance, the Minister for Planning alongwith the Chairman of the

Authority who will be the members, Secretary and in order that there should be an adequate representation from the Majlis-e-Shoora, Parliament and an honourable Member from both the National Assembly and the Senate are also members of this particular council.

It was mentioned, Mr. Chairman, whether the working of this Authority would be proper or not and my friends specially from some of the provinces discussed quite at length the way the Board and the Authority have been functioning upto now. I will come to that later but one thing that I want to specify is the 4th Schedule of the Federal Legislative List [under Article 70 (4)] which enlists National Highways and strategic roads with the Federal Government. So, this is a constitutional provision. There is no encroaching upon the Provincial Government. If the honourable members so desire, they can always change this inherent power of the Federal Government; if they feel that the Federal Government should not be looking at this particular aspect of strategic roads and federal roads and therefore, these particular eight roads I have the map with me, the map is also given as a part of the Bill that approximately 6600 kilometers are the roads - strategic roads and the National Highways which are today rested with the Federal Government. Now, one can question whether the roads' quality is not what it should be as compared to other countries and I for one could go alongwith that, that perhaps the quality has not been in consonance with the standards and specifications which are found in most of the countries and the reasons according to the Ministry are that the roads which were constructed some of them ten, fifteen years ago, were not constructed in accordance with the road traffic which has risen up especially in the last ten years and some of the pavements which were built. Because our technology is based on export technology is not built on the concrete technology, there are

two major types of technologies which are used in different parts of the world. Our roads unfortunately have not been holding up quite so well with the volume of traffic but has come up and of course the other factor which goes in road making is the quality and the type of soil that has a major effect on the road making technology and the technology which inherently is held up with it. So, these two aspects I would concede that sometimes the quality and specifications are not in harmony with the momentum of the traffic that has been grown up but according to item No. 34 as it stands Sir, inherently this is a Federal function and I don't think that there is encroachment as because many of my colleagues have said that this is encroaching upon provincial autonomy. I think this Government after many years has resolved two major issues - one through the Council of Common Interests i.e. regarding the water distribution, which many governments were afraid of resolving. This government is proud to have resolved that.

The second issue is regarding the National Finance Commission - which inherently again many governments were afraid of resolving, this government has resolved two very major issues. As far as sharing of powers, functions, duties and finance is concerned between the federation and the provincial governments, so to use this as an excuse or to say that the Federal Government is encroaching, I, Mr. Chairman, do not agree with my colleagues here at all on this.

The third major issue which was raised regards the employment and the Industrial Relations Ordinance which was mentioned by most of my colleagues. I would read out Article 17 of the Constitution to you Mr. Chairman;

> "Every citizen shall have the right to form associations or unions subject to any reasonable restrictions imposed by law in

the interest of sovereignty or integrity of Pakistan, public order or morality."

This is what Article 17 says. Clause (3) of sub-section 1 of IRO, 1969, lays down that :-

".....to any person employed in the Administration of the State other than - as I mentioned - will not be governed under IRO, 1969. Under the National Highway Ordinance, Clause (13) service under the Authority has been declared to be the service of Pakistan, and employees of the Authority are deemed to be civil servants."

Therefore, IRO 1969 would not be applicable to the employees of NHA. It was for this very reason, Mr. Chairman, that the NHEU was earlier declared illegal by the court as was conceded by one of my colleagues. Against that judgement given on 18-6-1986, yes, it is true that they did file appeal to the higher court and the higher did not come up with a subsequent judgement setting aside the earlier one.

Moreover, Mr. Chairman, no labourers as such are employed directly by the National Highways Authority. The Highways Authority carries out its function of maintenance and development through contracts and the labour is employed by the contractors. Most of the employees of the NHA are the clerical establishment and engineers. Furthermore the National Highways Authority does not have revenues of its own such as WAPDA has, PIA has, T&T and Railways have, inherently it does not have and, therefore, these demands could not be met as such by the National Highways Authority.

The other aspect was mentioned by my honourable colleagues

about increasing the members on the Board and the provinces to be directly involved with that. Mr. Chairman, the Highways Authority when it works in the provinces where the roads are, remains constantly in touch with the respective departments, be it PWD,C&W or other concerned departments. Therefore, as I have said, inherently it is the Federal Government subject, we have adequate representation of the honourable Prime Minister who represents both Houses of Parliament, the three Ministers concerned as well as two honourable Members, one representing the Upper House; one representing the Lower House, it is upto the honourable Members but as far as I can see adequate representation has been given to all corners of Pakistan on the particular executive board.

Mr. Chairman, one of the point raised by one of my colleagues here was that why were not other roads taken up by the National Highways Authority. On the one hand the argument was that there should be more provincial control and then we were told that perhaps there were other areas which could be taken up. Well this again would have to be done in coordination with the provinces and of the Cabinet to see whether such proposals could be taken up and there again one of the limitations is fund. But one aspect is coming up those nine areas of funding which have been shown in this Bill. There are nine ways that the Authority will raise fund, one of them is toll tax which has been introduced on this particular way and perhaps with the first motor way, we hope will come in this country in the next two to three years that such motor ways do come up and we have modernized ways of communicational transport in this country. Then if the Authority we hope become financially viable, feasible, it may be able to, if the members so desire, and if there is a demand both within the provinces and within the federation, the Authority may well

take up more roads and more work and more development. Therefore, my plea would be Mr. Chairman, that the points which were raised by my colleagues and there was one raised about Section 30 about indemnity, I think, most of the authorities I have the Clause here from the WAPDA - 'no suit prosecution or other legal proceedings shall lie against the Authority, the Chairman, members, officers and servants of the Authority in respect of anything done or intended to be done in good faith under this Act' - the words are - in good faith, it is almost a replica, produced, reproduced here in the National Highways Authority from the WAPDA Act.

Mr. Chairman, so I would appeal to my honourable colleagues that if they would perhaps look upon this from this point of view and if there is some further discussion that they wish to have with the Government on some of these points Mr. Chairman, my suggestion would be that for the second reading may be then taken up in another sitting. Thank you Mr. Chairman.

Mr. Chairman: Thank you. I will put the motion before the House now. The motion is:

> "That the Bill to establish a National Highway Authority [The National Highway Authority Bill, 1991], as passed by the National Assembly, be taken into consideration."

(The motion was carried)

Mr. Chairman: The motion is carried. I think the second reading will be taken later on and we will see when it would be brought.

FURTHER DISCUSSION ON ADJOURNMENT MOTION RE: CONSTRUCTION OF HIGH RISE BUILDINGS IN THE SURROUNDINGS OF THE MAZAR-I-QUAID-E-AZAM

Mr. Chairman: This is adjournment motion No. 11 regarding Quaid-e-Azam Mausoleum. The movers are :-

Lt. Gen. (Retd.) Saeed Qadir (Absent)

Mr. Hasan A. Shaikh.

Mr. Hasan A. Shaikh: Mr. Chairman, this adjournment motion is not only important from the point of view....

پروفیسر خورشید احمد : پوائنٹ آف آرڈر ، متعلقہ وزیر اس وقت نہیں ہیں اور یہ بڑا اہم مسئلہ تھا - کل بھی ہم نے ان سے کہا تھا اور ان کی موجودگی میں طے کیا تھا کہ آج اس کو لیا جائے گا ، کون ان کی جانب سے بات کرے گا اس لئے کہ اس میں facts involved ہیں -----

جناب چیئرمین : چوہدری امیر حسین صاحب ، آپ وزیر صاحب کو بلوا لیں because this is important.

چوہدری امیر حسین : میں ان سے رابطہ کرتا ہوں ، ان کو بلواتا ہوں -

جناب چیئرمین : جی جناب حسن اے شیخ صاحب -

Mr. Hasan A. Shaikh: Mr. Chairman, Sir, this is very important adjournment motion. Quaid-e-Azam's Mausoleum and an area around it has been kept in such a manner for so many years that Quaid-e-Azam's Mausoleum could be easily seen from all distances. All dignitaries that come to Pakistan or come to Karachi they visit the Mausoleum. Therefore, the question arises whether this area should be

converted into commercial high-rise buildings all around the Quaid-e-Azam's Mausoleum, or should it be kept as a decent place worthy of Quaid-e-Azam's name and Quaid-e-Azam's status as a founder of this country? For years the builders have been trying to occupy this place for the purpose of multi-storeyed buildings but so far it was resisted. It is surprising that the Chairman of this body who is a Minister of Federal Government has consented to the high-rise buildings being contructed around it because without his permission that could not be done. He could have stopped this at any time if he wanted. Probably he did not bother. He is enjoying the position of the Federal Minister but he is not bothering as to what is happening and what is not? I know for certain that those who are interested in multi-storeyed buildings in this central area of Karachi must have spent several lacs of rupees, I do not blame the Chairman for it or rather I don't know about it but should it not be a matter of pride for every Pakistani that Quaid-e-Azam should be treated according to his status, according to the services he rendered for the establishment of this country. Everybody who goes there (Mausoleum) he will see and observe that the whole area is full of people. There was a suggestion at one time that the area inside the compound should be used as a fruit garden but that was also resisted on the ground that if that was done people would come there for the purpose of loitering and then take away the fruits and create a poblem. Therefore, the first thing that the Government should do is to emphasise its authority on this area which deals with the Quaid-e-Azam's Mausoleum. The Mausoleum is being guarded at present, I think, by the Navy. The Navy is not a provincial subject, otherwise, also sometimes the Army Jawans or cadets come and guard it. All these, therefore, must be taken over for the purpose of proper maintenance. I don't think that the provincial government would have been able to maintain this area as well as it

has been done so far. I don't want to make any allegation against anybody but if the provincial government has asked the Chairman of this committee to agree to this and he has agreed, everybody in Karachi knowing the central importance of this area will suspect, whether he is right or wrong, I do not make allegations but I also suspect, that there is something underneath which has been worked to allow high-rise buildings here.

This area should have been used as promises held. I think, there is a school for blinds here. There are some other projects for special services. It should have been used for that purpose and not for high-rise buildings. High-rise buildings should come in the area now beyond the original limits of Karachi. Those are the proper places where the high-rise buildings should go and if this is not done today, if it is not stopped immediately by the Federal Government, I am quite certain that this area will be taken over by builders. The builders have money to spend. The builders have money to go around and influence also to go around. Therefore, I think that the proper thing to do is to take strong action against those who have allowed them, to take strong action as to how this affront was made to Quaid-e-Azam, the founder of this country, the man but without whom Pakistan could not have come into existence. That is the only way that we can work in this country whether it is a Minister who is concerned with it or anybody else is concerned I would not care to but I do think that time has come when we should put down these illegal, unjustifiable and probably corrupt practices that are going around. Thank you.

میڈیم ڈپٹی چیئرمین : پروفیسر خورشید احمد -

پروفیسر خورشید احمد : بسم اللہ الرحمان الرحیم ، محترمہ چیئرمین صاحبہ! میں

آپ کا شکریہ ادا کرتا ہوں کہ آپ نے مجھے اس موضوع پر اظہار خیال کا موقع دیا - میں اپنے محترم سینیٹر بھائیوں سعید قادر صاحب ، حسن اے شیخ صاحب اور اقبال حیدر کے ساتھ اس تحریک التوا کا محرک ہوں اور میں چاہتا ہوں کہ ان پہلوؤں کی طرف آپکی توجہ مبذول کرواؤں جن پر ابھی تک روشنی نہیں ڈالی گئی ہے۔ میں بے حد ممنون ہوں جناب حسن اے شیخ صاحب کا کہ انہوں نے بہت ہی قابلیت اور وضاحت کے ساتھ ایوان میں اس مسئلے کو پیش کیا ہے - جناب والا ! جہاں تک مسئلے کی اہمیت کا تعلق ہے میں سمجھتا ہوں کہ اس بارے میں دو رائے ممکن نہیں - قائد اعظمؒ ، تحریک پاکستان کے قائد اور اللہ تعالیٰ کے فضل سے اس آزاد اسلامی مملکت کے بانی تھے - تحریک پاکستان کے وقت میں طالب علم تھا لیکن مجھے یہ سعادت حاصل ہے کہ میں نے اس تحریک کے ایک ادنیٰ سپاہی کی حیثیت سے تحریک میں حصہ لیا اور اللہ تعالیٰ نے جو کامیابی برصغیر کی امت مسلمہ کو دی اس میں قائداعظم کی قیادت ، ان کی فراست ، ان کی دیانت اور ان کی قائدانہ صلاحیت کا بڑا دخل تھا - اسی پاکستان کی پہلی دستور ساز اسمبلی میں انہیں قائداعظم کی حیثیت سے جو قوم بہت پہلے تقسیم ہو چکی تھی قانونی طور پر تسلیم کیا - یہ اس ملک کی بدقسمتی تھی کہ قائداعظم آزادی کے بعد زیادہ لمبے عرصے تک ملک کی قیادت نہیں کر سکے اور اس کی تعمیر و تشکیل ان خطوط پر کرنے میں اپنا گرانقدر حصہ ادا نہ کر سکے جس کے لئے انہوں نے برصغیر میں جدوجہد کی -

جناب والا! قومیں اپنے محسنوں کو خراج تحسین پیش کرتی ہیں اور اس بات سے یاد کی جاتی ہیں کہ اپنے محسنوں کے احسان کو وہ کس طرح تسلیم کرتی ہیں اور کس طرح ان کی عزت کرتی ہیں - قائداعظم کا مزار محض ایک مزار نہیں اس کی حیثیت ایک قومی monument کی ہے - وہ تحریک پاکستان کی پوری تاریخ کی ایک علامت ہے - وہ اس ملک کی آزادی کی علامت ہیں - میں اس موقع پر آپ کو یہ بات یاد دلاؤنگا کہ امریکہ میں واشنگٹن ڈی سی میں جو واشنگٹن mausoleum ہے وہ واشنگٹن ٹاور ہے جو ان کی نگاہ میں ان کی آزادی کی تحریک کا سمبل ہے اور جناب والا ! آپ کو معلوم ہونا چاہیئے کہ پورے واشنگٹن ڈی سی میں کوئی بلڈنگ اس ٹاور سے بلند نہیں بنائی جا سکتی - یہ قوموں کے شعور اور اس احساس کی علامت ہے - کچھ چیزیں ایسی ہوتی ہیں جن کا تقدس ، جن کی عظمت سب کو عزیز ہوتی ہے اور قوم کی عزت ان چیزوں کی عزت سے ہوتی ہے - یہی وہ چیز تھی جس کی بنا پر آج نہیں بلکہ 1971ء میں ایک قانون نافذ کیا گیا تھا اور اس قانون کا نام تھا مزار پروٹیکشن اینڈ مینٹیننس آرڈیننس 1971ء اس آرڈیننس کے تحت ایک ادارہ قائم کیا گیا جو Quaid-e-Azam Mausoleum Management Board جس میں مرکزی وزیر کو

اس کی صدارت سونپی گئی اور یہ فیڈریشن کی ذمہ داری قرار پائی کہ وہ اس معاملے میں قومی روایات ، قائد کی عظمت اور mausoleum کی اس تاریخی اہمیت کے پیش نظر نہ صرف یہ کہ اسکی maintenance کا انتظام کرے بلکہ اس کے شایان شان باقی تمام ڈویلپمنٹ کی بھی نگرانی کرے جس میں قائد اعظم اکیڈمی کا قیام ، ریسرچ سنٹر کا قیام ، ایسے ادارے کا قیام جو مختلف قسم کے رفاہی کام انجام دے سکے - ایک اچھے پارک کا قیام اور اسی کے ساتھ ساتھ یہ چیز تھی کہ باقی پورے ماحول کے تحفظ کے لئے اس بات کا اہتمام کیا جائے کہ کوئی بھی بلڈنگ mausoleum کی بلڈنگ سے اونچی نہیں بنے گی- خصوصیت سے 6 فرلانگ کے radius میں یہ بہت معقول، بہت مناسب فیصلہ تھا لیکن کے ڈی اے نے اس فیصلے کا احترام نہیں کیا حالانکہ جب سے یہ ادارہ قائم ہوا ہے اس نے بنیادی فیصلے کئے ہیں - تمام پالیسی طے ہوئی ہے- اس وقت کے کے ڈی اے کے ڈائریکٹر جنرل اور سندھ گورنمنٹ کا ایک نمائندہ جو ایڈیشنل چیف سیکرٹری کی حیثیت کا تھا انہوں نے بورڈ کے اس فیصلے پر دستخط کئے تھے اور اس کی پابندی اوراحترام کا وعدہ کیا تھا لیکن اس کے باوجود مختلف بلڈنگیں اس چھ فرلانگ کے علاقے کے درمیان جب سر اٹھانے لگیں تو اس نے عوام کے جذبات کو مجروح کیا اور عوامی احتجاج کی بنیاد پر اور میں کراچی کے اخبارات کو خراج تحسین پیش کرنا چاہتا ہوں جنہوں نے اس مسئلے کو اٹھایا جس کے نتیجے کے طور پر اس بات پر بورڈ نے دوبارہ غور کیا کہ ایسا کیوں ہو رہا ہے اور اس بارے میں کیااقدام کئے جائیں غالباً جون 1990ء کا مہینہ تھا یہ فیصلہ کیا گیا کہ جو پالیسی طے ہوئی ہے اس پر سختی سے عمل کیا جائے- کچھ بلڈنگیں اگر بن چکی ہیں اور اس انڈر سٹینڈنگ کی بنا پر بنی ہیں کہ چار اور چھ فرلانگ کے درمیان وہ بن سکتی تھیں تو جو genuine bonafide cases ہیں انہیں ایک ایک کیس کی حیثیت سے لیا جائے گا اور اگر انہوں نے یہ پایا کہ یہ معقول ہے تو اجازت دینگے نیز آئندہ کے لئے کوئی اجازت نہیں دی جائیگی اور یہ طے کیا گیا کہ جب تک این او سی خود Quaid-e-Azam Mausoleum Management Board نہ دے اس وقت تک 6 فرلانگ کے قطر میں high-rise buildings نہیں بنائی جا سکیں گی - اس میں محض کے ڈی اے کی اجازت کافی نہیں ہو گی - جناب والا! میں پھر یہ بات کہنا چاہتا ہوں کہ 1971ء کے آرڈیننس کے تحت صرف بورڈ کو اس بات کا اختیار ہے جو اس پورے علاقے کی maintenance کے بارے میں قواعد و ضوابط بنائے - یہ اختیار صوبائی حکومت کو نہیں ہے ، اس آرڈیننس کے تحت بورڈ کو یہ اختیار ہے ، جو ریکارڈ میرے پاس ہے اس کے الفاظ یہ ہیں:

"Quaid-e-Azam Mausoleum Management Board to take a final

decision as the Board was the only competent authority under the Mazar Protection and Maintenance Ordinance of 1971."

اس سلسلے میں ایک کمیٹی اقبال حیدر صاحب کی صدارت میں بنائی گئی تھی اس لئے وہ شاید بہتر طریقے سے بتا سکیں۔میری معلومات تو اخباری اطلاعات تک محدود ہیں لیکن اس کمیٹی نے بھی اس کا serious notice لیا اور جو بنیادی پالیسی طے کی گئی تھی اسی کے strict enforcement کی تائید کی اور یہی ایک واحد راستہ ہے جو میری نگاہ میں ایک قوم کے لئے اوپن ہے۔

جناب والا! اس کے بعد جو عجیب و غریب چیز واقع ہوئی ہے وہ یہ ہے کہ اس مہینے اپریل کی غالباً 23 تاریخ کو بورڈ کی ایک میٹنگ ہوئی ہے ۔ ذرا مجھے آپ اجازت دیں کہ اخباری اطلاعات کے مطابق کم از کم میں وہ دو جملے آپ کو پڑھ کر سنا دوں

"The proceedings were held in camera in the Conference Room of the Board. After summary proceedings two KDA officials of the rank of Director General, came out with a truimphant smile playing on their lips obviously that is called several victories at one go. They got a verdict in favour of their clients, the builders, developers and the real estate dealers. The verdict was in fact a reversal of an earlier decision of the Board when it had refused to compromise on the question of sanctity of the Mazar."

پروفیسر خورشید احمد : جناب والا! یہ بات کہ صوبائی حکومت تعاون کر رہی ہے یا نہیں کر رہی ہے میری نگاہ میں غیر متعلق ہے ۔ یہ قومی مسئلہ ہے ، اس بورڈ کو فیڈرل آرڈیننس کی بنیاد پر اختیارات دیئے گئے ہیں ۔ محض بلڈرز کو appease کرنے کے لئے surrender کرنا شرمناک ہے ۔ جو حالات سامنے آئے ہیں ان سے معلوم ہوتا ہے کہ پچھلے فیصلے کی روشنی غالباً 30 سے 40 عمارات ایسی تھیں جن کے بارے میں بورڈ کو متعین طور پر طے کرنا تھا کہ آیا وہ اس کی زد میں آتی ہیں یا نہیں اور ان کے پاس bona fide اجازت تھی یا کم از کم understanding تھی اور ان کو اجازت دی جائے یا نہ

دی جائے - لیکن اب جو صورتحال سامنے آ رہی ہے وہ یہ ہے کہ اس کی بجائے اس علاقے میں سات سو سے گیارہ سو تک عمارات ان حدود کی زد میں آ رہی ہیں اور چار سے چھ فرلانگ کے راستے میں آئندہ کیلئے کھلی چھٹی مل جائے گی - صرف چار تک محدود کر رہے ہیں۔ میری نگاہ میں یہ بہت ہی شرمناک reversal ہے اور بجا طور پر ہم سب اس کے اوپر اپنے آپ کو مجروح یعنی injured feel کرتے ہیں اور ڈان اخبار نے میری نگاہ میں بہت صحیح بات لکھی ہے -

"The Mazar must remain an oasis of peace and serenity, a symbol of the loftiness of the spirit, personality and leadership of the Founder of Pakistan. On no account must only thing be allowed to spoil the sanctity and spirit of the Mausoleum. The authorities must not pass out concessions that mar the surroundings and approach to the Quaid's last resting place."

میں سمجھتا ہوں کہ مرکزی حکومت کو اس معاملے کا فوری نوٹس لینا چاہیئے ، اس ایوان کو اس کا نوٹس لینا چاہیئے اور میں یقین رکھتا ہوں کہ صوبائی حکومت اس راستے میں حائل نہیں ہو گی اور اگر وہ حائل ہوتی ہے تو فیڈریشن کے تحت جو اختیارات آپ کو حاصل ہیں آپ انہیں استعمال کیجئے - کراچی کا ایک ایک بچہ بلکہ پاکستان کا ایک ایک بچہ اس معاملے میں آپ کے ساتھ ہے - کوئی حکومت ، کوئی کے ڈی اے ، کوئی بلڈرز ، کوئی مفاد پرست اس میں حائل نہیں ہو گا - ضرورت اس بات کی ہے کہ حکومت اس معاملے میں استقامت کا مظاہرہ کرے اور وقت کی ضرورت کو پورا کرنے کے لئے فوری اقدامات کرے ، اس معاملے میں کوئی تاخیر قابل برداشت نہیں ہو گی - شکریہ!

میڈم ڈپٹی چیئرمین : شکریہ جناب پروفیسر صاحب! اب لیفٹیننٹ جنرل سعید قادر صاحب -

سید اقبال حیدر : جناب چیئرمین صاحب ، مجھے ایک جگہ ضروری کام کے سلسلے میں جانا ہے اگر ان کی اجازت ہو تو میں پہلے تقریر کر لوں -

لیفٹیننٹ جنرل (ریٹائرڈ) سعید قادر : جی ، بڑے شوق سے -

میڈم ڈپٹی چیئرمین : جی اقبال حیدر صاحب -

Syed Iqbal Haider: The menace of high-rise buildings has acquired a very alarming proportion in all over Karachi and it was most painful that even the area around Quaid's Mazar was not spared by the quick profitmakers in league with the law degree administration not only of the KDA but also of other organizations. Madam Deputy Chairperson, this menace started in 1970's but was taken immediate notice of it in 1979 when that limit of six furlongs was first imposed but soon thereafter the profit makers, the builders again manipulated, it was not set aside, it was clearcut manipulation with the connivance of some officers of the KDA that the limit of six furlongs was reduced in 1981 to four furlongs. Two years before this issue was again raised by a single person Mr. Ansar Burney who is a renowned correspondent. I must compliment him for his consistent struggle to preserve the sanctity of the Mazar and it is only on account of his report that we are moving this motion. He brought to the notice of the entire nation that serious violation were being committed around the Mazar of Quaid.

I had the privilege of investigation into it and I was horrified to note that though on the record of KDA there were no such proper sanction of high-rise buildings but the high-rise buildings were continued, even around the Mazar, within the four furlongs also. It is not only the question you see, the alarming factor is that though the limit was sometimes four furlongs, sometime six furlongs but even within the nearest area of the Mazar-e-Quaid high-rise buildings were being constructed. I enquired from KDA how are they being constructed? It is on the record that 22 buildings have been constructed within the

radius of four furlongs to mar the sanctity of the Quaid's Mazar.

Because it is very rightly pointed out by Prof. Khurshid Ahmed, I totally adopt his argument and sentiments that it is a national monument. It has to be given full respect and sanctity as rightly read from the editorial of 'DAWN' that has to be preserved and maintained. It is done in all civilised countries and we cannot allow the builders' mafia who is all out to make few thousands or millions of rupees extra by violations of law to mar our national monument, we cannot permit, Madam Deputy Chairperson, under any circumstances. There is no sanction for that. The KDA said, no, we have not given any sanction for any high-rise building even within four furlongs. So, I asked then how had they raised? You will be shocked to know about the status quo order. What happened is that the KDA issued show cause notices to the owners as to why this building has been raised beyond the podium level of the Mazar. What they did? They went to a Civil Judge and obtained a status quo or an injunction order and under the cover of that injunction order high-rise buildings continued and nobody bothered. So, that was a sheer abuse of the process of law. It has been also with the connivance of all the concerned people, that the high-rise buildings appeared in a large number now. As rightly pointed out now the number is not 22, the number is around 1000 or 1100.

This is going to destroy the whole sanctity, the whole area is being destroyed. It is not only going to create the problem of scenery or the view of the Mazar. It is also going to harm the environment around the Mazar. It is a menace which is being perpetrated through the building mafia, through the abuse of the process of law, through the connivance of the officers and even within four furlongs. This is

my grievance that forget about six furlongs even within four furlongs, there are high-rise buildings. My suggestion was, even last year we succeded in reviving, last year I presented that report, it was, thank God, acted upon on paper, but it can be implemented for the simple reason that we have to seek ways and means as to how to ensure its sincere implementation in letter and spirit. The orders were that no such building should be allowed. Nobody allows that building to be constructed within four furlongs or six furlongs. But anyhow persons continue to raise such buildings. This is what the main problem is that even without permission there are being raised. I asked them why don't they take action for their demolition. I was also further shocked to learn that the process of demolition is that the one officer Engineer of KDA will go there and penetrate a hole in one of the pillars or demolish a portion of the wall and on the record of the KDA it will be noticed that the building has been demolished whereas he has only made a hole demolished only a portion of the wall which is frightening. The whole object of demolition is frustrated by recording - "I did make a hole and demolished a portion." I am saying it without fear of contradiction because I have personally seen those buildings which were on the record of the KDA supposed to have been demolished but were not demolished and they are still standing there.

Now, this is very sad. I suggest that a team or a Committee of the Senate may please visit that area. Because there are two things. One is the hieght of the podium and the second is that how to get rid of those illegally constructed buildings which the local administration can not get rid of. I know that it is impossible to demolish them.

I assure you without exaggeration that the builders' mafia is far

more powerful than many government officers or agnecies. They do it in such a way that I smash my head against the wall. I could not prevent them from raising the high-rise buildings. They are still continuing. A committee may go there. We should not depend upon the reports of the local administration that might be misguiding. I would earnestly appeal to this House that a committee of Senators may immediately visit - immediately after this session - and we should hold a meeting that not only the further construction should be stopped but also the previous buildings which are harming the sanctity of Mazar must be demolished. They ought to be demolished and we should supervise the demolition work. Thank you very much.

Madam Deputy Chairman: Thank you. Janab Lt. Gen. (Retd.) Saeed Qadir.

لیفٹیننٹ جنرل (ریٹائرڈ) سعید قادر: شکریہ میڈم چیئرپرسن! میرے محترم سینیٹر بھائیوں نے پہلے ہی آپ کے سامنے سارے حقائق پیش کر دیئے ہیں ، بڑا ہی افسوس کا مقام ہے اور بڑے دکھی دل سے کھڑا ہو کر میں یہاں کچھ عرض کر رہا ہوں - مجھے 11 ستمبر 1948ء کا وہ دن یاد ہے جس دن قائداعظم کو کراچی میں دفنایا گیا تھا - میں وہاں موجود تھا - 20 سالہ جوان ایک سپاہی وہاں موجود تھا - آج اس ملک کا یہ حال ہے کہ دونوں ایوان یعنی قومی اسمبلی اور سینٹ یہاں موجود ہیں لیکن تمام ممبروں کی بجائے صرف تین چار ممبروں کو یہ خیال آتا ہے کہ قائد اعظم کے مزار کی بے حرمتی ہو رہی ہے - پہلی شکایت تو میری اس ہاؤس سے ہے کہ سارے ہاؤس کو اس کا خیال نہیں آیا ، ہونا تو یہ چاہیئے تھا سارے ممبر مل کر ایک قرارداد پاس کرتے کہ اس کام کو ہم آگے نہیں بڑھنے دیں گے جو وہاں کراچی والوں نے شروع کیا ہوا ہے - اب بھی میری پہلی التجا تو یہی ہے کہ تحریک التوا تو آپ تین چار ممبرز لائے ہیں اور وہ منظور بھی ہو جائے گی لیکن اس پورے ہاؤس کے 87 کے 87 ممبروں کے دستخطوں سے وزیراعظم صاحب اور چیف منسٹر سندھ کو ایک **قرارداد یا** یادداشت پہنچنی چاہیئے کہ مزید ایک منٹ کی بھی مہلت نہیں دی جا سکتی - جو غلط کام وہاں ہوئے ہیں ان کے لئے قانونی کارروائی کی جائے اور قائداعظم کے مزار کی بے حرمتی ختم کی جائے -

علاوہ ازیں جو میرے بھائی اقبال حیدر نے کمیٹی کی تجویز دی ہے ، ہاؤس کی اپنی کمیٹی ہے یہ کام اس کے سپرد کیا جائے اور ان کے ذمے یہ بات لگائی جائے کہ وہ اس ہاؤس کو وقتاً فوقتاً اپنی رپورٹ پیش کریں گے - اس علاقے میں حکومت کے فیصلے کی جو خلاف ورزی ہو رہی ہے وہ اس ہاؤس کے نوٹس میں لائی جائے تا کہ یہ ہاؤس اپنے اثر و رسوخ سے ان چیزوں کو رکوائے - سارے واقعات صرف ہاؤس کے سامنے ہی نہیں بلکہ تمام ملک کے سامنے آئیں - پریس بھی یہاں موجود ہے سوائے ایک اخبار ڈان کے کسی اخبار نے اس مسئلے کو نہیں اٹھایا - میرا خیال ہے ہمیں ایک ریزولیشن یہاں پاس کرنا چاہیئے کہ قائداعظم کو بھول جائیں قائد اعظم کی تصویریں اتروا کر آرکائیوز میں رکھوا دیں اور قائداعظم کا نام لینا اب چھوڑ دیں - جب یہ سارا ملک ہی سو رہا ہے ، یہ دوچار سینیٹر اپنی آواز اٹھا کر کیا کریں گے اور ہم نے اس ملک کی ایک دفعہ جو بے حرمتی کرنا تھی وہ کر دی ہے اور پاکستان کو دو ٹکڑوں میں الگ الگ کر ایک چھوٹے سے نقشے پرلے آئے ہیں - اب جو باقی رہ گیا ہے اس کو بھی جلد ہی ختم کر دیں گے - یہی حالات نظر آ رہے ہیں - میں صرف یہ کہنا چاہتا ہوں کہ کیا یہ محض ہماری ذمہ داری رہ گئی ہے ، یہ جو 115 ملین باقی پاکستانی ہیں یہ اس وقت کہاں سو رہے ہیں ، یہ آنکھوں سے اندھے اور کانوں سے بہرے ہوگئے ہیں - اس پریس کی فلمیں ویسے تو بہت چلتی ہیں ہر ایک چیز کے لئے ، لیکن قائداعظم کے نام پر پریس کو کچھ خیال نہیں آتا کہ اس معاملہ کو قومی سطح کے اوپر اٹھایا جائے - جب سارے اخبارات کی شہ سرخی یہ ہوگی تو ہمیں کیا ضرورت ہے ایڈجرنمنٹ موشن پاس کرنے کی ، لیکن نہیں وہ بھی اتفاق سے کراچی کے پریس نے کہہ دیا - سارے وزرائے کرام بیٹھے ہیں اور جنکی ذمہ داری ہے وہ بیٹھے ہیں - کسی کو یہ خیال نہیں آتا - کچھ بھولے بھٹکے دوچار سینیٹرز ہیں وہ یہ بات اٹھاتے ہیں - بڑے شرم اور افسوس کی بات ہے - اور یہ صرف ایک قائداعظم کے مزار کی بات نہیں ہے اس ملک کی تباہی کا باعث ہی یہ ہے کہ ہم سب اپنی آنکھیں بند کرکے چلے جا رہے ہیں کہ کوئی اور ذمہ داری سنبھال لے گا۔ خدارا جاگئے اور جاگ کر کام کیجئے - چاہے سڑک اسلام آباد کی ہو ، چاہے لاھور کی بادشاہی مسجد ہو یا کراچی کا کوئی اور مقام ہو ، میں قائداعظم کے مزار کی اس لئے بات نہیں کرتا کہ ہم اس کا احسان چکا ہی نہیں سکتے - لیکن اسکے باوجود 43 سال میں ہی یہ بھول کر بیٹھ گئے ہیں اور وہ ہرچیز کرنے کوتیار ہیں جس سے خدانخواستہ ان کا نام ہی یہاں سے بالکل مٹا دیا جائے - شکریہ !

سید فصیح اقبال : پوائنٹ آف آرڈر - جناب چیئرمین صاحب ! جو ہمارے

جنرل صاحب نے کہا ہے مجھے اس سے اتفاق ہے لیکن میں ریکارڈ درست کرنے کے لئے یہ کہنا چاہتا ہوں کہ پاکستان کے دو ٹکڑے حکمرانوں نے کئے - عوام جاگ رہے ہیں حکمران سو رہے ہیں - یہ حکمرانوں کا فرض ہے انہوں نے قائداعظم کی تاریخ کو تباہ کیا - ہر حکومت نے ہمیشہ قائداعظم کے ساتھ غلط رویہ روا رکھا - آج قائداعظم کمیٹی کا چیئرمین ایک وفاقی وزیر ہے - عوام نہیں سو رہے - ہم پریس کو کیوں مطعون کریں - حکومت کے جتنے بھی کارندے ہیں وہ خود یہ نہیں چاہتے کہ ان کے اصولوں پر کاربند رہیں -

میڈم ڈپٹی چیئرمین : یہ آپ اپنی تقریر میں کہیں سید عبداللہ شاہ صاحب -

سید عبداللہ شاہ : اس موضوع پر میں یہ عرض کروں گا کہ ہمارے سندھ میں ایک بڑا ہی عالم اور فاضل شخص تھا جو علامہ تھا - یہ قاضی مرحوم تھے جو سندھ یونیورسٹی کے وائس چانسلر بھی رہے ہیں - انکی اہلیہ بھی بہت ہی عالم خاتون تھی - انہوں نے ایک کتاب لکھی تھی A brown girl in search of God اس میں ایک قصہ لکھا گیا تھا کہ ایک لڑکی کو ایک فرشتہ جنت کی سیر کو لے جاتا ہے - وہاں (جنت میں) اسکی ملاقاتیں امام صاحب ، صحابہ کرامؓ ، انبیاء سے کراتا ہے - اسی جنت میں دیکھتے ہیں کہ ایک بندہ خدا بالکل ہی ہڈیوں کا پنجرہ سا بنا ہوا ایک کونے میں پڑا ہوا ہے چنانچہ فرشتہ اس لڑکی کو اس کے پاس لے جاتا ہے اور پوچھتا ہے کہ آپ جانتی ہیں کہ یہ کون ہے ؟ لڑکی نے نفی میں جواب دیا - فرشتے نے کہا کہ بھلا ایسی شخصیت کو نہیں جانتی ؟ لڑکی نے جواب دیا کہ نہیں جانتی تو فرشتے نے بتایا کہ یہ شاہ عبداللطیف بھٹائی ہیں - لڑکی نے کہا کہ اسے کیا ہوا ہے جنت میں بیٹھا ہے اور گل سڑ گیا ہے - بولا اس کو تکلیف یہ ہے کہ قوم نے اسکو فراموش کر دیا ہے - میں سمجھتا ہوں کہ قائداعظم کا بھی لگ بھگ یہی حال ہو گا جو قوم اسکے ساتھ کر رہی ہے - قائد کے شہر کراچی کے ساتھ زیادتی یہ ہے - یہ شہر جب میں چھوٹا بچہ تھا تو سندھ کے لئے ایک ہل سٹیشن تھا -اب اس کی ماحولیات کا حشر یہ ہے کہ وہاں سانس لینا مشکل ہے - بلڈنگیں بنائی جا رہی ہیں - آبادی کی بھرمار ہے - وہاں خدا کے فضل و کرم سے زمین کی کوئی تنگی بھی نہیں ہے - یہ بات قطعاً سمجھ میں نہیں آتی کہ ہمارے پلانرز کو کیا ضرورت پڑی ہے کہ یہ عمارتیں بلند کرتے چلے جاتے ہیں - آپ شہر کو پھیلا دیں - خدا کی کافی زمین پڑی ہوئی ہے - لیکن نہیں - وہ ایسا کرتے ہیں کہ کراچی کا حشر یہ ہے کہ اگر تھوڑی سی بارش ہوتی ہے تو شہر جیسے ڈوب رہا ہوتا ہے - نہ گٹر سسٹم ٹھیک ہے - نہ اس کے پانی کا نکاس درست ہے - نہ گندگی کا نکاس صحیح ہے - سارا کچرا شہر میں پڑا رہتا ہے اور شہری اس کا شکار ہو رہے ہیں -

اس کے علاوہ جس شخص نے یہ ملک بنایا - جیسا کہ جنرل سعید قادر صاحب نے کہا ہم اس کا احسان نہیں اتار سکتے لیکن یہ ہمارے لئے بہت افسوس کی بات ہے کہ ہم اس کے ساتھ یہ سلوک کریں اور بجائے اس کے کہ ہم اس قسم کی تقریریں کریں اور اخبارات میں کوئی بات آئے یا نہیں آئے - ہمیں چند یقینی اقدامات کرنے چاہیئیں کہ جن سے یہ چیز یہیں رک جائے - جو ہو چکا سو ہوچکا - لیکن زیادہ نقصان نہیں ہونا چاہیئے - شکریہ !

میڈم ڈپٹی چیئرمین : جناب عبداللہ شاہ صاحب شکریہ! جناب حامد رضا گیلانی صاحب تشریف نہیں رکھتے ، جناب فصیح اقبال صاحب!

سید فصیح اقبال : جناب چیئرمین صاحب ! اس سلسلے میں ، میں دو باتیں عرض کروں گا - میں اس کے محرک سینیٹر صاحبان کو مبارک باد دیتا ہوں -جن میں حسن اے شیخ صاحب ، پروفیسرخورشید صاحب ، اقبال حیدر صاحب ہیں - جنہوں نے اس موضوع پر ڈان اخبار میں خبر آنے پر فوراً تحریک التوا دی - مجھے حکومت کی بے حسی کا سخت افسوس ہے - اس سلسلے میں وفاقی اور صوبائی حکومت نے کوئی قدم نہیں اٹھایا بلکہ میری اطلاع کے مطابق یہ تمام فیصلے حکومت کے ایما پر ہوئے ہیں - میں کیوں کسی افسر کو موردِالزام ٹھہراؤں - جبکہ حکومت کی ایجنسیاں کراچی ڈویلپمنٹ اتھارٹی ، ماحولیات کی ڈویژن جس کے انچارج ہمارے ایک وفاقی وزیر ہیں - انکی موجودگی میں یہ ہو رہا ہے- چار چھ فرلانگ نہیں میں کہتا ہوں کہ بارہ فرلانگ ان کو دور کرنا چاہیئے تھا - لیکن افسوس یہ ہے کہ اپنے اس فیصلے کو جو پچھلی حکومت نے کیا تھا کہ چھ فرلانگ سے نزدیک کوئی عمارت تعمیر نہیں کی جائے گی- اس کا بھی انہوں نے پاس نہیں کیا - ہوسکتا ہے ان کی کوئی مجبوری ہو - میرا خیال ہے کہ صوبائی حکومت نے ماننے سے انکار کیا ہوگا کہ اب بلڈنگیں بن چکی ہیں کیا کریں -

قائداعظم کا معاملہ قومی امانت کا معاملہ ہے - آپ نے دیکھا ہو گا کہ امریکہ میں جہاں جارج واشنگٹن کی قبر ہے وہاں کوئی بلند عمارت پورے شہر میں نہیں بن سکتی - یعنی انہوں نے اس طرح آئینی تحفظ دیا ہے کہ کوئی آدمی واشنگٹن میں highrise-building بنا ہی نہیں سکتا ، آپ اندازہ کیجیئے اس sanctity کا ، اس ملک کا جہاں highrise-buildings کے لئے امریکہ کا ہر شہر مشہور ہے - صرف واشنگٹن میں کوئی high-rise building اس علاقے میں نہیں بن سکتی جہاں جارج واشنگٹن دفن ہیں - آپ

ہمارے قائداعظم کی بات کرتے ہیں - انہوں نے برصغیر میں وہ کارنامہ کر دکھایا کہ برصغیر اور دنیا کے مسلمانوں کو ایک آئینی جنگ لڑ کر ایک ملک لے کر دیا - اس کا قرض ہم کیسے چکا سکتے ہیں - مزار بنانے کے وقت وہاں سے جھونپڑیاں جب ہٹائی جا رہی تھیں - تو آپ کو پتہ ہے کہ وہاں ڈہائی تین لاکھ کی آبادی تھی - اور سندھ کے عوام کو ہم سلام کرتے ہیں جنہوں نے ہجرت کے وقت لوگوں کو فراخدلی سے لیا - ان لوگوں نے بھی اپنی جھونپڑیاں چھوڑیں اس لئے کہ قائداعظم کے مزار کا سوال تھا - وہاں اور بھی ہماری برگزیدہ شخصیات ، سردار عبدالرب نشتر ، نورالامین اور لیاقت علی خان دفن ہیں - اس کے اندر وہاں ایک ایسی سکیم بنائی جانی چاہیئے تھی کہ وہاں قائد اعظم اکیڈمی ہوتی - وہاں ان کا میوزیم ہوتا - لیکن آج تک سوائے ایک باغ بنانے کے حکومت کچھ نہیں کرسکی اور یہ فیصلہ کرنے میں بھی 15 سال لگے ہیں کہ مزار بنایا جائے یا نہیں - جب یہ مزار بن چکا تو اس کی ایک اتھارٹی بنی - جو وفاقی حکومت کے زیرانتظام ہے - لیکن افسوس سے کہنا پڑتا ہے کہ وفاقی حکومت کی سرد مہری اور اس کی عدم سنجیدگی اس بات کا ثبوت ہے کہ جب یہ بلڈنگیں بن رہی تھیں - آپ کو علم ہے کہ وہ علاقہ اس وقت شہر کامصروف ترین علاقہ ہے -ویسے پورا کراچی کسی بھی environment protection rules کے تحت بنا ہے - وہاں ایسی ایجنسیاں بنی ہیں جو اس قانون پر عملدرآمد کراتی ہیں - لیکن کسی نے بھی قانون کا لحاظ نہیں کیا بلکہ قانون کا مذاق اڑایا اور وہاں اس طرح کمیشن لئے جاتے رہے - ان ایجنسیوں ، کے ڈی اے ، کے ایم سی میں یہ جتنے land grabbers ہیں - صرف کراچی میں نہیں ہیں - پاکستان کے ہر اس شہر میں ہیں جہاں زمین کی قیمت ہے -ابھی اطلاع آئی ہے کہ لاھور میں ایک قبضہ گروپ بنا ہوا ہے جو قبضہ کرتا ہے - سادہ لوگوں کو پلاٹ بیچتا ہے - اسکے بعد حکومت حرکت میں آتی ہے - اس کامطلب ہے کہ حکومت کے کچھ کارپردازان ، جس میں پولیس بھی ہے ، شامل ہوتے ہیں -

لہٰذا کراچی کا یہ مسئلہ قومی اہمیت کا حامل مسئلہ ہے اس کے لئے ہمیں فوری طور پر ایک سپیشل کمیٹی بنانی چاہیئے - ٹھیک ہے - ہاؤس کی ایک کمیٹی موجود ہے جو فوری طور پر وہاں جائے اور وہاں جتنی غیر قانونی عمارتیں ہیں انہیں مسمار کرے - میں اقبال حیدر صاحب کی اس تجویز سے اتفاق کرتا ہوں کہ خود جا کرگرائیں - کیونکہ اگر خدانخواستہ آج یہ ہوا ، کل ہو سکتا ہے کہ مزار کے باغات بھی بیچ دیئے جائیں -

مجھے 64ء کا ایک واقعہ یاد ہے - جب نیشنل پریس ٹرسٹ کی بلڈنگ بن رہی تھی میرے خیال میں یہاں کوئی وزیر ایسا نہیں جو اس وقت کا ہو اور سب ماشاء اللہ

نئے اور نووارد ہیں - حکومت نے ایک سڑک بیچ دی - آپ تعجب کریں گے 64ء میں ٹیلیگراف لائن کی ایک لنک سڑک کو حکومت نے بیچ کر ، کیونکہ وہ بڑی قیمتی زمین تھی ، وہاں نیشنل پریس ٹرسٹ کی بلڈنگ بنائی - اور کراچی میں اس پر احتجاج ہوا کہ بھئی میکلوڈ روڈ سے ایک سڑک آرہی ہے - سی ٹی او کے مطابق انہوں نے اسے بیچ کر نیشنل پریس ٹرسٹ کی بلڈنگ بنائی - تو کہیں ایسا نہ ہو کہ حکومت آئندہ سڑکوں ، باغوں کو بیچنا شروع کر دے ویسے بھی پارک ملک میں نہیں - یعنی مسجد کی جگہ بھی نہیں رہے گی - پھر یہ سب بیچ ڈالیں گے ، لہٰذا آپ کی وساطت سے ہماری وفاقی حکومت سے استدعا ہے کہ کم از کم بلڈنگ کوڈ کو انوائرمنٹ کے قانون کے تحت کریں - اور قائداعظم کی اس مقدس امانت کے لئے کم از کم ہم اتنا تو کریں کہ اسکے تقدس کاخیال رکھیں - اس کی بیحرمتی نہ ہونے دیں - وہاں صرف آج ہی نہیں بلکہ چھ سال سے عمارتیں بن رہی ہیں اور جب کبھی جو چھ فرلانگ کے فاصلے کا فیصلہ ہوا تھا وہ اب دو فرلانگ کا ہے - ہوسکتا ہے یہ چار نہ ہو - جب آپ ناپیں گے تو تین فرلانگ بھی نظر نہیں آئے گا - ہمارے وفاقی وزیر کبھی جب انہیں میٹنگ کی صدارت کرنی ہوتی ہے تو وہاں جاتے ہیں - ان کا قومی فرض ہے اور اس میں میں ذات کی بات نہیں کرتا - اس سے پہلے بھی ہمارے بلوچستان کے ایک وزیر تھے کھیتران صاحب - اتفاق سے ماحولیات ہمارے حصے میں آیا ہے - اب سوال یہ ہے کہ ایسا محکمہ جس میں ایکسپرٹ موجود ہیں - ان کا فرض تھا کہ ہمارے وزیر صاحب کو بتاتے کہ یہ صریحاً قانون کی خلاف ورزی ہو رہی ہے - میرے خیال میں قائداعظم کے مزار کا یہ مسئلہ نہ صوبائی ہے نہ یہ لاء اینڈ آرڈر کا ہے - یہ مسئلہ قومی اہمیت کا ہے - اسے اسی انداز میں دیکھنا چاہیئے اور ہماری وزیر اعظم صاحب سے بھی درخواست ہے کہ ایسے معاملے کا نوٹس لیں۔ اگر ایسے قومی امور میں حکومت بے حسی کا مظاہرہ کرے گی اور ترجیحات میں دلچسپی نہیں لے گی تو حکومت کی اپنی یہ نادانی ہوگی - '

جب کہ ہمارے جنرل سعید قادر صاحب نے کہا - مجھے اس سے اتفاق ہے - لیکن وہ یہ کہتے ہیں کہ قوم سو رہی ہے - قوم جاگ رہی ہے حکمران سو رہا ہے - حکمرانوں کی بے حسی کا یہ عالم ہے کہ آج تک یہ نہ ہوا کہ پاکستان پر کسی اچھے تاریخ دان سے تاریخ لکھوائیں- آپ انگریزوں سے تاریخ لکھواتے ہیں - آپ کے ملک میں کتنے موٴرخ ہیں - جیسے انہوں نے بتایا کہ علامہ آئی آئی قاضی ، داؤد پوتہ - آپ نے پاکستان کے ان مشاہیر کو ختم کر دیا اور چونکہ آپ قائداعظم کو ہٹا نہیں سکتے ، مٹا نہیں سکتے - اس لئے اس کے مقابلے میں آپ لیڈر لائے - آپ نے دیکھا - آپ نے کتنی تاریخ مسخ کی ،قائداعظم نے جو تقاریر کی ہیں ، 1948ء میں قائداعظم کی پہلی تقریر کو سنسر کیا گیا - کل کا جو واقعہ پروفیسر صاحب

نے یاد دلایا - میں نے چیئرمین صاحب کو کہا تھا کہ اگر آپ ٹیلی ویژن کی رپورٹنگ دیکھیں - کل یہ تحریک التوا منظور ہوئی تھی پاکستان ٹیلی ویژن نے قائداعظم کا نام لینا گوارا نہیں کیا - اب میں پاکستان ٹیلی ویژن کی مذمت کرتا ہوں اوراس ایوان کو بتانا چاہتا ہوں کہ اس کا رویہ پاکستان میں یہ ہے کہ قائداعظم کے بارے میں تحریک التوا آئی اور اسے اس نے کوئی اہمیت نہیں دی - آپ اندازہ کیجئے یہ حکومت کے وہ ادارے ہیں جو براہ راست حکومت کے کنٹرول میں ہیں - اس سے مجھے اندازہ ہوتا ہے کہ حکومت کا رویہ کیا ہے - میں حکومت وقت سے درخواست کرتا ہوں کہ وہ اپنی بے حسی ختم کرے ورنہ قوم اسے کبھی معاف نہیں کرے گی - قوم جاگ رہی ہے - قوم نے ہمیشہ ہر مشاہیر کا ، ہر ورکر کا اسی طرح خیال رکھا ہے اور قائداعظم کے جتنے احسانات ہیں یہ عوام زندہ رکھے ہوئے ہیں - ورنہ اگر یہ سرکاری افسر ہوتے تو میرے خیال میں کسی بھی شہر میں کسی بھی جگہ قائداعظم کے نام پر کوئی چیز نہ موجود ہوتی - یہ عوام ہی ہیں جو زندہ رکھے ہوئے ہیں اور یہ متفقہ فیصلہ ہے اور یہ متنازع مسئلہ نہیں ہے - آج تک اسلام آباد میں مشاہیر آزادی کے لئے کوئی یادگار نہیں بنی ہے - ایک شکرپڑیاں کا پہاڑ ہے جس میں آپ جا کر درخت لگاتے ہیں اور آپ کے پاس جتنے دوسرے ممالک کے سربراہ آتے ہیں وہ لگاتے ہیں - یہ آپ کی یادگار ہے - آپ کو یہ جرات نہیں ہے کہ آپ اپنے ان شہداء کے لئے جنہوں نے ملک کے قیام کے لئے کام کیا کوئی تجویز پلیش کر سکیں اس لئے کہ حکومت وقت کے لئے یہ کوئی ترجیح نہیں ہے وہ سمجھتے ہیں یہ بہت چھوٹی چیز ہے - آپ خود اپنی پارلیمنٹ کی بلڈنگ دیکھیئے یہ کوئی آپ کی اسلامی طرز کی عمارت تو نہیں ہے یعنی ایسا لگتا ہے جیسے ہم ایک اسرائیلی ٹیمپل میں بیٹھے ہوئے ہیں کیونکہ اس کا بنانے والا ایک یہودی تھا لیکن کسی کو خیال نہیں اس لئے کہ یہ ترجیحات میں نہیں ہے - میں سمجھتا ہوں کہ جو بھی وقت کی حکومت رہی ہے اس نے کبھی ہمارے مشاہیر کو جنہوں نے پاکستان کے لئے قربانیاں دی ہیں ، جنہوں نے آزادی ہند کے لئے قربانیاں دیں کوئی اہمیت نہیں دی اور کسی کو غدار کہہ کر ختم کیا گیا - بہرحال کسی کو زیادہ وقعت دی گئی کسی کو تھوڑی لیکن کم از کم قائداعظم کے سلسلے میں حکومت کا یہ رویہ افسوسناک ہے اور میں اپیل کرتا ہوں کہ اس پر آپ کمیٹی بنائیے اور فوری طور پر وہ کمیٹی وہاں اسی مقصد کے لئے جائے اور ایوان میں رپورٹ پیش کرے - شکریہ!

میڈم ڈپٹی چیئرمین : شکریہ فصیح اقبال صاحب ، محمود احمد منٹو صاحب -

جناب محمود احمد منٹو : جناب محترمہ چیئرمین صاحبہ! میرا سر ندامت سے جھک گیا ہے اور میرا سینہ فگار ہے - یہ تمام باتیں سن کر اور خاص طور پر اپنے دوست کی یہ

باتیں سن کر کہ لوگ اس کے متعلق کچھ بھی نہیں سوچ رہے اور کچھ نہیں کر رہے - یہ صحیح ہے کہ بعض بیوقوفوں کو جن میں شاید میں بھی شامل ہوں اس واقعہ کا پورا پتہ ہی نہیں لگا - یہ قرارداد آنے کی وجہ سے اور ان کے ذکر کرنے کی وجہ سے کہ وہاں کوئی عمارتیں بن رہی ہیں مجھے پتہ چلا ہے لیکن میں یقین دلاتا ہوں کہ لوگ اس معاملے میں متحد ہیں اور بہت ہی پرجوش ہیں اور انشاء اللہ آپ دیکھیں گی کہ آئندہ چند دنوں میں لوگ کیا کریں گے ، جب لوگوں کو یہ بات اچھی طرح سے معلوم ہوئی ، یہ ہمارے پریس والوں کی غلطی ہے - یہ ہمارے پی ٹی وی والوں کی غلطی ہے - جن لوگوں نے اس بات کا احساس لوگوں کو نہیں دلایا ، لوگوں کو یہ خبر نہیں دی اور میں ان چند حضرات کا ممنون ہوں جنہوں نے وقتاً فوقتاً اس بات کو روکنے کی کوشش کی ہے مگر اس سطح پر یہ بات رُک نہیں سکتی تھی - قائداعظم کے متعلق اگر میں باتیں کہنا چاہوں کہ ان کے نام کا کتنا تقدس ہے اور کتنا پیار ہے اور کتنی محبت ہے ہمارے دل میں تو یہ تضیع اوقات ہو گا اس لئے کہ یہ بات اظہر من الشمس ہے - ہر ایک آدمی کے دل میں قائداعظم کا بہت ہی زیادہ احترام ہے میں سمجھتا ہوں کہ میرے باپ کو اگر کوئی گالی دے دے تو وہ تو شاید میں برداشت کر لوں گا مگر قائد اعظم کے متعلق اگر کوئی توہین آمیز بات کرے تو میں اس کی زبان کھینچ لوں گا اور آج لوگوں کا عام خیال یہ ہے اور عام لوگ یہ کریں گے لیکن ہماری حکومت کو ابھی خیال نہیں آیا ، میں آج میاں نواز شریف سے عرض کرتا ہوں، مجھے ان سے بہت محبت اور پیار ہے اور مجھے ان سے بہت عقیدت بھی ہے لیکن میں آج ان کو یہ کہتا ہوں سارے کام چھوڑ دیجئے - کام دنیا کے بند نہیں ہو جائیں گے سارے کام چھوڑ دیجئے پہلے اس کام کی طرف توجہ دیجئے اور لوگوں کو جنہوں نے اس لمبے عرصے میں یہ کام کئے ہیں ان کو قرار واقعی سزا دیجئے - آج میں شرم سے یہ بات کہتا ہوں کہ اتنا اہم معاملہ اتنا ضروری معاملہ آج اس ایوان میں پیش ہے اور اس پر ہم بات کر رہے ہیں اور وزراء حضرات شاید باہر سگریٹ پی رہے ہیں یا کوئی اور اپنی باتیں کر رہے ہیں - کہاں ہیں وہ ، ان کو اس معاملے کی اہمیت کا پتہ نہیں - نواز شریف کو بھی یہاں ہونا چاہئے تھا کیونکہ یہ بات ان کے نوٹس میں بھی لانے کے قابل ہے ، شریعت ایکٹ پاس ہوتا رہے گا اور چیزیں جو انہوں نے کرنی ہیں وہ کر لیں گے لیکن سب سے پہلے قوم کے امتیازی نشان حضور قائداعظم کے متعلق توجہ کریں اگر تو یہ بات ہو رہی ہے تو اس کے متعلق وہ پہلے دھیان دیں اگر نہیں دیں گے تو ان کے تمام وسائل جو ہیں اس حکومت کو چلانے کے وہ ناکام ہو جائیں گے کیونکہ لوگ اٹھ کھڑے ہوں گے -

جناب عالم علی لالیکا : پوائنٹ آف آرڈر ، محترمہ چیئرپرسن صاحبہ مجھے میرے

بزرگ منٹو صاحب کی اس ابزرویشن پر شدید اختلاف و احتجاج ہے جہاں وہ یہ کہتے ہیں کہ شریعت بل پاس ہوتا رہے گا اور حضرت قائداعظم صاحب کے لئے یوں نہیں یوں ہونا چاہیئے -

چہ نسبت خاک را بہ عالم پاک

اس ابزرویشن پر مجھے شدید احتجاج ہے -

میڈم ڈپٹی چیئرمین : جناب محمود احمد منٹو صاحب -

جناب محمود احمد منٹو : میں لالیکا صاحب سے ہی پوچھنے لگا تھا کہ لالیکا صاحب کا مقصد اپنی آواز سنانے کے سوا کچھ نہیں تھا - یہ پوائنٹ آف آرڈر نہیں ہے اور اگر جو میں نے بات کہی ہے if I have soared anybody's head, it is not my fault میں نے یہ بات کہی ہے کہ بعض چیزوں کی اہمیت ہے - سب سے پہلی اہمیت میں دوبارہ کہتا ہوں سب سے پہلی اہمیت یہ ہے کہ اس ملک کا جو بنانے والا ہے قائداعظم ، اس کی عزت کو، اس کی شان کو ، اس کی محبت کو ، اس کے پیار کو قائم رکھا جائے اور اس کی طرف پورا دھیان دیا جائے - باقی بل جو ہیں وہ پاس ہوتے رہیں گے اور ہو گئے ہیں اور ہوں گے - ان کی اہمیت میں نے کم نہیں کی ہے اور یہ محض اپنی اسلام دوستی کا ڈھنڈورا پیٹنے کے لئے کوئی صاحب یہ کہہ دیں تو کہہ دیں ، میں آپ سے یہ کہوں گا کہ آج ہمارے وزراء کہاں ہیں - ان کو شرم آنی چاہیئے کہاں ہیں وہ وزراء ، آتے ہیں مسکراتے ہوئے چلے جاتے ہیں ، پھر آتے ہیں پھر جا کر کیفیٹریا میں بیٹھ جاتے ہیں اور آج ان کو یہاں ہونا چاہیئے اور ان کو شرم کے آنسو بہانے چاہیئیں اور ان کو کہنا چاہیئے کہ ہم ساتھ ہیں قوم کے اور فوراً اس کو بند کریں گے -

اب جو یہ بات نئی نکلی ہے کہ زیادہ سے زیادہ عمارتیں بن رہی ہیں - اے کاش کہ ہمارے پاس وہ طاقت ہوتی کہ ہم اسی وقت جا کر کوئی حکم امتناعی جاری کر سکتے ، اور وزارت والوں کو میں کہتا ہوں کہ سب سے پہلا کام یہ کرو کہ ان لوگوں کی گوشمالی کرو جو یہ کر رہے ہیں یہ سرمایہ دار ، یہ جاگیر دار ، یہ پیسے کمانے والے ، یہ حرام خور، یہ قوم کو لوٹنے والے یہ تمہارے ساتھ نہیں جائیں گے ، تمہارے ساتھ عوام جائیں گے - عوام کے بھروسے پر، عوام کے کاندھوں پر تم وزارت چلا سکو گے یا حکومت چلا سکو گے یا پاکستان کو قائم رکھ سکو گے - ان لوگوں کو جن کی خدا نے مذمت کی ہے جنھوں نے روپے کو خدا

بنا لیا ہوا ہے ان لوگوں کے پیچھے چل کر آپ حکومت نہیں چلا سکیں گے - میں یہ عرض کرنا چاہتا ہوں کہ ان لوگوں کی پوری مذمت کی جائے جنہوں نے یہ بات کی ہے اور جو لوگ کر رہے ہیں اور اس کو فی الفور بند کیا جائے ، حکم امتناعی جاری کر دیا جائے اور اس عرصے میں جیسا کہ میرے دوستوں نے کہا ہے کہ کمیٹی بنائی جائے ، خاص طور پر اس مقصد کے لئے ایک کمیٹی بنائی جائے جو وہاں جائے ، کراچی میں جا کر ہم لوگوں کوایک دفعہ بتائیں گے کہ تمہارے شہر میں یہ کچھ ہو رہا ہے اور مجھے یقین ہے ان کے ایمان پر مجھے بھروسہ ہے۔ان کے اس پیار پر مجھے بھروسہ ہے جو ان کو قائداعظم کے ساتھ ہے کہ وہ لوگ اٹھ کھڑے ہوں گے اور وہ یہ بات نہیں کرنے دیں گے -

سردار یعقوب خان ناصر : پوائنٹ آف آرڈر ، معزز رکن نے ایک لفظ استعمال کیا ہے وزراء کے بارے میں "حرام خور " تو اس قسم کے الفاظ غیر پارلیمانی ہیں -

جناب محمود احمد منٹو: میں نے وزیروں کے بارے میں حرام خور نہیں کہا ہے، میں نے سرمایہ داروں کے بارے میں حرام خور کہا ہے -

سردار یعقوب خان ناصر : جناب چیئرپرسن صاحبہ ! میں آپ کا بہت مشکور ہوں کہ آپ نے مجھے اس اہم معاملے پر بولنے کا موقع عطا فرمایا اور ساتھ میں اپنے معزز ارکان کے جذبات کی بھی قدر کرتا ہوں - انہوں نے مجھے اچھے نیک مشوروں سے اور اپنے نیک خیالات سے نوازا ہے - جناب چیئرپرسن صاحبہ جیسا کہ قائداعظم کی شخصیت پر دو آرا نہیں ہوسکتیں اسی طرح ان کے مزار کے تقدس کے لئے بھی دو آرا کبھی نہیں ہوسکتیں ----

Madam Deputy Chairman: Mr. Hasan A. Shaikh on a point of order.

Mr. Hasan A. Shaikh: Allegation has been made against the Minister being the Chairman of that body and to say whether or not he permitted a new work or not, what steps did he take to stop it? He should explain it first.

میڈم ڈپٹی چیئرمین: حسن اے شیخ صاحب وہ بتا رہے ہیں آپ تشریف رکھیں-

جی سردار یعقوب صاحب -

سردار یعقوب خان ناصر : قائد اعظم کے مزار کے تقدس کے بارے میں میرا یہ ایمان ہے اور میرے یہ جذبات ہیں جیسے قائداعظم کی شخصیت ہمارے دلوں میں ہے۔ ہم اس کی قدرکرتے ہیں اسی طرح ان کے مزار کے تقدس کی بھی ہمیں قدر ہے اور اس سلسلے میں دو آرا ہیں نہ ہوسکتی ہیں - ان کے مزار کا تقدس اور پاکستان کی حکومت اور ہر شہری پر لازم ہے - ان کے مزار کا تقدس برقرار رکھنا ہمارے لئے بہت اہم ہے۔ حکومت اور قائداعظم کے مزار کے لئے مقرر کردہ انتظامی بورڈ جو ہے وہ اس کے تقدس کو برقرار رکھنے کے لئے ہے - میں معزز ایوان کو تسلی دیتا ہوں کہ یہ بورڈ پہلے بھی اس کے مزار کا تقدس کرتا آرہا ہے اور آئندہ بھی انشاء اللہ اپنی بساط کے مطابق اس کے تقدس کا خیال کرتا رہے گا - میں اپنی ذمہ داری سے پوری طرح آگاہ ہوں اور ایک پاکستانی اور ایک مسلم لیگی کی حیثیت سے انشاء اللہ میری یہ کوشش ہوگی کہ اس تقدس کو نہ صرف برقرار رکھوں بلکہ جتنا اس میں اضافہ ہوسکے اتنا میں اس میں اضافہ کرسکوں -

ڈاکٹر بشارت الٰہی : پوائنٹ آف آرڈر ، وزیر صاحب ہمیں یہ تو بتائیں آیا وہاں قواعد کی کوئی خلاف ورزی ہو رہی ہے یا نہیں -

میڈم ڈپٹی چیئرمین : آپ ذرا انکی بات سنیں وہ تفصیل میں بتا رہے ہیں -

سردار یعقوب خان ناصر : میرے خیال میں چند الفاظ میں کہوں تو کوئی ایسی بات نہیں، یہ ہم سب کا معاملہ ہے، ہم سب کو اس میں کوئی شک و شبہ کی بات نہیں ہونی چاہیئے - ہم سب پاکستانی ہیں اور ہم سب کی قدر و منزلت ہے اگر بات سنیں تواس میں کوئی ہرج نہیں ہوگا۔ اس مزار کا تھوڑا سا پس منظر جو اس مزار کا surrounding ہے اگر میں اس کو بیان کرنا چاہوں تو جناب چیئرمین صاحبہ یہ معاملہ تقریباً 12 سال سے التوا میں پڑا ہے اور ان بارہ سالوں میں اس مسئلے پر دو دفعہ انتظامی بورڈ کے فیصلے ہوچکے ہیں اور جیسا کہ ممبران صاحبان نے فرمایا کہ واقعی ان دونوں فیصلوں کی خلاف ورزی ہوئی ہے ان فیصلوں کو قانونی حیثیت اور کوریج جو ہے وہ نہیں دی گئی ہے - وزیر قانون اس وقت موجود نہیں ہیں - اس پوائنٹ کے بارے میں پروفیسر خورشید صاحب نے فرمایا کہ بورڈ کو مکمل اختیار ہے - کل جب میں نے ان سے یہ قانونی بات پوچھی، کیا جب انتظامی بورڈ کوئی فیصلہ کرے اور صوبائی حکومت پھر اسکی نوٹیفیکیشن نہ کرے تو کیا اس کو قانونی حیثیت حاصل ہو سکتی

ہے ۔ مجھے صحیح یاد آرہا ہے وزیر قانون نے کہا کہ جب تک نوٹیفیکشن نہیں ہوتی صوبائی حکومت کی طرف سے تو اس کو قانونی حیثیت حاصل نہیں ہے۔ میرا دوبارہ کنفرم کرانے کا خیال تھا لیکن وہ اس وقت موجود نہیں ہیں - میری معلومات کے مطابق جب تک بورڈ کے فیصلوں کی نوٹیفیکیشن نہ ہو جائے اس وقت تک اس کو قانونی حیثیت حاصل نہیں ہوتی مگر بہت افسوس کے ساتھ کہنا پڑتا ہے کہ یہاں پر بہت باتیں کی گئیں - کل جب میں نے سنا اور جناب چیئرمین صاحب سے یہ استدعا کی گئی کہ ابھی آپ ٹیلیفون کریں کہ وہ راتوں رات کوئی بلڈنگ نہ بنائیں تو مجھے دل میں ہنسی آئی کہ 12 سال تو بلڈنگیں بنتی رہیں کسی نے اس کا نوٹس نہیں لیا اور ایک رات میں ----

میڈم ڈپٹی چیئرمین : جناب سردار یعقوب صاحب "دیر آید درست آید" جب بھی آیا ٹھیک ہی آیا -

سردار یعقوب خان ناصر : پشتو میں ایک مثال ہے کہ پگڑی اگر سر سے گر جائے اور کندھے پر تھم جائے تو کہتے ہیں کہ یہ بھی غنیمت ہے - میں بالکل آپ سے اتفاق کرتا ہوں مگر اس معاملے پر سینٹ کے ممبران صاحبان پر وزراء صاحبان اور دوسروں پر شک و شبہات اور اس قسم کی باتیں نہیں ہونی چاہیئیں ، مجھے اس کا بہت افسوس ہے - 12 سال میں تقریباً 25 بلڈنگیں بن گئیں اور یہ راتوں رات نہیں بنی ہیں اس میں پورے 12 سال لگ چکے ہیں اور کسی نے بھی اس طرف توجہ نہیں دی۔ جہاں تک ہمارے محکمے کا تعلق ہے وہ میں ثابت کر سکتا ہوں، وہ میں ثبوت پیش کرسکتا ہوں کہ بار با صوبائی حکومت کو متنبہ کیا گیا کہ ہمارے ان فیصلوں کو قانونی کوریج دیا جائے اور اس پر عملدرآمد کیا جائے - اس کے سوا مرکزی حکومت یا ہمارا محکمہ اور کچھ کر نہیں سکتا لہٰذا اس پر ان بارہ سالوں میں کوئی عملدرآمد نہیں ہوا جب یہ حکومت آئی اور مجھے یہ معلوم ہوا میں نے انتظامی بورڈ کی میٹنگ بلائی اس میں وہاں کی صوبائی حکومت کی نمائندگی، کے ڈی اے کی نمائندگی، قومی اسمبلی کی نمائندگی اور مجھے افسوس ہے کہ میں نے سینٹ سے کوئی نمائندہ نہیں لیا - یہ میں مانتا ہوں مگر کیوں نہیں کیا میرے سامنے جب آیا پہلے والا انتظامی بورڈ جو تھا اس میں قومی اسمبلی کے دو ممبر تھے ان دو کو میں نے تبدیل کیا دوسرے دو کو رکھ دیا اور وزیر اعظم صاحب کے پاس بھیج دیا جب وہاں سے اس بورڈ کی منظوری آئی میں نے فوراً اس کی میٹنگ بلائی اور تقریباً 23 اپریل کو اس پر ہماری میٹنگ ہوئی اوراس پر کافی بحث و تمحیص ہوئی - کے ڈی اے والوں نے، صوبائی حکومت نے کافی مشکلات کا ذکر کیا کہ الاٹمنٹ ہوچکی ہے ، نقشے منظور ہوچکے ہیں ، بلڈنگیں بن چکی ہیں - وہ لوگ چاہتے تھے کہ دو فرلانگ تک اس کو لایا جائے

مگر ہم نے وہی 6 فرلانگ رکھا - جناب چیئرمین 6 فرلانگ ہم نے اس طرح رکھا جو podium ہے وہ سطح سمندر سے تقریباً 90 فٹ اونچا ہے اور podium سے پھر گنبد جو ہے وہ تقریباً سو فٹ ہے تو ہم نے یہ فیصلہ کیا کہ چار فرلانگ تک بلڈنگیں جو ہیں وہ چبوترے سے اوپر نہیں جانی چاہیئں جہاں زیادہ complication ہے وہ دو فرلانگ کا علاقہ ہے - چار سے چھ اس میں podium لیول سے 25 فٹ اونچا اور گنبد سے 75 فٹ نیچے تک جو ہے ہم بلڈنگ کی اجازت دیتے ہیں اور متفقہ طور پر کافی بحث و تمحیص کے بعد بورڈ کا یہ فیصلہ ہوا اور اس پر انہوں نے یہ ذمہ داری لی اور ہم نے یہ ایشورنس لی کہ ہمارے اس فیصلے کا وہی حشر نہ ہو جو ہمارے پہلے دو فیصلوں کا ہو چکا ہے - آپ لوگوں نے اس کی نوٹیفیکیشن نہیں کی ہے اور لیگل کوریج نہیں دی - انہوں نے یہ سارے معاملات اپنے سر لئے کہ وہ لیگل کوریج کا بھی علاج کر لیں گے اور دوسرے معاملات کے بارے میں بھی انشاء اللہ منٹس موصول ہونے کے بعد ان کی نوٹیفیکیشن کر دیں گے اور اسی فیصلے پر عملدرآمد کریں گے -

جناب چیئرمین میں زیادہ اس میں جانے کی ضرورت نہیں سمجھتا - میں اپنے دوستوں اور بھائیوں کے جذبات کی قدر کرتا ہوں اور جہاں تک میری ذات کا تعلق ہے میں تو کہتا ہوں کہ قائداعظم نے یہ ملک بنایا ہے - قائداعظم نے ہمیں یہ ملک دیا ہے اور ہمیں آزادی دی ہے - چار چھ دس فرلانگ کا سوال کیا پیدا ہوتا ہے یہ سارا ملک قائداعظم کا ہے - یہ صرف بات اس لئے نہیں ہو رہی اس میں کچھ فنی پیچیدگیوں کا لحاظ ہے اگر وہاں پر مزید زمین ہوتی اور یہ بلڈنگیں بارہ سال میں بنتیں تو بات اور تھی اب کچھ صاحبان کہہ رہے ہیں کہ ان بلڈنگوں کو گرایا جائے میرے خیال میں 25 نہیں بہت زیادہ بلڈنگیں بنی ہیں اس پر بھی ہم نے کافی غور کیا وہ بھی ایک مشکل مسئلہ ہے اگر ممبر صاحبان اس کا کوئی علاج کر سکتے ہیں تو اس پر کسی پاکستانی کو اعتراض نہیں ہے - دو فیصلے پہلے نہیں مانے گئے تیسرا فیصلہ بھی نہ مانا گیا تو کیا آسمان گر پڑے گا اگر اس پر غور و خوض کے بعد کوئی مناسب فیصلہ کر لیا جائے تو بہتر ہو گا - ابھی دوسرے ممالک کی مثالیں دی گئی ہیں کہ فلاں ملک کا جو بانی تھا اس کا اس طرح ہے فلاں ملک اس طرح ہے - میں کہتا ہوں کہ قائداعظم محمد علی جناح کی جو پہلے تدفین ہوئی ہے اس موقع پر پیچ جو ہے ------ ہماری قوم کی تو مصیبت یہی ہے کہ جب وقت ہوتا ہے بات کرنے کا، جب وقت ہوتا ہے ایک مسئلے کو حل کرنے کا تو اس وقت کچھ نہیں ہوتا لیکن جب بعد میں اس کو حل کرنے کی کوشش کرتے ہیں تو ہمارے راستے میں بہت سارے مسائل حائل ہو جاتے ہیں - یہ علاقہ ایک گنجان آباد علاقہ ہے - قائداعظم سب کو پیارے ہیں - قائداعظم کا سب

کواحترام ہے اسی لئے جو ممبر اٹھتا ہے وہ ان کے متعلق بات کرتا ہے - میں سمجھتا ہوں کہ ان کو اپنی بات کہنی چاہیئے -

یہاں قومی اسمبلی اور سینٹ میں جو کارروائی ہوتی ہے وہ بہت اہمیت کی حامل ہوتی ہے - میں تو پہلی دفعہ قومی اسمبلی اور سینٹ میں آیا ہوں اور ان کی کارروائی دیکھ رہا ہوں اور سن رہا ہوں - لیکن میں یہ کہنا چاہتا ہوں کہ اگر ارکان پارلیمنٹ وزراء سے مشورہ کریں اور انہیں کہیں کہ آپ لوگوں نے یہ جھک کیوں ماری ہے ------ آپ نے یہ فیصلہ کیوں کیا ہے ------ یہ کس طرح سے کیا ہے ------ اگر وہ آپ کو سمجھائیں اور اس پر کوئی بات کریں اور آپ یہ محسوس کریں کہ واقعی انہوں نے کوئی گڑبڑ کی ہے تو اور بات ہے کیونکہ یہاں ہر قسم کے لوگ ہیں - وہ اپنی ذاتی اغراض کو بھی سامنے رکھتے ہیں ، اپنی ذاتی اغراض کے لئے قومی فیصلوں کو بدلتے ہیں ، ان سے پوچھیں اگر وہ نہ مانیں تو اس مسئلہ کو پارلیمنٹ میں لائیں ، سینٹ میں لائیں ، جو بھی مناسب سمجھیں ، وہ اقدامات اٹھائیں ، اس لئے میں آخر میں یہی کہوں گا کہ میں ذاتی طور پر تمام سینیٹرز سے تمام محرکین سے بالکل متفق ہوں - آپ ایک کمیٹی بنائیں - میں اس سے متعلقہ جو انتظامی بورڈ ہے ، اس میں ان میں سے دوتین اراکین کو رکھنا چاہتا ہوں -

جناب والا! مجھے جب فائل ملی کہ آپ قائداعظم کے مزار کے لئے صوبوں سے عطیات مانگیں تو میں نے اس فائل کو مسترد کر دیا - میں نے کہا کہ قائداعظم کے مزار کی مرمت کے لئے میں کسی بھی صوبے سے خیرات نہیں مانگوں گا کیونکہ ان کو رضاکارانہ طور پر قائداعظم کے مزار کے لئے رقوم بھیجنی چاہیئں اور یہ جو مرمت کے لئے دس بیس لاکھ درکار ہیں ، یہ پیسے سنٹرل گورنمنٹ کو دینے چاہئیں - اگر صوبوں کے دل میں قائد اعظم کے لئے قدر ہے تو پھر وہ ہم سے سوال اور منتیں قائداعظم کے مزار کے لئے نہ کرائیں - قائداعظم جو ہے وہ سوالوں اور منتوں کے لئے نہیں ہے اس کے مزار کی مرمت کے لئے یہ خود عطیات دیں - یہ 10 لاکھ بھیجتے ہیں ، 5 لاکھ بھیجتے ہیں ، دو لاکھ بھیجتے ہیں جو بھی چاہیں بھیجیں مگر میں کبھی قائداعظم کے مزار کی مرمت کے لئے صوبوں کے سامنے ہاتھ نہیں پھیلاؤں گا - اگر اس کی مرمت پر 60 لاکھ روپے خرچ ہوتے ہیں تو 50 لاکھ کروں گا اور 50 لاکھ خرچ ہوتے ہیں تو 40 لاکھ کروں گا مگر اس طرح نہیں کروں گا کہ صوبوں سے عطیات مانگوں -

میں دل سے قائداعظم کی ایک پاکستانی کی حیثیت سے ، ایک مسلم لیگی کی حیثیت

سے بہت قدر کرتا ہوں اور تمام ایسے اراکین کا شکر گزار ہوں گا جو اس مسئلہ کے حل کے لئے میرا ہاتھ بٹائیں گے -

جناب عالم علی لالیکا : پوائنٹ آف آرڈر - بیگم چیئرپرسن صاحبہ ، قبل اس کے کہ آپ ہاؤس ملتوی کرنے کا اعلان فرمائیں - ایک چیز میرے مشاہدے میں آئی ہے اور یہ میں چاہوں گا کہ آپ کے نوٹس میں لاؤں کہ مختلف معاملات جب سینٹ کے سامنے پیش ہوتے ہیں تو ان پر فوری طور پر جو عمل ہوتا ہے ------

میڈم ڈپٹی چیئرمین : آپ اس مسئلہ پر بات کرنا چاہتے ہیں ؟

جناب عالم علی لالیکا : نہیں محترمہ ، اس سے الگ ہے -

میڈم ڈپٹی چیئرمین : تو پھر آپ کو بعد میں موقع دیا جائے گا -

جناب عالم علی لالیکا : پھر مجھے ہاؤس ملتوی کرنے سے پہلے موقع دیجئے گا -

میڈم ڈپٹی چیئرمین : اس سلسلے میں دو اراکین ایک تحریک پیش کرنا چاہتے ہیں - جی سید فصیح اقبال صاحب -

سید فصیح اقبال : میں اس نہایت قومی معاملے پر تحریک پیش کرتا ہوں کہ سینٹ کی ایک سپیشل کمیٹی تشکیل دی جائے جو اس معاملے میں مزید تحقیقات کرے اور اپنی سفارشات اس ہاؤس میں پیش کرے تا کہ حکومت کی راہنمائی ہو سکے -

میڈم ڈپٹی چیئرمین : جناب جام کرارالدین صاحب -

Jam Kararuddin: Madam Chairman, I hereby move before the House that a Special Committee of the Senate be constituted today and be empowered to see that the sanctity of the Mausoleum of Quaid-e-Azam be restored and high-rise buildings within the six furlongs of the Mausoleum be domolished.

میڈم ڈپٹی چیئرمین : اب میں اس کو ہاؤس کے سامنے پیش کرتی ہوں اگر ہاؤس کی یہی رائے ہے تو ایک سپیشل کمیٹی بنا لیتے ہیں لیکن بعد میں اس کے شرائط و امور حوالہ بہت جلد اعلان کر دیں گے ۔ یہ چیئرمین سے ڈسکشن اور آپ اراکین سے مشورے کے بعد کریں گے ۔ کمیٹی کے نام چیئرمین صاحب سے ڈسکس کر کے اعلان کر دیں گے ۔

The House is adjourned to meet again at ten of the Clock in the morning on Saturday, May 25, 1991.

[The House adjourned to meet again at 10'O clock in the morning on Saturday, May 25, 1991].

PCPPI—4628(92)/Senate—29-11-92—300.